﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿۔۔۔اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿۔۔۔عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل
مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد 24 | جمعۃ المبارک 14 جولائی 2017ء | 19 شوّال 1438 ہجری قمری ❁ 14 وفا 1396 ہجری شمسی | شمارہ 28

صابر کی تین علامات

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں:
صابر شخص کی تین علامات ہیں۔ اول وہ سستی نہیں کرتا۔ دوم وہ غصہ نہیں کرتا۔ تیسری وہ اپنے رب سے شکوہ نہیں کرتا۔ کیونکہ اگر وہ سستی دکھائے تو حق کو ضائع کرے گا۔ اور اگر غصہ کرے گا تو شکر ادا نہ کرے گا۔ اور اگر اپنے رب سے شکوہ کرے گا تو اس کی نافرمانی کرے گا۔

(علل الشرائع جلد 2 صفحہ 498)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

بے شک مصیبتوں کا وقت آنے پر ہم صبر کرتے ہیں۔ اگر تُو چاہے تو ہر ایک مکر حسد کرتے ہوئے کر گذر۔ چودھویں کا چاند کتّوں کے شور سے بے نور نہیں ہو جاتا۔

وَاَرٰی تَغَیُّظَکُمۡ یَفُوۡرُ کَلُجَّۃٍ مَوۡجٌ کَمَوۡجِ الۡبَحۡرِ اَوۡ ھَوۡجَاءِ
اور مَیں دیکھتا ہوں کہ تمہارا غصّہ گہرے پانی کی طرح جوش مار رہا ہے اس کی لہر سمندر کی لہر یا تند ہوا کی طرح ہے۔

وَاللّٰہِ یَکۡفِیۡ مِنۡ کُمَاۃِ نِضَالِنَا جَلۡدٌ مِّنَ الۡفِتۡیَانِ لِلۡاَعۡدَاءِ
خدا کی قسم! ہمارے جنگجو بہادروں میں سے ایک جواں مرد دلیر ہی سب دشمنوں کے لئے کافی ہوگا۔

اِنَّا عَلٰی وَقۡتِ النَّوَائِبِ نَصۡبِرُ نُزۡجِی الزَّمَانَ بِشِدَّۃٍ وَّرَخَاءِ
بے شک مصیبتوں کا وقت آنے پر ہم صبر کرتے ہیں ہم تنگی اور فراخی کی حالت میں زمانہ گذار دیتے ہیں۔

فِتَنُ الزَّمَانِ وُلِدۡنَ عِنۡدَ ظُھُوۡرِکُمۡ وَالسَّیۡلُ لَا یَخۡلُوۡ مِنَ الۡغُثَّاءِ
تمہارے ظاہر ہوتے ہی زمانہ کے فتنے پیدا ہو گئے اور فتنوں کا سیلاب خس وخاشاک سے خالی نہیں ہوتا۔

عِفۡنَا لُقَیَّاکُمۡ وَلَا اَسۡتَکۡرِہُ لَوۡ حَلَّ بَیۡتِیۡ عَاسِلُ الۡبَیۡدَاءِ
ہم تمہاری ملاقات سے کراہت کرتے ہیں حالانکہ میں نہیں کراہت کرتا اگرچہ میرے گھر میں جنگل کا بھیڑیا ہی اتر پڑے۔

أَلۡیَوۡمَ أَنۡصَحُکُمۡ وَکَیۡفَ نَصَاحَتِیۡ قَوۡمٌ اَضَاعُوا الدِّیۡنَ لِلشَّحۡنَاءِ
آج میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ اور میری نصیحت سے کیسے فائدہ اٹھا سکتی ہے وہ قوم جس نے دین کو کینے کی وجہ سے ضائع کر دیا۔

قُلۡنَا تَعَالَوۡا لِلنِّضَالِ وَنَاضِلُوۡا فَتَکَنَّسُوۡا کَالظَّبۡیِ فِی الۡاَفۡلَاءِ
ہم نے کہا کہ مقابلے کے لئے آؤ اور مقابلہ کرو۔ پس وہ چھپ گئے جس طرح ہرن بیابانوں میں چھپ جاتا ہے۔

لَا یُبۡصِرُوۡنَ وَلَا یَرَوۡنَ حَقِیۡقَۃً وَتَھَالَکُوۡا فِیۡ بُخۡلِھِمۡ وَرِیَاءِ
وہ بصیرت اختیار نہیں کرتے اور نہ حقیقتِ حال کو دیکھتے ہیں اور اپنے بخل اور ریا میں مر چکے ہیں۔

ھَلۡ فِیۡ جَمَاعَتِھِمۡ بَصِیۡرٌ یَّنۡظُرُ نَحۡوِیۡ کَمِثۡلِ مُبَصِّرٍ رَّنَّاءِ
کیا ان کی جماعت میں کوئی بصیرت مند ہے جو دیکھے۔ میری طرف ایک غور کرنے والے مبصّر کی طرح۔

مَا نَاضَلُوۡنِیۡ ثُمَّ قَالُوۡا جَاھِلٌ اُنۡظُرۡ اِلٰی اِیۡذَائِھِمۡ وَجَفَاءِ
انہوں نے مجھ سے مقابلہ تو نہ کیا اور کہہ دیا کہ جاہل ہے۔ ان کی ایذا اور ظلم کو دیکھ۔

دَعۡوَی الۡکُمَاۃِ یَلُوۡحُ عِنۡدَ تَقَابُلٍ حَدُّ الظُّبَاۃِ یُنِیۡرُ فِی الۡھَیۡجَاءِ
بہادروں کا دعوٰی مقابلہ پر ہی ظاہر ہوتا ہے۔ تلواروں کی دھار جنگ میں ہی چمکتی ہے۔

رَجُلٌ بِبَطۡنِ بَطَالَۃَ بَطَّالَۃٌ تَعۡلِیۡ* عَدَاوَتُہُ کَرَعۡدِ طَخَاءِ
ایک آدمی جو بٹالہ میں رہتا ہے بہت ہی ناکارہ ہے۔ اس کی عداوت بادل کی گرج کی طرح جوش مارتی ہے۔

لَا یَحۡضُرُ الۡمِضۡمَارَ مِنۡ خَوۡفٍ عَرَا یَھۡذِیۡ کَنِسۡوَانٍ بِحُجُبِ خِفَاءِ
اس خوف کی وجہ سے جو اسے لاحق ہے وہ میدان میں نہیں آیا۔ وہ پوشیدگی کے پردوں میں عورتوں کی طرح بدزبانی کرتا ہے۔

قَدۡ اٰثَرَ الدُّنۡیَا وَجِیۡفَۃَ دَشۡتِھَا وَالۡمَوۡتُ خَیۡرٌ مِّنۡ حَیَاۃِ غِطَاءِ
اس نے دنیا اور اس کے جنگل کے مردار کو پسند کر لیا۔ غافلانہ ومحجوبانہ زندگی سے تو مر جانا ہی بہتر ہے۔

یَا صَیۡدَ اَسۡیَافِیۡ اِلٰی مَا تَأۡبِزُ لَا تُنۡجِیَنَّکَ سِیۡرَۃُ الۡاَطۡلَاءِ
اے میری تلوار کے شکار! تُو کب تک اچھل کود کرے گا۔ ہرن کے بچوں کا کردار تجھے نجات نہیں دے گا۔

نَجَّسۡتَ اَرۡضَ بَطَالَۃَ مَنۡحُوۡسَۃً اَرۡضٌ مُّحَرَّبَۃٌ مِّنَ الۡحِرۡبَاءِ
تو نے بٹالہ کی منحوس زمین کو جو گرگٹوں کی آماجگاہ ہے ناپاک کر دیا ہے۔

اِنِّیۡ اُرِیۡدُکَ فِی النِّضَالِ کَصَائِدٍ لَا یَرۡکَنَنۡ اَحَدٌ اِلَی اِرۡزَاءِ
میں تجھے مقابلے میں شکاری کی طرح چاہتا ہوں پس چاہئے کہ کوئی تجھے پناہ دینے کی طرف مائل نہ ہو۔

صَدۡرُ الۡقَنَاۃِ یَنُوۡشُ صَدۡرَکَ ضَرۡبُہُ وَیُرِیۡکَ مُرَّانِیۡ بِحَارَ دِمَاءِ
نیزے کی اَنّی کا یہ حال ہے کہ اس کی ضرب تیرے سینے کو چھید دے گی۔ اور میرے لچکدار مضبوط نیزے تجھے خون کے دریا دکھا دیں گے۔

جَاشَتۡ اِلَیۡکَ النَّفۡسُ مِنۡ کَلِمَاتِنَا خَوۡفًا فَکَیۡفَ الۡحَالُ عِنۡدَ مِرَائِیۡ
میرے کلمات سے خوف کے مارے تیری جان لبوں تک پہنچ گئی ہے تو مجھ سے مباحثہ کے وقت تیرا کیا حال ہوگا؟

أُعۡطِیۡتُ لُسۡنًا کَاللَّقُوۡحِ مُرَوِّیًا وَفَصِیۡلُھَا تَأۡثِیۡرُھَا بِبَھَاءِ
میں ایسے محاوراتِ زبان دیا گیا ہوں جو بہت دودھیل اونٹنی کی طرح سیراب کرنے والے ہیں اور اس کا بچہ اس کی خوبصورت تاثیر ہے۔

اِنۡ شِئۡتَ کِدۡ کُلَّ الۡمَکَائِدِ حَاسِدًا اَلۡبَدۡرُ لَا یَغۡسُوۡ بِلَغۡیِ ضِرَاءِ
اگر تو چاہے تو ہر ایک مکر حسد کرتے ہوئے کر گذر۔ چودھویں کا چاند کتّوں کے شور سے بے نور نہیں ہو جاتا۔

کَذَّبۡتَ صِدِّیۡقًا وَّجُرۡتَ تَعَمُّدًا وَلَئِنۡ سَطَا فَیُرِیۡکَ قَعۡرَ عَفَاءِ
تو نے ایک صدیق کی تکذیب کی ہے اور عمداً ناانصافی کی ہے اور اگر وہ تجھ پر حملہ کر دے تو تجھے زمین کی گہرائی دکھا دے گا۔

* تعلی سہو کتابت معلوم ہوتی ہے۔ درست تغلی ہے۔ فارسی ترجمے سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ (ناشر)

(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 233 تا 235۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)......................

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 10 اگست 2015ء بروز سوموار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت جس طرح پھیل رہی ہے مختلف خاندان، مختلف لوگ، مختلف قومیں جماعت میں شامل ہو رہی ہیں۔ رشتے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپس میں اس طرح طے ہو رہے ہیں۔ پہلے ایک زمانہ تھا، ابتدائی زمانہ احمدیت کا جب احمدی تھوڑے تھے اور اپنے خاندانوں، برادریوں میں رشتے نہیں ہوتے تھے۔ اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام جماعت کی رہنمائی فرماتے تھے اور رشتے طے بھی فرمایا کرتے تھے۔ قطع نظر اس کے کہ کون کس خاندان کا ہے، کس قوم سے ہے، بہت سارے رشتے اس طرح طے ہوئے۔ پھر آہستہ آہستہ جس جس طرح وسعت پیدا ہوتی رہی بعض لوگ، ایسے خاندان بھی شامل ہوئے، ہندوستان پاکستان میں قومیت کا زیادہ ہی خیال رکھا جاتا ہے، جو اپنی قوموں سے باہر نہیں نکلتے تھے۔ پھر مزید وسعت پیدا ہوئی اور قومیں شامل ہونا شروع ہوئیں، رشتوں کے بعض مسائل بھی تھے۔ اس وجہ سے یا احمدیت اور حقیقی اسلام کی تعلیم و تربیت کی وجہ سے، روشن خیالی کی وجہ سے یہ زیادہ احساس اور خیال اپنی قوموں اور برادریوں میں رشتوں کا ختم ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقویٰ کو معیار بنایا گیا۔ اور جو بھی رشتے تقویٰ کو معیار بناتے ہوئے قائم ہوئے وہ کامیاب ہوئے اور آئندہ ان کی نسلیں بھی نیکیوں پر قائم رہنے والی ہوئیں۔

پس اصل حقیقت یہی ہے کہ نہ کوئی برادری ہے، نہ کوئی قوم ہے، نہ کسی خاص ملک کی اہمیت ہے۔ اصل چیز تقویٰ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے بار بار زور دیا ہے۔ نئے قائم ہونے والے رشتوں کو، آپس میں نئے قائم ہونے والے رشتوں کی وجہ سے خاندانوں کے تعلقات کو تقویٰ کی بنیاد پر ہمیشہ قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور یہی اصل ہے جس کی اللہ تعالیٰ ہمیں، جس طرح کہ میں نے کہا، بار بار تلقین فرماتا ہے۔ اگر یہ چیز قائم ہو جائے تو جہاں انسان اپنی اس دنیا کی زندگی میں اپنے مسائل کو سلجھاتا ہے، آپس میں تعلق اور پیار اور محبت پیدا ہوتا ہے وہاں آئندہ نسلیں بھی نیکی اور تقویٰ پر قائم رہنے والی ہوتی ہیں، جماعت کا ایک فعال حصہ بنتی ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے مشن اور مقصد کو پورے کرنے والی ہوتی ہیں۔ اور اسی طرح انسان خود بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے، ایک نہ ایک دن ہر ایک نے اس دنیا سے رخصت ہونا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے جب اللہ کے حضور پہنچتا ہے تو وہاں بھی اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک بہترین اجر ہوتا ہے۔ پس یہ باتیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئیں۔

خوشی کے موقعہ پر اگلے جہان کی باتیں عجیب سی لگتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے نکاح کے خطبہ میں اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ خوشیاں صرف ظاہری اور دنیاوی خوشیاں نہ ہوں۔ انہیں میں ڈوب نہ جانا۔ بلکہ اگلے جہان کی بھی خبر رکھو۔ آئندہ کی بھی خبر رکھو۔ کل کی بھی خبر رکھو۔ اپنے اعمال کی بھی خبر رکھو اور اپنی نسلوں کی بھی خبر رکھو۔ آپ نے اس دنیا سے گزر جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے، اس کو بھی سامنے رکھو۔ پس یہ چیزیں ہمیشہ ہمیں پیش نظر رکھنی چاہئیں۔ اللہ کرے کہ آج یہ قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں اور ہر لحاظ سے بابرکت ہوں۔

پہلا نکاح جو مَیں پڑھوں گا یہ عزیزہ ادیبہ طاہر واقفۂ نَو کا ہے جو مکرم محمد طاہر ندیم صاحب جو ہمارے مبلغ سلسلہ اور عربک ڈیسک میں کام کرتے ہیں ان کی بیٹی ہے اور یہ نکاح عزیزم مشرف احمد مربی سلسلہ سے تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ انہوں نے اسی سال جامعہ احمدیہ پاس کیا ہے۔ یہ مکرم ملک طارق احمد صاحب کے بیٹے ہیں۔

مربیان کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ان کے گھر کا ماحول دوسروں سے بہرحال بہتر اور افضل ہونا چاہئے۔ انہوں نے تربیت بھی کرنی ہے۔ انہوں نے تبلیغ بھی کرنی ہے۔ اور تربیت اور تبلیغ کے لئے جب تک اپنے عمل نمونہ کے طور پر نہ ہوں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس لئے جو بنیادی چیز ہے گھر کی اس اکائی کا بھی خیال رکھتے ہوئے اپنے گھروں کو زیادہ سے زیادہ جنت نظیر بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور جو لڑکی مربی سے بیاہ رہی ہو، یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مربی ہی کی، واقف زندگی کی ہی بیٹی ہے، واقفۂ نَو بھی ہے، یہ خیال رکھنے والی ہے۔ لیکن بعض دفعہ معاشرہ، ماحول بعض باتیں دلوں میں پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لئے ایک واقفۂ نَو کو اور اُس بچی کو جو مربی کے عقد میں جارہی ہے یہ خیال رکھنا چاہئے کہ وہ بھی اسی طرح جماعتی تربیت اور جماعت کی Activities جو بھی ہیں ان میں حصہ دار ہے جس طرح مربی ہے۔ اور اس کے نمونے، اس کے چال چلن بھی جماعت کے افراد خاص طور پر لڑکیاں دیکھتی ہیں۔ اس لئے اپنی زندگی کو بھی ہمیشہ ایک واقف زندگی کی بیوی کی حیثیت سے نبھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور یہ بچی تو خود بھی اللہ کے فضل سے واقفۂ نَو ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ قناعت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ قناعت ایک ایسی چیز ہے جو کہ گھروں میں پیدا ہو جائے تو بہت سارے مسائل گھروں کے سلجھ جاتے ہیں۔ عورتوں کی طرف سے بھی خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اپنے خاوند کی جتنی آمد ہے، اس کے مطابق اپنے پاؤں پھیلائیں، چادر کو ہمیشہ دیکھیں۔ نہ کہ غیر ضروری Demands ہوں۔ یہ مَیں اس لئے نہیں کہہ رہا کہ خدانخواستہ ہماری بچیاں ایسی ہیں۔ لیکن بعض یہ عمومی طور پر اور بھی لوگ سن رہے ہیں، دوسرے رشتے بھی قائم ہونے ہیں جو مربی نہیں بھی ہیں، ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ بنیادی چیز ہے گھروں کا سکون قائم رکھنے کے لئے کہ لڑکیاں بھی اپنے خاوندوں کی جو بھی آمد ہے، اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کریں۔

بہرحال مَیں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

دوسرا نکاح عزیزہ منصورہ بخش صاحبہ کا ہے جو مکرم رحیم بخش صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ خالد نعیم امینی صاحب ابن مکرم صادق امینی صاحب بریڈفورڈ کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اگلا نکاح عزیزہ حانیہ صدف بنت مکرم تنویر الدین احمد خان صاحب کا ہے جو عزیزم قاسم نعیم امینی ابن مکرم نعیم صادق امینی صاحب بریڈفورڈ کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں۔

(مرتبہ:۔ ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

نماز جنازہ حاضر وغائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 27؍جون 2017ء بروز منگل صبح 11 بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم رانا منظور احمد صاحب (ابن مکرم رانا مبارک احمد صاحب۔ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرم رانا منظور احمد صاحب 23 جون 2017ء کو 45 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے انر پارک جماعت میں جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ جماعتی کاموں میں نمایاں حصہ لینے والے، بہت نیک اور شریف النفس انسان تھے۔ نمازوں کے پابند اور چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عشق کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب :

1۔ مکرمہ رشیدہ ملک صاحبہ (آف کینیڈا)

20 اپریل 2017ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حکیم نبی بخش صاحب رضی اللہ عنہ کی بہو تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عشق کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

2۔ مکرمہ صاحب نور صاحبہ (راولپنڈی)

7 جون 2017ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت اللہ دتہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی اور مکرم قاضی ملک عبد الرحمان صاحب مرحوم سابق امیر جماعت دوالمیال کی بھانجی تھیں۔ دوالمیال میں لجنہ کی خدمت کے علاوہ کافی عرصہ بچیوں کو قرآن کریم بھی پڑھاتی رہیں۔ نمازوں کی پابند اور چندہ جات کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھیں۔ خلافت سے گہری وابستگی کا تعلق تھا۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

3۔ مکرم میاں فضل احمد صاحب (محمود آباد فارم۔ سندھ)

7 جون 2017ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت میاں جان محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ آپ پاکستان بننے سے تین چار سال قبل اپنے چچا کے پاس آگئے تھے۔ پھر جب ان کے چچا کی تبدیلی بطور مینیجر محمود آباد ہوگئی تو یہ بھی محمود آباد منتقل ہوگئے اور وفات تک وہیں مقیم رہے۔ جب تک صحت رہی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی محمود آباد والی زمینوں پر کاشتکاری کرتے رہے۔ کچھ عرصہ فرقان فورس میں بھی رہے۔ انتہائی شریف النفس، نرم طبیعت کے مالک، منکسر المزاج، غریب پرور اور صلہ رحمی کرنے والے انسان تھے۔ مہمان نوازی کا خلق بھی انتہائی درجہ کا تھا۔ آپ کے چار بیٹے یکے بعد دیگرے وفات پا گئے۔ مال، مویشی اور فصلوں کا بھی نقصان ہوتا رہا لیکن ہر حال میں صابر وشاکر رہتے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

4۔ مکرم عاطف شہزاد صاحب (ابن مکرم چوہدری احمد دین صاحب۔ بہلول پور۔ فیصل آباد)

4 اپریل 2017ء کو 43 سال کی عمر میں ایک جماعتی دورہ کے دوران موٹر سائیکل ایکسیڈنٹ میں سر پر گہری چوٹ لگنے سے وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نہایت خوش اخلاق، سادہ ومنکسر المزاج، ملنسار، غریب پرور اور ہمدردی کا جذبہ رکھنے والے صابر وشاکر انسان تھے۔ جماعتی خدمت کو ہمیشہ فضل الٰہی سمجھتے ہوئے شوق، دلچسپی، جذبے اور ذمہ داری سے ادا کرتے۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ آپ نے نگران حلقہ خدام الاحمدیہ اور مربی اطفال ضلع فیصل آباد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے علاوہ مجلس انصار اللہ میں بطور نگران حلقہ بہلول پور/ چک جھمرہ خدمت بجالاتے رہے۔ خلافت سے انتہائی محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

5۔ مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم رفیع الدین بٹ صاحب۔ ربوہ)

13 جون 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مولوی خیر الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں۔ نہایت سادہ مزاج اور اچھے اخلاق کی مالک، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ باقاعدگی سے نمازیں ادا کرتی تھیں اور خلافت کے ساتھ محبت کا بہت گہرا تعلق تھا۔ چندوں کی بروقت ادائیگی کیا کرتی تھیں۔ جماعتی رسائل اور الفضل کا بڑے شوق سے مطالعہ کرتیں۔ ایم ٹی اے پر حضور انور کا خطبہ اور دیگر پروگرام بڑی باقاعدگی سے سنا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہے۔ آپ مکرم نسیم احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ نائیجیریا کی ساس تھیں۔

6۔ مکرم محمد منشاء صاحب (آف سدوکی ضلع گجرات)

21 فروری 2017ء کو 50 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ بہت دعا گو، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، مہمان نواز،

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 458

مکرم محمود نزال صاحب (1)

مکرم محمود نزال صاحب کا تعلق فلسطین کے ضلع جنین سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1972ء میں ہوئی اور انہیں 2012ء میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے اس ایمان افروز سفر کا احوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

مَیں نے مڈل تک تعلیم حاصل کی جس کے بعد بلڈنگ کا کام سیکھا اور اس وقت ٹھیکیدار کی حیثیت سے تعمیر کے شعبہ میں کام کرتا ہوں۔ گوکہ میری اخلاقی حالت توٹھیک تھی، اور اہل خانہ ومعاشرے کے ساتھ تعلقات بھی اچھے تھے، لیکن مسلمان گھرانے میں پیدا ہونے کے باوجود میری دینی اور روحانی حالت انتہائی گراوٹ کا شکار تھی۔ میں نے نہ تو کبھی نماز پڑھی تھی، نہ روزہ رکھا، اور تو اور میں نے کبھی اسلامی طہارت کے اصولوں خصوصًا غسلِ جنابت وغیرہ کا بھی خیال نہ رکھا تھا۔

ظاہر کا باطن پر اثر

2009ء کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری اصلاح کا ایک موقع پیدا فرمادیا۔ میری اپنے ایک دوست سے گفتگو ہو رہی تھی۔ اس نے سیاق کلام میں یہ ذکر کیا کہ ایک مسلمان کو اپنی اندرونی اور بیرونی طہارت کا خیال رکھنا چاہئے خصوصًا گھر سے باہر نکلتے وقت اسے اسلامی طہارت کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے غسل اور صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا چاہئے۔ میں اس کی باتیں سن کر شرم سے پانی پانی ہو رہا تھا۔ مجھے ایسے لگا جیسے وہ طہارت کے اصولوں کا ذکر کر کے میری سستی کی طرف ہی اشارہ کر رہا تھا۔ مجھ پر اسکی باتوں کا بہت اچھا اثر ہوا اور اگلے روز میں نے گھر سے نکلنے سے پہلے ان امور کا خاص خیال رکھا اور نہادھو کر ہر قسم کی نجاست سے پاک ہو کر اپنی گاڑی میں سوار ہو کر کام کے لئے نکلا۔ اس روز میرے ساتھ ایسا واقعہ ہوا جس نے مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا۔

میری گاڑی کی نہایت بری حالت تھی۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ راستے میں ایک دو مرتبہ خراب نہ ہوئی ہو۔ اور ہر بار اس کو ٹھیک کرنے سے رہی سہی صفائی بھی اس کی نذر ہو جاتی تھی۔ لیکن اب جب میں ذہنی طور پر اسلامی طہارت کا قائل ہو کر اور اس پر عمل کر کے نکلا تو سارے کام نپٹا کر گھر واپس لوٹ آیا لیکن گاڑی ایک بار بھی خراب نہ ہوئی۔ میں یہ دیکھ کر سخت حیرت زدہ ہوا کہ میری طہارت کا گاڑی کے ٹھیک ہونے سے کیا تعلق ہے؟ اس وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت کی راہ دکھائی اور میرے دل میں معًا یہ خیال آیا کہ جسمانی طہارت کا انسان کی ذہنی اور فکری طہارت سے تعلق ہے اور جب انسان کی سوچ صاف ہوتی ہے تو اس کا اس کی نیت پر اور اس کے کاموں پر خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ اسی لئے صفائی کو ایمان کا ایک شعبہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ سوچ کر مجھے اپنی گزری ہوئی زندگی پر حسرت، ندامت اور شدید حُزن لاحق ہوا کہ میں نے بیشتر وقت کوتاہی اور غفلت میں ہی گزار دیا۔

استغفار، نماز اور دعاؤں کی طرف توجہ

اس سوچ نے مجھے استغفار کی طرف مائل کر دیا اور میں تقریبًا ایک ماہ تک روزانہ اپنی سابقہ کوتاہیوں پر دل سے استغفار کرتا رہا۔ اس کے ساتھ میں نے نمازیں بھی شروع کر دیں اور خصوصاً فجر کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنا شروع کر دی۔ قبل ازیں مَیں آدھی رات کو سوتا اور صبح آٹھ بجے جاگتا تھا اس کے باوجو میری طبیعت اکثر بوجھل ہوتی اور تھکان کا احساس نمایاں ہوتا تھا۔ جبکہ نماز فجر کی پابندی کی برکت سے اب میں صبح جاگتا تو تازہ دم ہوتا۔ بلکہ اس تجربہ کی ابتداء میں ہی ایک رات ایسی آئی کہ میں رات کو دو بجے سویا اور چار بجے جاگا تو کہیں نیند کا احساس نہ تھا۔ چنانچہ میں نے نوافل ادا کرنے شروع کر دیئے اور دیر تک خدا تعالیٰ سے اپنی بخشش کی دعائیں کرتا رہا۔

قرآن کریم اور وفات مسیحؑ

نمازوں کے ساتھ ساتھ میں نے روزانہ تدبر کے ساتھ تلاوتِ قرآن کریم بھی شروع کر دی۔ کئی روز کے بعد جب تلاوت کرتے کرتے میں سورہ مائدہ کی آخری آیات پر پہنچا جن میں قیامت کے روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا تعالیٰ کے ساتھ ہونے والے مکالمے کا ذکر ہے تو میں نے نوٹ کیا کہ یہاں تو وہ اپنی وفات اور دوبارہ نہ آنے کا ذکر کر رہے ہیں۔ میں یہ ذکر پڑھ کر ٹھہر گیا اور بے اختیاری کے عالم میں کہنے لگ گیا کہ نہ جانے لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے کیوں قائل ہیں؟ قرآن کریم تو ان کی وفات کی خبر دیتا ہے۔ اس وقت میں جماعت احمدیہ کو جانتا تک نہ تھا، نہ ہی کبھی اس کا نام سنا تھا، نہ ہی یہ معلوم تھا کہ کسی جماعت کا یہ موقف ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو چکی ہے۔ بہرحال قرآن کریم کی تدبر کے ساتھ تلاوت کی وجہ سے یہ آیات میرے ذہن میں راسخ ہوگئیں۔

ظلمات سے نور کی جانب سفر

ان دنوں میں ہمارے ہاں بیٹی کی پیدائش متوقع تھی۔ میری اہلیہ نے اس کا نام ''نور'' رکھنے پر اصرار کیا۔ بعد میں مجھے احساس ہوا کہ واقعی وہ نور کی بشارت تھی کیونکہ اس کی پیدائش کے بعد سے ہی میرا ظلمات سے نور کی طرف سفر شروع ہوا اور پھر میں اس ڈگر پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔

بیٹی کی ولادت کے بعد ایک روز میں نے ایک عجیب رؤیا دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ میں اپنے بیٹے عبدالعزیز کو ذبح کرنے کی غرض سے ساتھ لے کر کہیں جا رہا ہوں۔ رؤیا میں میرے بیٹے کو بھی علم ہے کہ میں اسے ذبح کرنے جا رہا ہوں تاہم اس بات پر نہ تو وہ پریشان ہے، نہ ہی مجھے کوئی ملال ہے، بلکہ ہم خوشی خوشی اور کشاں کشاں ذبح کرنے کے مقام کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پھر اس مقام تک پہنچنے سے قبل ہی میری آنکھ کھل گئی۔

میں نے اپنے ایک دوست سے اس رؤیا کا ذکر کیا تو اس نے مجھے تسلی دلاتے ہوئے کہا کہ اس میں انبیاء کے رؤیا کا رنگ ہے اور مطمئن رہو کہ یہ رؤیا تمہارے لئے خیر وبرکت کا ہی موجب ہوگا۔ مجھے اس رؤیا سے دلی اطمینان حاصل ہوا اور ایسے محسوس ہوا کہ جیسے خدا تعالیٰ نے میری توبہ واستغفار کو قبول فرما کر مجھ پر اپنے فضل وکرم کی نظر ڈالی ہے۔

خزانے کی تلاش!

ہماری بستی کے نواح میں ایک ایسا مقام بھی ہے جس کے بارہ میں بہت سی کہانیاں مشہور ہیں۔ ان کہانیوں کے مطابق اس مقام پر کوئی بہت بڑا خزانہ مدفون ہے۔ اسی وجہ سے کئی بار مختلف لوگوں نے اس مقام پر کھدائی وغیرہ کا کام بھی کیا ہے لیکن کسی کو کچھ نہیں ملا۔ مجھے یہاں جا کر کھدائی کرنے کا کبھی خیال بھی نہ آیا تھا پھر بھی نہ جانے کیوں مجھے بکثرت یہی خواب آنے لگے کہ میں اس مقام پر جا کر کھدائی کرتا ہوں اور اس خزانے کو پالیتا ہوں۔

جب یہ خواب مجھے بکثرت آئی تو ایک روز میں نے اس مقام پر جانے کا ارادہ کیا۔ یہ 2011ء کی گرمیوں کا ایک دن تھا۔ میں اس مقام کی جانب بڑھ رہا تھا جبکہ میں مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت، تفرقہ بازی اور ہر جانب سے رُسوا کُن سلوک کے بارہ میں سوچتے ہوئے خود کلامی کے عالم میں کہہ رہا تھا کہ خدایا ہمارا ایک امام کیوں نہیں ہے؟ ہم ایک ہاتھ پر متحد کیوں نہیں ہیں؟ مسلمان کیوں تفرقہ کا شکار ہیں اور ان کا نصیب کیوں ذلّتوں کی مار ہے؟ یہ سوچتے سوچتے میں اس مقام کے قریب جا پہنچا تھا جس کے بارہ میں مشہور تھا کہ یہاں پر کوئی خزانہ مدفون ہے۔ اچانک میری نظر آسمان کی طرف اٹھی تو وہاں پر ایک بارعب شخص کی تصویر دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے آسمانی رنگ کا لباس اور اس پر سفید عمامہ زیب تن کیا ہوا تھا۔ یہ تصویر ایک برقی شعلہ کی صورت آئی، آسمان پر نمودار ہوئی اور میرے دماغ اور یادداشت میں نقش ہو کر رہ گئی۔ اس منظر کو دیکھنے کے بعد میں اس مقام پر مزید کسی خزانے کو تلاش کئے بغیر ہی واپس آ گیا۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کیا ہے؟ اور اس میں میرے لئے کیا پیغام ہے؟ نیز یہ بارعب شخصیت کس کی ہے؟ کیا یہ میرا وہم ہے یا واقعتًا اس میں میرے لئے کوئی پیغام ہے؟ جب کچھ سمجھ نہ آیا تو میں نے اس واقعہ کی حقیقت کو وقت کے دھارے کے سپرد کر کے اسے بھلانے کی کوشش کی۔

ایک جملہ میں الزامات سے بریت

چند ہفتوں کے بعد میں ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر مختلف چینلز بدل بدل کر دیکھ رہا تھا کہ اچانک ایک چینل پر ایک شخص کو تقریر کرتے ہوئے دیکھا جو کہہ رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مشہور کی جانے والی باتوں کی قرآن کریم کی تعلیم نفی کرتی ہے اس لئے وہ سراسر باطل ہیں۔ یہ جملہ سنتے ہی میں سکتے میں آ گیا۔ ایسے محسوس ہوا کہ یہ جملہ میرے دل کی گہرائی میں نقش ہو گیا ہے۔ کیونکہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام الزامات، اتہامات اور بہتانات سے مبرّا ہونے کی راسخ بنیاد نظر آ رہی تھی۔ اسی ایک جملہ کی بنا پر میں نے اس چینل کو اپنے پسندیدہ چینلز کی لسٹ میں محفوظ کر لیا۔ یہ چینل ایم ٹی اے تھا۔

یہ شخص سچا ہے!

اگلے روز میں نے یہ چینل لگایا تو اس پر پروگرام 'الحوار المباشر' لگا ہوا تھا۔ دوران گفتگو میں نے انہیں کبھی کبھی المسیح الموعود علیہ السلام کہتے ہوئے سنا تو یہ خیال آیا کہ شاید یہ عیسائی ہیں۔ لیکن پھر دیکھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بھی بڑے ادب سے لیتے ہیں۔ یہ سن کر میں شش وپنج میں مبتلا ہو گیا اور ان کی حقیقت جاننے کے لئے اس چینل کے پروگراموں کو دیکھتے رہنے کا فیصلہ کیا۔ مجھے اپنے کام سے جب بھی محدود وقت ملتا میں اس میں اس چینل کے پروگرامز دیکھنے کی کوشش کرتا۔ چند روز میں میرے ذہن میں اٹھنے والے کافی سوالوں کے جواب مل گئے تا آنکہ ایک روز میں نے یہ چینل لگایا تو اس پر ایک قصیدہ چل رہا تھا، ساتھ ایک تصویر بھی آ رہی تھی جس کے نیچے لکھا تھا کہ مرزا غلام احمد الإمام المهدی والمسیح الموعود۔ میں نے نہایت متعجب ہو کر کہا کہ کیا امام مہدی کی تصویر بھی ہے؟! یہ تو معقول بات نہیں لگتی! ابھی میں یہی سوچ رہا تھا کہ میرے کانوں میں قصیدہ کا یہ شعر پڑا:

وَ أُقْسِمُ أَنَّنِي يَا ابْنَ الْكِرَام
لَقَدْ أُرْسِلْتُ مِنْ رَّبِّ الْعِبَاد

یعنی اے شریفوں کی اولاد! میں قسم کھاتا ہوں کہ میں یقیناً بندوں کے ربّ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔

یہ سنتے ہی میں ٹھٹھک کر رہ گیا اور بے اختیار ہو کر رونا شروع کر دیا۔ میری اہلیہ نے میری یہ حالت دیکھی تو پریشان ہوگئی کیونکہ اس نے زندگی میں پہلی بار مجھے روتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس وقت میں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا کہ اس شعر میں، ان کلمات کے ساتھ قسم کھانے والا شخص یقیناً سچا انسان ہے، کسی جھوٹے کو اس یقین کے ساتھ قسم کھانے کی جرأت نہیں ہوسکتی۔ میرے لئے یہ ایک بات ہی کافی ٹھہری اور میں نے بغیر کسی مزید تحقیق کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کو تسلیم کر کے بیعت کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

بیعت کے بعد تبدیلی

چند روز تک عقائد وغیرہ کے بارہ میں کچھ علم حاصل کرنے کے بعد میں نے پروگرام 'الحوار المباشر' کے ایک لائیو پروگرام میں فون کر کے اپنی بیعت کا اعلان کر دیا۔ بیعت کے بعد ایک غیر معمولی تبدیلی جسے میں نے بشدت محسوس کیا یہ تھی کہ میرے کام نہایت آسانی کے ساتھ ہونے لگے۔ وہ کام جو پہلے مشکلات کا شکار رہتے تھے اور ان کی انجام دہی کے لئے مجھے کئی صعوبتوں سے گزرنا پڑتا تھا اب ان میں غیر معمولی سہولت اور یُسر کا پہلو نمایاں نظر آنے لگا۔

انفاق فی سبیل اللہ کے انعامات

بیعت کے بعد مجھے علم ہوا کہ احمدی کے لئے ایک معیّن شرح کے حساب سے چندہ بھی ادا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ میں نے اپنی جماعت کے سیکرٹری مال سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت میرے مالی حالات اچھے نہیں ہیں اور میں پوری شرح کے ساتھ چندہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ اس نے کہا کہ آپ فی الحال اپنی انتہائی کوشش کر کے کچھ نہ کچھ چندہ ضرور دینا شروع کر دیں پھر جب اللہ تعالیٰ توفیق دے تو پوری شرح کے ساتھ چندہ ادا کرنا شروع کر دیں۔

میں نے ان کی بات مانتے ہوئے فورًا 100 شیکل یعنی 25 ڈالرز کے برابر رقم چندہ میں دیدی۔ اس بات پر چند روز ہی گزرے تھے کہ خدا تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ مجھے غیر متوقع طور پر ایک لاکھ شیکل کا منافع ہوا جس سے مجھے اپنا گھر خریدنے میں خاصی مدد مل گئی۔

یوں خدا تعالیٰ نے مجھے ایک سو کا ایک ہزار یا دس ہزار نہیں دیا بلکہ ایک سو کا ایک لاکھ عطا فرمایا۔ انفاق فی سبیل اللہ کی ایسی برکت میں نے کبھی نہ دیکھی تھی اور اسکی ایسی لذت مجھے پہلے کبھی نصیب نہ ہوئی تھی۔

(باقی آئندہ)

صبر وصلوٰۃ کے بغیر کوئی استعانت، مدد نہیں مل سکتی، اس کی رحمت اور اس کا فضل اور اس کی برکتیں تمہیں حاصل نہیں ہوسکتیں اور صبر اور صلوٰۃ، عجز اور انکساری کی بنیادوں کے اوپر اٹھتے ہیں

ازافاضات حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ

حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے سورۃ البقرہ کی آیت وَ اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:

''قرآن کریم اللہ تعالیٰ کے بندوں کی جو عاجزی ہے اور تواضع ہے اس میں زیادتی پیدا کرنے کے سامان پیدا کرتا ہے اور ہماری روحانی ترقی کے لئے عجز وانکسار کا پایا جانا ہماری فطرت میں اور اس کی کامل نشوونما ہونا ضروری ہے۔ اس لئے کہ ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ جب تک تم اللہ تعالیٰ کے اوامر ونواہی کو مضبوطی سے پکڑو گے نہیں، جو کہتا ہے وہ کرو گے نہیں، جس سے روکتا ہے اس سے باز نہیں آؤ گے اور دعا اور وہ دعا جس کو صلوٰۃ کے لفظ میں یاد کیا گیا ہے اس کے ذریعے سے میرے فضل اور رحمت کو جذب نہیں کرو گے تم میرے قرب کو حاصل نہیں کر سکتے۔ سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوۃِ اور صبر اور دعا کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔ بہت جگہ اَور بھی آیا ہے۔

اس آیت کا انتخاب میں نے اس لئے کیا کہ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ صبر وصلوٰۃ کے بغیر کوئی استعانت، مدد نہیں مل سکتی، اس کی رحمت اور اس کا فضل اور اس کی برکتیں تمہیں حاصل نہیں ہوسکتیں اور صبر اور صلوٰۃ، عجز اور انکساری کی بنیادوں کے اوپر اٹھتے ہیں۔ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ اور بے شک فروتنی اختیار کرنے والوں کے سوا دوسروں کے لئے یہ امر مشکل ہے۔ یعنی جو فروتنی کرنے والے ہیں صرف ان کے لئے یہ مشکل نہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے اور اس کی ہدایت کے مطابق صبر اور صلوٰۃ پر کاربند ہوں۔

صبر کے بنیادی معنی تو ہیں استقلال کے ساتھ اور استقامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام کو ماننا اور ان کے مطابق اپنی زندگی گزارنا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے احکام جو ہیں وہ ہماری زندگی کے مختلف پہلوؤں سے تعلق رکھتے ہیں اور عربی زبان بہت سے بنیادی ایسے پہلوؤں کے ساتھ صبر کا لفظ استعمال کرتی ہے۔ اس لئے مفرداتِ راغب نے اس کے معنی کرتے ہوئے یہ کہا کہ صبر کے اصل معنی تو یہ ہیں کہ حَثُّ النَّفْسِ عَلٰى مَا يَقْتَضِيْهِ الْعَقْلُ وَ الشَّرْعُ کہ مضبوطی کے ساتھ اپنے نفس کو اس مقام پر قائم رکھنا جس مقام پر قائم رہنے کا عقل اور شریعت مطالبہ کرتی ہے، تقاضا کرتی ہے۔ لیکن اس کی وہ کہتے ہیں مختلف شکلیں نکل آتی ہیں۔

مصیبت کے وقت صبر کرنا، جس کا مطلب ہے واویلا نہ کرنا اور کوئی ایسی بات نہ کرنا، نہ بولنا جس سے یہ معلوم ہو کہ انسان کا تعلق خدا تعالیٰ سے نہیں بلکہ اس کے غیر کی طرف وہ رجوع کر رہا ہے یا خدا تعالیٰ پر اسے کامل بھروسہ نہیں اور اس کے جو احکام ہیں جس شکل میں بھی وہ آتے ہیں ان پر وہ پوری طرح راضی نہیں۔

دوسرے اس کے معنی میدانِ جنگ میں ایک کیفیت ہے اس کے متعلق بولا جاتا ہے۔ وہ شجاعت ہے جس معنی میں اسلام نے اسے استعمال کیا ہے۔ شجاعت کے معنی ہیں وہ بہادری جس کا تقاضا احکامِ قرآنی کر رہے ہیں۔ مثلاً قرآن کریم نے شجاعت کے معنوں میں یہ تقاضا کیا کہ ایک وقت میں کہا کہ اگر ایک ہو گے تو دو پر بھاری۔ یعنی ایک ہزار تم ہو گے میدانِ جنگ میں تو دو ہزار پر بھاری ہو گے۔ پھر کہا تمہیں ہم روحانیت میں ترقی دیں گے تم ایک ہزار ہو گے دس ہزار پہ بھاری ہو گے۔ تو یہ شجاعت، یہ ہے شجاعت جس کو قرآن کریم کی اصطلاح میں صبر کہہ سکتے ہیں میدانِ جنگ میں۔

بڑا بہادر تھا طارق جس نے اپنی کشتیاں جلائیں اور کامل توکّل خدا تعالیٰ پر کیا۔ اس نے سوچا ہوگا شاید کہ میرے مقابلہ میں ایک وقت میں میرے پاس (کچھ اور فوج مل گئی تھی ان کو) بارہ ہزار ہیں تو ایک لاکھ بارہ ہزار سے زیادہ تو کسی میدان میں جمع نہیں ہوں گے اس واسطے مجھے کشتیوں کے سہارے کی ضرورت نہیں، میرے لئے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ کافی ہے۔ کس قدر شجاعت کا مظاہرہ کیا خدا تعالیٰ کے احکام پر قائم ہو کر اور دنیا کے لئے ایک حیرت اور ایک اعجوبہ بن گیا طارق۔ لیکن صرف طارق ہی تو نہیں جس جگہ ہماری ساری تاریخ میں خدا تعالیٰ کے احکام پہ عمل کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق صبر کا نمونہ دکھایا مسلمان نے اور کامل توکّل کیا اپنے ربّ پر دشمن کے تیر ان کی پیٹھ پر نہیں پڑے سینوں پر کھائے۔

ایک صبر کے معنی ہیں آفاتِ سماوی آتی ہیں آزمائش کے لئے اس وقت زجر نہ کرنا۔

چوتھے معنی ہیں زبان پر قابو رکھنا۔ بہت سارے لوگوں کو عادت ہے ویسے ہی بولتے رہتے ہیں اور فتنہ پیدا ہوتا ہے اور وہ خوشحال معاشرہ اور پُرامن معاشرہ جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے ان کی زبان اس میں رخنے پیدا کر دیتی ہے۔ زبان پر قابو رکھنا اس معنی میں بھی صبر کا لفظ آیا ہے کہ اپنی زبان کو احکامِ الٰہی کی رسیوں میں باندھو اور جتنی، جب اجازت ہو جس حد تک بولنے کی اس سے زیادہ نہ بولو۔ نہ کرنے والی بات کرنہ دینا، گالی نہ دینا، افترا نہ کرنا، اتہام نہ لگانا، بدظنی نہ کرنا وغیرہ وغیرہ خدا تعالیٰ نے بہت سے احکام ایسے ہیں جن کے ذریعے سے زبان پر پابندیاں لگائی ہیں اور ان احکام کے مطابق اپنی زبان کا استعمال کرنا اللہ تعالیٰ کی اصطلاح میں ایک یہ بھی صبر ہے۔

پانچویں، مفرداتِ راغب میں ہے، یہ معنی ہیں اس کے کہ عبادتِ الٰہی میں جس حد تک ممکن ہو مشغول رہنا اور ہمارے لئے تو اللہ تعالیٰ نے ہر وقت مشغول رہنے کا سامان پیدا کر دیا۔ جس وقت ہم باجماعت نماز پڑھ رہے ہیں وہ بھی عبادت میں مشغول ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے یہ کہا کہ یہ ضروری نہیں کہ ایک اجتماعی نماز کے وقت بھی میری عبادت میں تم مشغول ہو، کھڑے ہونے کی حالت میں، بیٹھے ہونے کی حالت میں، لیٹے ہونے کی حالت میں تم میرا ذکر کر سکتے ہو اور میری عبادت میں مشغول رہ سکتے، میری صفات کا ورد کر سکتے ہو، ان کے واسطے سے مجھ سے مانگ سکتے ہو اور دعائیں کر سکتے ہو، اپنی ضرورتیں میرے سامنے پیش کر سکتے ہو، دعا اور صلوٰۃ میں ہر وقت مشغول رہ سکتے ہو اور جو دعا کرتے ہوئے سوجاتا ہے سوتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ہی ثواب دے دیتا ہے۔

اور چھٹے یہ کہ اہوائے نفس کے خلاف ہر وقت جہاد میں مشغول رہنا۔ یہ جو انسان کا نفس ہے نا یہ بڑا تنگ کرتا ہے انسان کو اور چوکس اور بیدار رہ کے اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی عظمت اور اس کے جلال کو سامنے رکھے بغیر انسان اپنے نفس سے کامیاب جنگ نہیں کر سکتا۔

تو وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ میری مدد حاصل کرو صبر کے ساتھ۔ اور جو صبر ہے وہ عاجزی کے بغیر تم نہیں کر سکتے۔ مثلاً ہم نے صبر کے معنی کئے تھے مصیبت کے وقت جزع فزع نہ کرنا۔ جو عاجز بندہ ہے وہ تو کہے گا کہ جو جتنی دیر میں اس مصیبت سے امن میں رہا اس کا بھی میرا کوئی میرے ربّ پہ حق نہیں۔ تو جب وہ چیز مجھ سے لے لی گئی اور میرے پر بے اطمینانی کے حالات پیدا ہو گئے تو میں کیا شکوہ کروں خدا سے۔ جب وہ اطمینان جو میرے پاس تھا وہ میرا حق نہیں تھا تو جو مجھ سے لیا گیا وہ میرا حق چھینا نہیں گیا۔ لیکن اگر کوئی شخص کہے اتنا بڑا میرے ربّ نے میرے پر یہ ظلم کر دیا، بے صبری کی بات ہو گئی نا، عاجزی کی بات نہ رہی نا، تکبّر کی بات ہو گئی نا، فخر کی بات ہو گئی نا، اِباء کی بات ہو گئی نا، شیطانی کلمہ منہ سے نکل گیا نا، زبان پر قابو نہ رکھنا مثالوں پہ گیا تو بہت مثالیں دیں تو دیر ہو جائے گی۔ اکثر زبان کا وار جو ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے احکام کو توڑنے والا، وہ اپنی بڑائی کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ ایک عاجز بندہ اپنی زبان سے دوسرے کو دکھ دے ہی نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ نے تو یہاں تک حکم دیا کہ شرک سب سے بڑا گناہ، مشرک کو میں اس کا گناہ معاف نہیں کروں گا لیکن تمہیں میں تمہاری زبان کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ جن بتوں کی وہ پرستش کر رہے ہیں ان کو تم گالی دو وَ لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (الانعام:109) کہ جو شخص خدا کے اس حکم کو توڑ کے بت کو گالی دیتا یا کسی اس کے بندے کے خلاف بدزبانی کرتا ہے وہ جس کے خلاف بدزبانی کرتا ہے اس سے خود کو بڑا سمجھتا ہے نا تبھی اس نے اپنا یہ حق سمجھا نا کہ اس کو گالیاں دینی شروع کر دیں، بدزبانی اس کے خلاف شروع کر دی۔

تو جب تک صحیح اور حقیقی خشوع نہ ہو، عاجزی نہ ہو، انکسار نہ ہو، تواضع نہ ہو صبر کے تقاضے نہیں پورے کئے جا سکتے اور اسی واسطے میں نے شروع میں کہا کہ جو صبر ہے وہ عاجزی اور انکسار کی بنیادوں پر کھڑا ہوتا ہے۔

دوسرے ہے صلوٰۃ۔ صلوٰۃ کے معنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ دعا سے مختلف ہیں۔ صلوٰۃ دعا بھی ہے لیکن ہر دعا جو ہے وہ صلوٰۃ نہیں ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''جب انسان کی دعا محض دنیوی امور کے لئے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں۔'' (یہ بات میں اپنی طرف سے واضح کر دوں کہ اللہ تعالیٰ نے دنیوی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے بھی ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم خدا سے مانگیں لیکن یہاں یہ سوال نہیں کہ وہ حکم ہے یا نہیں، یہاں یہ ہے کہ اس کو دعا نہیں ہم کہتے۔ ضروری ہے آپ نے فرمایا جوتے کے تسمے کی بھی ضرورت ہے تو یہ نہ سمجھو کہ کوئی دکان تمہیں تسمہ دے دے گی، مجھ سے مانگو) ''لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اس کی رضا کو مدّنظر رکھتا ہے اور عجز، انکسار، تواضع اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے۔''

اور پھر آپ دوسری جگہ فرماتے ہیں

''دل پگھل جائے اور روح پانی کی طرح حضرتِ احدیت کے آستانہ پر گرے'' (یہ ہے صلوٰۃ)

تو جو معنی صلوٰۃ میں، صلوٰۃ کے لفظ میں، موٹے تو ہر ذہن میں آتے ہیں دعا کرنا یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ایک خاص دعا ہے، یہ آتے ہیں۔ لیکن اس کے معنی میں عجز اور انکساری بھی شامل ہے۔ وہ جو چھپا ہوا حصہ تھا اس معنی کا اس آیت نے اسے کھول کر بیان کر دیا اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ کہ جب تک عجز وانکسار کی راہوں کو اختیار نہ کیا جائے تم وہ حقیقی دعا جسے ہم صلوٰۃ کہہ سکتے ہیں وہ خدا تعالیٰ سے مانگ نہیں سکتے۔''

(خطبات ناصر جلد نہم صفحہ 13 تا 197)

بقیہ: مقدّس عہد اور ہمارا فرض

از صفحہ 14

جو ظلم کی لہر چل رہی ہے یہ اس بات کا اظہار ہے کہ یہ احمدی تو ترقی پر ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں، ان کے میدان تو وسیع سے وسیع تر ہوتے چلے جا رہے ہیں اور ان کو ختم کرنے کی ہم جتنی کوشش کرتے ہیں یہ تو ختم نہیں ہوتے، کس طرح ان کو ختم کریں۔ لیکن ان لوگوں سے میں کہتا ہوں کہ اے دشمنانِ احمدیت! یاد رکھو کہ ہمارا مولیٰ ہمارا ولی وہ خدا ہے جو سب طاقتوں کا مالک ہے۔ وہ کبھی تمہیں کامیاب نہیں ہونے دے گا اور اسلام کی ترقی اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ ہے۔ آنحضرت ﷺ کا جھنڈا اب دنیا میں مسیح موعود کے غلاموں نے لہرانا ہے۔ ان لوگوں نے لہرانا ہے جو خلافت علیٰ منہاج نبوت پر یقین رکھتے ہیں، جو خلافت کے ساتھ منسلک ہیں، جو جماعت کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں، جو حبل اللہ کو پکڑے ہوئے ہیں۔ پس تمہاری کوئی کوشش، کوئی شرارت، کوئی حملہ، کسی حکومت کی مدد خلافت احمدیت کو اس کے مقاصد سے روک نہیں سکتی، نہ جماعت احمدیہ کی ترقی کو روک سکتی ہے۔ افرادِ جماعت کو بھی یاد رکھنا چاہئے جیسا کہ مَیں نے کہا، تقویٰ پر چلنا، نمازوں کا قیام اور مالی قربانیوں میں بڑھنا اُنہیں خلافت کے فیض سے فیضیاب کرتا چلا جائے گا۔ پس اس کے لئے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ بھرپور کوشش کرے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کے رحم سے وافر حصہ لینے والا ہو۔''

(خطبات مسرور خطبہ جمعہ فرمودہ 24 مئی 2013ء)

خطبہ جمعہ

اگر ہم نے نمازوں میں باقاعدگی صرف رمضان کی وجہ سے اختیار کی ہے اور بعد میں ہم نے پھر سست ہو جانا ہے تو یہ تو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنا نہیں ہے۔ اگر ہم نے جمعوں میں باقاعدگی صرف رمضان کے مہینے تک ہی رکھنی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلنا نہیں ہے۔ اگر ہم نے قرآن کریم کی تلاوت کو صرف رمضان کے لئے ہی ضروری سمجھا ہے اور بعد میں اس کی طرف توجہ نہیں دینی تو یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چلنا نہیں ہے۔ اگر ہم نے درود اور ذکر کو صرف رمضان تک ہی محدود رکھنا ہے تو صرف یہ بات تو اللہ تعالیٰ ہم سے نہیں چاہتا۔ اگر ہم نے اپنے اخلاق اور دوسری نیکی کی باتوں کو صرف رمضان تک ہی مجبوری سمجھ کر کرنا ہے تو یہ تو اللہ تعالیٰ ہم سے نہیں چاہتا۔ رمضان تو ایک ٹریننگ کیمپ کے طور پر آتا ہے۔ رمضان تو اللہ تعالیٰ نے اس لئے فرض کیا ہے کہ جن نیکیوں کو تم بجا لا رہے ہو اس میں مزید ترقی کرو اور ہر آنے والا رمضان جب ختم ہو تو ہمیں عبادات اور نیکیوں کی نئی منزلوں اور بلندیوں پر پہنچانے والا ہو اور پھر ہم عبادتوں اور نیکیوں کے نئے اور بلند معیار قائم کرنے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ تو ہم سے مستقل مزاجی کے ساتھ ان نیکیوں پر چلنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

پانچ فرض نمازوں کو ان کے وقت پر سنوار کر ادا کرنے، نماز جمعہ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار کرنے، تلاوت قرآن کریم کے التزام اور اسے سمجھ کر پڑھنے اور اس میں مذکور احکامات پر عمل کی کوشش کرنے اور دیگر اخلاق اور نیکیوں کو اختیار کرنے سے متعلق قرآن و حدیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اہم نصائح

ہم میں سے ہر ایک کو رمضان میں سے یہ عہد کرتے ہوئے نکلنا چاہئے کہ جو باتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں اور جو باتیں ہمیں کھول کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائیں ان کو ہم ہمیشہ سامنے رکھتے ہوئے ان کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم یہ کریں تبھی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے اپنے آپ کو رمضان میں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق گزارنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرمہ مشتاق زہرہ صاحبہ آف ربوہ اہلیہ مکرم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب (مرحوم) اور مکرم عبدُہٗ بکر صاحب آف مصر کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 23/ جون 2017ء بمطابق 23/احسان 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَاِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

رمضان کا مبارک مہینہ آیا اور تیزی سے گزر بھی گیا۔ باوجود لمبے دنوں اور پھر گرمی بھی زیادہ ہونے کے اس دفعہ تو یہاں بھی ریکارڈ گرمی پڑی ہے، لیکن اکثر یا کم از کم جو لوگ مجھے ملے وہ یہی کہتے ہیں کہ اس دفعہ روزوں کا زیادہ احساس نہیں ہوا یا شدت موسم کے باوجود نسبتاً کم احساس ہوا۔ لیکن صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ ہم کہیں کہ روزے اس دفعہ غیر معمولی طور پر آسانی سے گزر گئے، آرام سے گذر گئے۔ اگر گزر گئے تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ہم پر ہوا کہ ہمیں اس نے ان دنوں میں سے آرام سے گزار دیا یا اگر تھوڑا سا بھوک پیاس کا احساس بھی ہوا تو صرف اس لئے کہ ہم کہہ دیں کہ ہلکا سا بھوک پیاس کا احساس ہوا اور زیادہ محسوس نہیں ہوا۔ یہ کافی نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے، ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے ان بابرکت ایام میں کیا حاصل کیا؟ چاہے روزے آرام سے گزر گئے یا ذرا سا احساس ہوا اور اس سے گزر گئے تو اس سے مقصد حاصل نہیں ہو جاتا۔ مقصد تبھی حاصل ہو گا جب ہم یہ دیکھیں، اپنا جائزہ لیں کہ ہم نے حاصل کیا کیا؟

اللہ تعالیٰ جو ان دنوں میں رمضان کے مہینہ میں ساتویں آسمان سے نچلے آسمان پہ آ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو ان دنوں میں اپنے بندوں کے قریب ہو کر ان کی دعائیں سنتا ہے۔ (الجامع لشعب الایمان الجزء الخامس حدیث 3334، 3394 مطبوعہ مکتبۃ الرشد ناشرون بیروت 2004ء)۔ اللہ تعالیٰ جو ان دنوں میں روزہ رکھنے والوں کی خود جزا بن جاتا ہے۔ (صحیح البخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ یریدون ان یبدلوا کلام اللہ... الخ حدیث 7492)۔ اللہ تعالیٰ جو ان دنوں میں شیطان کو جکڑ دیتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل شہر رمضان حدیث 2495)۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں اور اس کی رحمتوں سے فیض اٹھانے کے لئے کیا کیا یا کیا کیا عہد کئے ہیں۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننے اور اس کی تعلیم کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے گزشتہ کوتاہیوں کو چھوڑنے کے لئے کیا عہد کئے ہیں اور کس حد تک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کی ہیں۔ پس یہ جائزے ہمیں اللہ تعالیٰ کے مستقل فضلوں کے حصول کی طرف توجہ دلانے والے اور اس وجہ سے اپنی حالتوں میں مستقل تبدیلی لانے کی کوشش، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہمیشہ جذب کرنے والا بنائے گی۔

اگر ہم نے نمازوں میں باقاعدگی صرف رمضان کی وجہ سے اختیار کی ہے اور بعد میں ہم نے پھر سست ہو جانا ہے تو یہ تو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنا نہیں ہے۔ اگر ہم نے جمعوں میں باقاعدگی صرف

رمضان کے مہینے تک ہی رکھنی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلنا نہیں ہے۔ اگر ہم نے قرآن کریم کی تلاوت کو صرف رمضان کے لئے ہی ضروری سمجھا ہے اور بعد میں اس کی طرف توجہ نہیں دینی تو یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چلنا نہیں ہے۔ اگر ہم نے درود اور ذکر کو صرف رمضان تک ہی محدود رکھنا ہے تو صرف یہ بات تو اللہ تعالیٰ ہم سے نہیں چاہتا۔ اگر ہم نے اپنے اخلاق اور دوسری نیکی کی باتوں کو صرف رمضان تک ہی مجبوری سمجھ کر کرنا ہے تو یہ تو اللہ تعالیٰ ہم سے نہیں چاہتا۔ رمضان تو ایک ٹریننگ کیمپ کے طور پر آتا ہے۔ رمضان تو اللہ تعالیٰ نے اس لئے فرض کیا ہے کہ جن نیکیوں کو تم بجالا رہے ہو اس میں مزید ترقی کرو اور ہر آنے والا رمضان جب ختم ہو تو ہمیں عبادات اور نیکیوں کی نئی منزلوں اور بلندیوں پر پہنچانے والا ہو اور ہم پھر عبادتوں اور نیکیوں کے نئے اور بلند معیار قائم کرنے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ تو ہم سے مستقل مزاجی کے ساتھ ان نیکیوں پر چلنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ کا حکم دیا ہے کہ نمازیں قائم کرو۔ نمازوں کو وقت پر سنوار کر ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ حٰفِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰی (البقرۃ:239) یعنی تمام نمازوں اور خصوصاً درمیانی نماز کا پورا خیال رکھو۔ اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اس لئے پانچوں نمازوں کی حفاظت کا حکم ہے اور خاص طور پر درمیانی نماز کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو انسانی فطرت کا پتا ہے اس لئے خاص طور پر زور دے کر درمیانی نماز کی طرف توجہ دلائی ہے۔ صَلٰوۃُ الۡوُسۡطٰی کا مطلب ہے درمیانی یا اہم نماز۔ یعنی نماز کا ایسا وقت جب نماز کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ ہر نماز ہی اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دی ہے اور اہم ہے پھر صَلٰوۃُ الۡوُسۡطٰی کو کیوں اہمیت دی ہے؟ اس لئے کہ بعض نمازوں کے اوقات میں انسان ذاتی یا دنیاوی خواہشات کو ترجیح دے رہا ہوتا ہے۔ کسی کے لئے فجر کی نماز ادا کرنا مشکل ہے۔ اس وقت اٹھ کر فجر پڑھنا اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب کرتا ہے وہ اہم نماز بن جاتی ہے۔ کسی کو اپنے کام اور کاروبار کی وجہ سے ظہر یا عصر کی نماز پڑھنا مشکل لگتا ہے اس کے لئے اس نماز کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ گویا کہ جہاں مجاہدہ کرکے، کوشش کرکے انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف آئے اللہ تعالیٰ اس کوشش کو بھی قدر کرتے ہوئے نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نیکیوں کے اجر دینے کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ پس وہ اپنی راہ میں کوشش کرنے والوں کو بے انتہا نوازتا ہے اور جب انسان دنیا اور ذاتی خواہشات کے بتوں کو توڑ کر اس کی طرف آتا ہے تو پھر اس کے فضلوں کی بھی انتہا نہیں رہتی۔

اللہ تعالیٰ نے نماز کے بارے میں کئی جگہ مختلف حوالوں سے ہمیں توجہ دلائی ہے۔ صرف رمضان تک ہی محدود نہیں کیا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں، جمعوں اور رمضان کے حوالے سے ایک ایسا ارشاد فرمایا ہے جو ایک مومن کو اور ایک ایسے شخص کو جو اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتا ہو ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں، جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک ان کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے جب تک کہ وہ بڑے گناہوں سے بچتا رہے۔ (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب الصلوٰت الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ... الخ حدیث 552)

پس یہاں کھول کر بیان فرما دیا کہ پانچ نمازیں کفّارہ بنتی ہیں اُس وقت جب انسان اپنی پوری کوشش کرکے پانچ نمازیں اپنے وقت پر ادا کرے اور ہر نماز کے درمیان کا جو وقفہ ہے اس میں گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہے۔ اگر چھوٹی موٹی کمزوریاں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرما دے گا بشرطیکہ نماز وقت پر اس کا حق ادا کرتے ہوئے ادا کی جائے۔

پھر اسی طرح ہر جمعہ کی اہمیت بھی واضح کر دی کہ پانچ نمازوں کی جس طرح اہمیت ہے، انہیں وقت پر ادا کرنے کا جس طرح حکم ہے اور ادائیگی کی صورت میں جس طرح اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے چھوٹے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے بلکہ نمازوں کا حق ادا کرتے ہوئے اگر نمازیں پڑھی جائیں تو اللہ تعالیٰ کا یہ بھی وعدہ ہے کہ فحشاء سے بھی انسان بچتا ہے، برائیوں سے انسان بچتا ہے۔ تو بہرحال فرمایا کہ جس طرح پانچ نمازیں فرض ہیں اسی طرح جمعہ بھی فرض ہے اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک سرزد ہونے والی چھوٹی غلطیاں اور کمزوریاں اور چھوٹے گناہ بھی اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ اس کا کوئی یہ مطلب بھی نہ لے لے کہ اس دوران چھوٹے گناہ کرلو، اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا۔ نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب ہے کہ بشری کمزوریوں کی وجہ سے کوئی غلطی ہوگئی ہے تو اللہ تعالیٰ نمازوں اور جمعوں میں باقاعدگی اور گناہوں کی معافی کی دعاؤں اور اپنے عہدوں کی وجہ سے کہ آئندہ یہ غلطی نہیں کروں گا اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعوں میں باقاعدگی رکھنے کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ جس نے متواتر تین جمعے جان بوجھ کر چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔

(سنن الترمذی کتاب الجمعۃ باب ما جاء فی ترک الجمعہ من غیر عذر حدیث 500)

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔

(ارشیف منتدی الآلوکۃ۔3۔دسمبر 2010ء۔ از المکتبۃ الشاملۃ)

پس جمعہ کی اس اہمیت کو ہر ایک کو سمجھنا چاہئے۔

آج رمضان کا آخری جمعہ ہے بعض لوگ اس اہمیت کی وجہ سے آئے ہوں گے کہ رمضان کا آخری جمعہ ہے اس لئے یہاں بڑی مسجد میں آکر پڑھ لو یا بعض دفعہ ایسے لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں آخری جمعہ ضرور پڑھنا ہے اس لئے پڑھ لو۔

جماعت کے افراد کو جمعہ کی اہمیت کی طرف بار بار توجہ دلائی جاتی ہے اور اب شاید تھوڑے لوگ ہی ہوں گے جو اس بارے میں لاپرواہی کرتے ہیں۔ لیکن جو بھی لاپرواہی کرتے ہیں انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو سننے کے بعد فکر کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ رمضان کے جمعے پڑھ لو یا رمضان کا آخری جمعہ پڑھ لو تو ثواب ہوگا بلکہ ہر جمعہ کی اہمیت بتائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنۡ یَّوۡمِ الۡجُمُعَۃِ فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الۡبَیۡعَ۔ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ۔ (الجمعۃ:10) کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

پس مومن کو، ایمان لانے کا دعویٰ کرنے والے کو یہ حکم ہے کہ ہر جمعہ کی نماز کا خاص اہتمام کرو اور اپنی تجارتیں، اپنے کام، اپنے کاروبار چھوڑ دو۔ سب کام چھوڑ کر، سب تجارتیں چھوڑ کر، سب دنیاوی منفعتیں اور فائدے چھوڑ کر صرف ایک چیز کی فکر کرو کہ تم نے جمعہ پڑھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم علم رکھتے ہو تو تمہیں پتا ہونا چاہئے کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اسی میں برکت ہے۔ اسی سے تمہارے کاروباروں میں برکت پڑے گی۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جان بوجھ کر جمعہ چھوڑنے والے کے دل پر مہر لگ جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کا ایمان صحیح ایمان نہیں رہتا۔ اگر ایمان حقیقی ہو تو کبھی انسان دنیاوی فائدے کی خاطر اپنے جمعوں کو قربان نہ کرے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر جمعوں میں وقت پر آنے اور باقاعدگی سے جمعہ میں شامل ہونے والوں کے بارے میں فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں وہ مسجد میں پہلے آنے والے کو پہلا لکھتے ہیں اور اس طرح وہ آنے والوں کی فہرست تیار کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب امام خطبہ دے کر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کر دیتے ہیں اور ذکر الٰہی سننے میں لگ جاتے ہیں۔ (صحیح البخاری کتاب بدء الخلق باب ذکر الملائکۃ... الخ حدیث 3211)

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور جمعوں میں آنے کے حساب سے بیٹھے ہوں گے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما جاء فی التھجیر الی الجمعۃ حدیث 1094) یعنی پہلا دوسرا تیسرا چوتھا۔ پس وہ لوگ جو بغیر مجبوری کے عادتاً جمعوں پر دیر سے آتے ہیں انہیں بھی اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ یہاں بھی آج تو رمضان کے جمعوں میں خاص طور پہ لوگ پہلے آکر بیٹھے ہوئے ہیں، نہیں تو اکثر میں نے یہی دیکھا ہے کہ جب میں آتا ہوں تو آدھی کے قریب مسجد ہوتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ خطبہ کے اختتام تک یا اس سے چند منٹ پہلے تک مسجد بھرتی ہے۔ پس عام دنوں میں بھی اس طرف توجہ ہونی چاہئے۔

جمعوں کے حوالے سے یہ بھی بتا دوں کہ جمعہ مَردوں پر فرض ہے۔ اگر عورتیں آسکتی ہیں تو اچھی بات ہے۔ زائد ثواب کما رہی ہیں۔ بیشک آجائیں۔ اور بعض دفعہ ماؤں کے آنے کی وجہ سے بچوں میں بھی جمعہ پڑھنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے، اہمیت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن بہرحال جمعہ پر مسجد میں آنا اگر فرض ہے تو صرف مَردوں پر فرض ہے۔ اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بڑا واضح ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ جمعہ ادا کرنا ایسا حق ہے جو واجب ہے۔ یعنی فرض ہے۔ سوائے چار قسم کے افراد کے۔ اور وہ ہیں غلام، عورت، بچہ اور مریض۔

(سنن ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الجمعۃ للمملوک والمراۃ حدیث 1067)

یہ چار لوگ ہیں جن پر فرض نہیں ہے۔ غلام تو پرانے زمانے میں ہوتے تھے، اب اس طرح نہیں رہے۔ لیکن جو ملازم پیشہ ہیں ان کو ان ملکوں میں اپنے مالکوں کو بتا کر کوشش کرنی چاہئے کہ جمعہ کے لئے جمعہ کے وقت رخصت لیں۔ بعض لوگوں نے کوشش کی اور انہیں اجازت مل بھی گئی۔ اور اگر مجبوری ہو تو پھر جو احمدی قریب قریب ہوں ان احمدیوں کو جگہ تلاش کرنی چاہئے کہ تین چار اکٹھے ہو کر جمعہ پڑھ لیا کریں۔ عورتوں پر فرض نہیں ہے لیکن خاص طور پر بچے والی عورتوں کو یعنی چھوٹے بچے والیوں کو مَیں کہتا ہوں کہ ان کو احتیاط کرنی چاہئے کہ اتنے چھوٹے بچوں کے ساتھ جمعہ کے لئے مسجد نہ آئیں کہ بچوں کے رونے دھونے کی وجہ سے دوسروں کی نماز خراب ہو اور خطبہ صحیح طرح سن نہ سکتے ہوں۔ ہاں عید پر آنا ہر ایک کے لئے، ہر عورت کے لئے، مرد کے لئے، بچے کے لئے ضروری ہے۔ اس میں ضرور شامل ہونا چاہئے۔ (صحیح البخاری کتاب العیدین باب التکبیر ایام منی ... الخ حدیث 971)

اور عید پہ اگر چھوٹے بچوں والے بھی ہیں تو یہاں جگہ بنی ہوئی ہے، جہاں جگہیں نہیں ہوتیں وہاں

بھی اگر نماز نہ بھی پڑھنی ہو تو بچوں کے ساتھ ایک طرف بیٹھ کے خطبہ سن لیں۔ پس آج بڑی تعداد میں لوگ جمعہ کے لئے آئے ہوئے ہیں اس لئے مَیں اس طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ مرد اپنے جمعوں کی خاص طور پر حفاظت کریں۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رمضان سے دوسرے رمضان کے درمیان ہونے والے گناہوں کی معافی کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک ہونے والے چھوٹے گناہوں کو بھی معاف فرما دیتا ہے۔

لیکن یہ واضح ہونا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہوں سے معافی کے جو ذرائع بتائے ہیں وہ آپ ایک ترتیب سے بیان فرما رہے ہیں۔ پہلے نماز۔ پھر جمعہ۔ پھر رمضان۔ پس اس ترتیب سے یہ غلط فہمی دُور ہو جانی چاہئے کہ صرف سال کے بعد رمضان کی عبادتیں ہی گناہوں سے معافی کا ذریعہ ہیں۔ بلکہ یہ ترتیب اس طرف توجہ دلا رہی ہے کہ نمازوں کی پانچ وقت روزانہ ادائیگی اپنے حصار میں لئے ہوئے ساتویں دن جمعہ میں داخل کر کے جمعہ کی برکات سے حصہ دلائے گی۔ اور سال بھر کے جمعے رمضان میں داخل کرتے ہوئے رمضان المبارک کے فیض سے فیضیاب کریں گے۔ روزانہ کی پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کریں گی کہ یہ تیرا بندہ تیرے خوف اور تیری محبت کی وجہ سے بڑے گناہوں سے بچتے ہوئے پانچ وقت تیرے حضور حاضر ہوتا رہا۔ ہر جمعہ عرض کرے گا کہ تیرا یہ بندہ سات دن اپنے آپ کو بڑے گناہوں سے بچاتے ہوئے جمعہ کے دن جس میں تیرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اس میں ایک قبولیت دعا کا لمحہ بھی آتا ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الدعوات باب الدعاء فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ حدیث 6400) اپنی دعاؤں کی قبولیت کی آرزو لے کر تیرے حضور حاضر ہوتا رہا۔ رمضان کہے گا کہ اے خدا! یہ بندہ رمضان کا حق ادا کرنے کے بعد گناہوں سے بچتے ہوئے اور نیکیاں بجالاتے ہوئے اس رمضان میں اس امید پر داخل ہوا کہ تو اسے بھی اپنی رحمت، بخشش اور آگ سے بچانے کے عشروں سے فیضیاب کرے گا۔

تو اللہ تعالیٰ جو بڑا رحیم و کریم ہے ان سے فیضیاب کرتے ہوئے انسان کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لیتا ہے اور شیطان کے حملوں سے اسے بچاتا ہے۔ پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو اس سوچ کے ساتھ اپنی نمازوں، جمعوں اور اپنے روزوں کے حق ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے والے ہیں اور رمضان کے اس ماحول سے ہر لحاظ سے پاک ہو کر نکلنے والے ہیں۔ ایسی پاکیزگی جو ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے والا بنانے والی ہے یا بناتی ہے۔

پھر رمضان میں خاص طور پر قرآن کریم پڑھنے، سننے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ بہت سے لوگ کوشش کرتے ہیں کہ کم از کم قرآن کریم کا ایک دَور مکمل کر لیں کیونکہ یہ سنّت بھی ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ اور اہتمام اس طرف بھی توجہ دلانے والا ہونا چاہئے کہ اب ہم نے روزانہ باقاعدگی سے قرآن کریم کے کچھ نہ کچھ حصہ کی تلاوت کرنی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں نمازوں کے مختلف اوقات کی طرف توجہ دلائی ہے اور اس کی اہمیت بیان فرمائی ہے وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ۔ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا۔ (بنی اسرائیل:79) یعنی فجر کی تلاوت کو بھی اہمیت دو۔ یقیناً فجر کو قرآن کا پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔ پس قرآن کریم پڑھنا صرف خاص دنوں تک ہی مخصوص نہیں کیا گیا بلکہ نمازوں کے ساتھ اسے بیان کر کے اس کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔

پھر تلاوت کے ساتھ اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس کا ترجمہ پڑھنے کی ضرورت ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کا بھی ہمیں پتا چلے اور اس زمانے میں تو خاص طور پر اسے باقاعدگی سے پڑھنے کی ضرورت ہے جب مسلمان کہلانے والے بھی اس کی تعلیم بھلا بیٹھے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)۔ کون ہے جو آسمان پر عزت پانا نہ چاہتا ہو۔ پس اس کی تلاوت میں باقاعدگی اور احکامات کی تلاش کر کے عمل اس سے فیضیاب کرے گا۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم فلاح اور کامیابی چاہتے ہو تو میرے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر رکھو۔ جمعہ کی نماز کے بعد جب فارغ ہو جاؤ پھر اپنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ اس کو یاد رکھو۔ اس سے تمہیں کامیابی ملے گی۔ پس قرآن کریم کی تلاوت کی اس اہمیت کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہوئے اب قرآن کریم کی تلاوت میں کبھی سستی نہیں ہونی چاہئے۔ اسی طرح ذکر الٰہی میں بھی جو ہماری توجہ پیدا ہوئی ہے اس کا فائدہ تبھی ہے جب ہم اب رمضان کے بعد بھی اسے جاری رکھیں۔ اسی طرح دوسری نیکیاں اور اخلاق ہیں۔

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کی توفیق عطا فرمائی اور آپ علیہ السلام نے ہر موقع پر اور ہر طرح سے ہماری اصلاح کی اور ہمیں سیدھے راستے پر چلانے اور ہمارا رخ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف رکھنے اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔ آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ آپ نے بار بار ہمیں فرمایا کہ تم جو میری بیعت میں آئے ہو ہمیشہ عبادتوں کے ذریعہ بھی اور اعلیٰ اخلاق کے ذریعہ بھی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے چلے جاؤ۔ آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ:

’’جب تک انسان پاک دل اور صدق و خلوص سے تمام ناجائز راستوں اور امیدوں کے دروازوں کو اپنے اوپر بند کر کے خدا تعالیٰ ہی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا اس وقت تک وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید اسے ملے۔ لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ ہی کے دروازے پر گرتا اور اسی سے دعا کرتا ہے تو اس کی یہ حالت جاذبِ نصرت اور رحمت ہوتی ہے۔‘‘ (اللہ تعالیٰ کی نصرت اور رحمت کو جذب کرتا ہے۔) فرمایا ’’خدا تعالیٰ آسمان سے انسان کے دل کے کونوں میں جھانکتا ہے اور اگر کسی کونے میں بھی کسی قسم کی ظلمت یا شرک و بدعت کا کوئی حصہ ہوتا ہے تو اس کی دعاؤں اور عبادتوں کو اس کے منہ پر الٹا مارتا ہے۔ اور اگر دیکھتا ہے کہ اس کا دل ہر قسم کی نفسانی اغراض اور ظلمت سے پاک و صاف ہے تو اس کے واسطے رحمت کے دروازے کھولتا ہے اور اسے اپنے سائے میں لے کر اس کی پرورش کا خود ذمہ لیتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 397-396۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ ہے وہ معیار جو ہمیں مستقل حاصل کرتے چلے جانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہماری عبادتیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوں۔ رمضان کے بعد بھی ہم اپنی عبادتوں کے معیار قائم رکھنے والے ہوں تا کہ ہر لحہ اللہ تعالیٰ کے سائے میں رہتے ہوئے اس کی پرورش کے فیض سے فیض پاتے رہیں۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ آپ کی بیعت میں آنے کے بعد ہمارے معیاروں کے بارے میں آپ کیا چاہتے ہیں؟ آپ فرماتے ہیں:

’’وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنج وقت نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذاء نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں۔ اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔........ تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 47-46)

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگذر کی عادت ڈالو۔‘‘ (ضروری نہیں ہے کہ ہر بات کا جواب لڑائی سے دیا جائے۔) اور فرمایا ’’اور صبر اور حلم سے کام لو‘‘۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 48)

پس یہ اخلاق اور عادتیں مستقل اپنانے کا حکم ہے۔ لڑائی جھگڑوں سے بچنے کے لئے صرف رمضان میں ہی نہیں کہنا کہ اِنِّیْ صَآئِمٌ کہ میں روزہ دار ہوں۔ اس لئے مَیں نے نہیں لڑنا۔ بلکہ رمضان کی تربیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی زندگی کو مستقل اعلیٰ اخلاق کے مطابق ہمیں ڈھالنا چاہئے۔

آپ نے اسے مزید کھول کر ایک جگہ بیان فرمایا کہ: ’’چاہئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزّہ ہوں اور تمہارے اندر بجز راستی اور ہمدردی خلائق کے اور کچھ نہ ہو‘‘۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 48) (یہ ہونا چاہئے کہ صحیح راستے پر چلنے والے، مخلوق سے ہمدردی کرنے والے۔ آنکھیں ہر گندی چیز سے بچنے والی ہوں)۔

آپ نے فرمایا اگر تم اپنی حالت ایسی کر لو جو میں بتا رہا ہوں اور خدا تم سے چاہتا ہے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ (ماخوذ از کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 22)

پس یہ باتیں ہر وقت سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ بات آپ نے بار بار بیان فرمائی کہ اگر تم ان باتوں کی طرف توجہ نہیں کرتے تو صرف بیعت تمہارے لئے کافی نہیں ہے۔ آپ نے جس فکر کے ساتھ اپنے ماننے والوں کے سامنے لائحہ عمل رکھا ہے۔ اس میں سے بھی بعض حصے مَیں پیش کرتا ہوں۔ ہر ایک خود ہی جائزہ لے سکتا ہے کہ کس حد تک ہم نے اس پر عمل کیا ہے یا عمل کرتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں: ’’تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔‘‘ (اگر علم آتا ہے تو عاجزانہ طور پر نصیحت کرو۔ یہ نہیں کہ اپنی بڑائی ظاہر کرنی ہے، اپنے علم کا اظہار کرنا ہے اور پھر ان کو ذلیل کرنا ہے۔) فرمایا ’’امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو۔ نہ خود پسندی سے ان پر تکبر‘‘۔ (اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا تمہیں کشائش دی ہے، امارت دی ہے، دوسروں سے بہتر کیا ہے تو ان کی خدمت کرو، نہ یہ کہ ان پر تکبر کرو۔) فرمایا ’’ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے‘‘۔ (اللہ تعالیٰ سے اگر تعلق جوڑنا ہے تو اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ اس لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ

سے نفرت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔) فرماتے ہیں ”چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا“۔ فرماتے ہیں کہ ”دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں۔ بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے“۔ آپ فرماتے ہیں ”تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے۔“ (یہ نہیں ہے کہ دکھاوے کے طور پر کچھ کر دو تو اپنے آپ کو بچا لو گے) ”کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے“ (اندر دل کی گہرائیوں تک جانتا ہے۔) ”کیا تم اس کو دھوکہ دے سکتے ہو؟ (نہیں، یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔) ”پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی“۔ (اگر ذرا سا بھی اندھیرا دل میں ہے تو جو بھی روشنی ہے اس کو اندھیرا دُور کر دیتا ہے۔) فرماتے ہیں ”اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے“۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے، حقیقی مومن بننا ہے تو اپنی ہستی پر ایک انقلاب لانا چاہئے) ”اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا“۔ فرماتے ہیں ”تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو“ (ذاتی اَنا اور نفسانیت کو چھوڑو اور آپس میں اس وجہ سے ناراضگیاں نہ پیدا کرو) ”اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل کرو تا تم بخشے جاؤ“۔ فرماتے ہیں کہ ”نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان“ (موٹا انسان) ”داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔“ فرماتے ہیں ”جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم پر خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں“۔ آپ فرماتے ہیں۔ ”بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔“

آپ فرماتے ہیں ”ہر ایک ناپاک آنکھ اُس سے دُور ہے۔ ہر ایک ناپاک دل اس سے بے خبر ہے۔ وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا۔ وہ جو اس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا۔ تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے“۔ فرمایا ”کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو۔ اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو۔ سو تمہاری عقلمندی اسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو“۔ فرمایا ”تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔“ (قرآن کریم کی تعلیم کو ہمیشہ پکڑ کے رکھو۔) فرماتے ہیں ”جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے“۔ فرمایا ”نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے“۔ (آپ کی سفارش اور آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں۔) فرمایا ”اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔“ (کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12 تا 14)

ان باتوں کے بعد پھر آپ نے دوبارہ تاکید فرمائی کہ ”ان سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں ہے۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ (کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18)

پس ہم میں سے ہر ایک کو رمضان میں سے یہ عہد کرتے ہوئے نکلنا چاہئے کہ جو باتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں اور جو باتیں ہمیں کھول کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائیں ان کو ہم ہمیشہ سامنے رکھتے ہوئے ان کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم یہ کریں تبھی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے اپنے آپ کو رمضان میں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق گزارنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز کے بعد مَیں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ مکرمہ محترمہ مشتاق زہرہ صاحبہ کا ہے جو چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مرحوم کی اہلیہ تھیں۔ 12 رجون کو رات آٹھ بجکر پینتالیس منٹ پر ربوہ میں 91 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے والد چوہدری عنایت اللہ صاحب تھے جنہوں نے چودہ سال کی عمر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ محترمہ کا نکاح 1944ء میں چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب واقف زندگی کے ساتھ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے پڑھا تھا اور اس میں ایک لمبا خطبہ دیا تھا جس میں اللہ تعالیٰ کے بعض خاص فضلوں کا ذکر فرمایا تھا۔ بہرحال یہ تو ایک لمبا خطبہ ہے اور اس نکاح کی وجہ سے ہی پھر ان کے خاندان میں مزید احمدیت بھی پھیلی۔ اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کو تین بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔ ایک واقف زندگی بیٹا ظہیر باجوہ صاحب امریکہ میں ہیں۔

چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب انگلستان میں مبلغ بھی رہے ہیں۔ 1955ء میں ربوہ واپس گئے اور پھر نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقرر ہوئے۔ ناظر زراعت رہے۔ ناظر امور عامہ رہے۔ لمبا عرصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی رہے۔ ناظر تعلیم القرآن بھی رہے۔ پھر آخر میں وفات کے وقت صدر، صدر انجمن احمدیہ بھی تھے۔ محترمہ مشتاق زہرہ صاحبہ نے اپنے واقف زندگی شوہر کے ساتھ بڑے اچھے طریقے سے وقت گزارا اور کبھی کوئی ایسی خواہش نہیں کی جس سے ایک واقف زندگی کو کوئی مشکل پیش آئے۔ 1944ء میں ان کی شادی ہوئی۔ اگلے سال 1945ء میں ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور بیٹا ایک مہینے کا تھا تو اس وقت چوہدری ظہور باجوہ صاحب کو مبلغ کے طور پر لندن بھجوا دیا گیا اور تقسیم ہندو پاکستان جب ہوئی ہے تو باجوہ صاحب یہاں لندن میں تھے اور اس وقت بھی ان کی اہلیہ کو بعض مشکلات سے گزرنا پڑا۔ پھر 1951ء سے 1955ء تک باجوہ صاحب کی اہلیہ محترمہ بھی ظہور باجوہ صاحب کے ساتھ یہاں انگلستان رہیں اور اس وقت یہاں مبلغین کے حالات بہت آسان نہ تھے۔ جماعت کے مالی حالات بھی کمزور تھے۔ بڑے مشکل حالات میں گزارہ ہوتا تھا۔ لیکن انہوں نے کبھی شکوہ نہیں کیا اور بڑے آرام سے وہ وقت گزارا۔ پھر ربوہ میں پہلے کوارٹروں میں رہتے تھے پھر دارالصدر شمالی میں اپنا گھر بنا لیا تو وہاں اپنے گھر میں رہیں اور کیونکہ زمیندار خاندان کے تھے اس لئے ہر وقت ان کے گاؤں کے یا عزیزوں کے بعض سٹوڈنٹ جو ربوہ میں پڑھنے کے لئے آتے تھے وہ اور دوسرے لوگ بھی ان کے گھر میں رہتے تھے۔ گھر بھی اتنا بڑا نہیں تھا لیکن ہر وقت پندرہ بیس آدمی ان کے گھر میں رہتے تھے اور ان کی مہمان نوازی یہ بڑے شوق سے کیا کرتی تھیں۔ ان کے بیٹے نے لکھا ہے کہ روزانہ تہجد کے ساتھ آپ کے دن کا آغاز ہوتا تھا۔ پھر نماز فجر کی ادائیگی کے بعد اونچی آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کرنا آپ کا روز کا معمول تھا۔ اس کے بعد کچھ بھینسیں وغیرہ رکھی ہوئی تھیں، جانور رکھے ہوئے تھے، ان کا دودھ بلوتی تھیں اور پھر محلے کے جو غریب لوگ تھے وہ لسّی لینے والے آ جاتے۔ ان کی ایک لمبی قطار ہوتی تھی۔ انہیں لسّی دیتی تھیں۔ اور اس کے باوجود گھر کو سنبھالنا اور ان سارے کام کرنے کے بعد باقی سوشل تعلقات بھی بڑے اچھے تھے۔ لکھتے ہیں کہ قرآن کریم کے ساتھ آپ کو بہت محبت تھی اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ چھوٹی آپا حرم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ نے قرآن شریف بھی پڑھا اور پھر ترجمہ بھی خاص طور پر پڑھا۔ ہمیشہ ہر ایک سے خوش اخلاقی سے پیش آتی تھیں۔ مہمان نوازی کا پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ یہاں بھی جب تھیں تو مہمان نوازی کے لئے اتنے فنڈ نہیں ہوتے تھے اور کوئی ضیافت کا انتظام نہیں تھا تو پھر انہوں نے یہاں بیکنگ (baking) سیکھی اور ہر آنے والے کو خود ہی بیکنگ (baking) کر کے مہمان نوازی کرتی تھیں اور چیزیں مہیا فرماتی تھیں۔

حنیف محمود صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد لکھتے ہیں کہ یہ چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب کی

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

سوانح لکھ رہے تھے تو اس تعلق میں ان کے ساتھ رابطہ ہوتا رہا اور یہ لکھتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ محترمہ اعلیٰ زمیندار خاندان کی تھیں لیکن جب ایک واقف زندگی سے بیاہ کے اس کے گھر میں آئی ہیں تو پھر بڑی معمولی زندگی گزاری۔ وہاں اپنے گھر میں تو نوکروں کی کافی ریل پیل تھی اور نوکروں سے کام ہوتے تھے لیکن یہاں آ کے خود اپنے ہاتھ سے سارے کام کئے۔ کہتے ہیں کہ لندن میں قیام کے دوران کا واقعہ سناتے ہوئے بیان کرتی تھیں کہ بڑی تنگی سے گزر بسر ہوتی تھی۔ شدید سردی کے موسم میں نہ گیزر کی سہولت تھی، نہ کمرے گرم کرنے کے لئے ہیٹر ہوتے تھے، نہ کوئلے میسر تھے اور بجٹ کے اندر رہتے ہوئے جو بھی کام کرنا ہوتا تھا کرنا ہوتا تھا۔ بڑی مشکلوں سے گزارا ہوتا تھا۔ ٹھنڈ ٹھنڈ میں گزارہ کرتے تھے۔ تھوڑی دیر کے لئے ہیٹنگ کرتے تھے۔ چوہدری صاحب بھی بڑے اصولوں کے پابند رہے ہیں۔ یہاں بڑی سادگی سے انہوں نے گزارہ کیا۔ پھر یہ لکھتے ہیں کہ 1955ء میں جب چوہدری ظہور باجوہ صاحب کو لندن سے واپس مرکز آنے کا حکم ہوا تو مرحومہ ان دنوں بیمار تھیں اور ڈاکٹروں نے مکمل طور پر بیڈ ریسٹ (bed rest) کے لئے کہا ہوا تھا۔ لیکن جب واپسی کا حکم آیا تو چوہدری صاحب نے تیاری شروع کر دی۔ لوگوں نے کہا کہ آپ کی اہلیہ بیمار ہیں تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے کچھ عرصہ کے لئے اجازت لے لیں۔ انہوں نے کہا نہیں حکم آیا ہے اس لئے واپس جانا ہے۔ اور مرحومہ نے بھی اس پر کوئی بحث نہیں کی۔ اس زمانے میں سفر بھی آسان نہیں تھے۔ اور باوجود اپنی بیماری کے فوری طور پر خاوند کے ساتھ واپسی کے لئے تیار ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے، درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرم عبدہٗ بکر صاحب کا ہے جو مصر کے تھے 12؍جون کو دل کے حملے کے نتیجہ میں 41 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ڈاکٹر حاتم حلمی شافعی صاحب صدر جماعت مصر لکھتے ہیں کہ مرحوم نے 2011ء میں بیعت کی تھی۔ عربی اور دینیات کے مدرس تھے لیکن کام چھوڑ کر خود کو جماعتی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ آپ جنوبی مصر کے ایک نہایت جاہل اور متعصب معاشرے میں پیدا ہوئے تھے لیکن اس کے باوجود نہایت صلح پسند اور سخت گیری سے نہایت متنفر تھے۔ بیعت سے قبل علماء کی کتب میں موجود خرافات نے انہیں اس قدر حیران کیا ہوا تھا کہ انہیں ڈر تھا کہ شاید ہمارا دین ہی بعض غلط باتیں سکھاتا ہو۔ یعنی اسلام نعوذ باللہ غلط سکھاتا ہے۔ مولویوں کی باتیں سن کے انہیں یہ خیال پیدا ہوا۔ خصوصاً حیات مسیح، صلیب سے نجات اور رفع وغیرہ امور کے بارے میں سخت حیران تھے حتی کہ انہیں ایک عیسائی نے بعض عیسائی چینلز کے نمبر دیئے کہ وہاں پر پروگرام دیکھو تا کہ تمہیں یقین آئے کہ حضرت مسیح میں بہت سی ایسی صفات تھیں جو دیگر انسانوں میں نہیں تھیں۔ اسی تلاش میں انہیں ایم ٹی اے بھی مل گیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دینی تھی۔ مرحوم اپنی بیعت کا ذکر کرتے ہوئے یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے ایک پروگرام میں مصطفی ثابت صاحب مرحوم کو دیکھا جو کہہ رہے تھے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ بیہوش ہوئے تھے اور پھر آپ نے مشرق کی طرف ہجرت کی اور طبعی وفات پائی۔ جب میں ٹی وی دیکھ رہا تھا تو میں ٹیک لگائے بیٹھا تھا یہ بات سن کر میں سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور پوری توجہ کے ساتھ بات سننے لگا۔ یہ الحوار المباشر کا پروگرام تھا۔ جب حقیقت مجھ پر واضح ہوئی تو میں پورے زور سے چیخا کہ اللہ اکبر۔ حق ظاہر ہو گیا۔ کہتے ہیں مَیں خوشی سے اچھلنے لگا۔ اسی دوران پروگرام میں وقفہ ہوا اور شریف عودہ صاحب نے اعلان کیا کہ اب ہم حضرت امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ سنیں گے اور قصیدے کا مطلع تھا کہ اِنِّیْ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْاَکْبَرِ۔ یعنی یقیناً میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں جو غالب اور سب سے بڑا ہے۔ ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر بھی دکھائی گئی جس پر میں نے پروگرام کو pause کیا اور تصویر کو بغور دیکھنے لگا۔ تو کہتے ہیں کہ جب دیکھ رہا تھا تو میں کہتا ہوں یہ تو وہی چہرہ ہے جسے میں نے کچھ عرصہ قبل خواب میں چاند میں دیکھا تھا۔ کہتے ہیں یہ لمحات بہت خوبصورت تھے اور میری خوشی بیان سے باہر تھی۔ میں نے اس کے بعد مزید پروگرام دیکھے اور تین دن کے بعد اللہ تعالیٰ نے وفات مسیح اور صلیب سے نجات اور ہجرت کا معمہ میرے لئے حل کر دیا۔

مرحوم کو بیعت کے بعد کام والوں نے بھی نکال دیا۔ گاؤں والوں اور عزیز و اقارب اور جان پہچان رکھنے والوں سب نے شدید تنگی ان پر روا رکھی لیکن یہ حق سے نہیں ہٹے بلکہ روز بروز ایمان میں بڑھتے چلے گئے اور ثبات قدم ان کو عطا ہوتا گیا۔ چار سال قبل انہوں نے جو سکول میں پڑھاتے تھے اس کا کام چھوڑ کر جماعت کی خدمت کے لئے زندگی وقف کی۔ بہت منکسر المزاج، نرم خو، نہایت بااخلاق، مخلص اور غیر معمولی طور پر اطاعت کرنے والے تھے۔ آپ وہاں ملک میں نومبائعین کے انچارج تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صبر، ادب اور دوسروں سے گفتگو کرنے اور انہیں قائل کرنے کا خاص ملکہ عطا کیا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں غرق تھے۔ خلافت سے بھی بے انتہا محبت رکھنے والے تھے۔ پانچ سال قبل انہوں نے ایک احمدی خاتون سے شادی کی تھی۔ اب وفات کے وقت اس بیوہ کے علاوہ چار سالہ بیٹی زینب اور دو سالہ بیٹا محمد یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کا بیٹا ماشاء اللہ وقف نَو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بیوی اور بچوں کا بھی خود ہی کفیل ہو اور انہیں بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: اجتماع انصاراللہ آئیوری کوسٹ

از صفحہ 12

نے اس پروجیکشن میں ذیابیطس یعنی شوگر کے مرض علامات اور ڈائٹ کنٹرول پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ نیز ماہ رمضان اور غذا کے بارہ میں مفید معلومات بہم پہنچائیں۔ آخر پر حاضرین کے سوالات کے جوابات بھی دیے۔ تمام حاضرین نے اس پروگرام کو سراہا اور پسند کیا۔ ازاں بعد حضور انور کا خطبہ دوبارہ سنایا گیا۔

اجتماع کے دوسرے روز کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا مکرم کریم کونے صاحب لوکل مشنری نے نماز تہجد پڑھائی اور نماز فجر کے بعد مالی قربانی کے عنوان سے درس بھی دیا۔ ناشتہ کے بعد صبح نو بجے تیسرے سیشن کے پروگرامز کا آغاز زیر صدارت صدر مجلس انصاراللہ تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ سے ہوا۔ مکرم کونے کریم صاحب نے قصیدہ حضرت مسیح موعودؑ ترنم سے پڑھا۔ جس کے بعد خاکسار باسط احمد (مبلغ سلسلہ) نے ''عہد انصاراللہ اور ہماری ذمہ داریاں'' کے عنوان سے فرنچ زبان میں تقریر کی جس کا جُولا زبان میں ترجمہ مکرم شمس الدین صاحب نے پیش کیا۔ اس تقریر کے بعد انصاراللہ کے مابین علمی مقابلہ جات تلاوت، حفظ قرآن، اذان، نظم، فی البدیہ تقریر اور دینی معلومات ہوئے۔ یہ سلسلہ ظہر کی نماز تک چلتا رہا۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا اور اس کے بعد بقیہ ورزشی مقابلہ جات رسہ کشی، دوڑ منعقد ہوئے۔ شام چار بجے مکرم امیر و مشنری انچارج صاحب کی زیر صدارت اختتامی اجلاس کی کارروائی تلاوت نظم اور عہد سے شروع ہوئی۔ جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والوں میں انعامات تقسیم کئے اور اختتامی تقریر میں آپ نے انصاراللہ کو ان کے عہد کی یاد دلاتے ہوئے توجہ دلائی کہ ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہیں اور اپنی اولادوں کا بھی خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے کی کوشش کریں۔ خلافت سے تعلق کا ایک ذریعہ MTA ہے اسے خود بھی دیکھیں۔ خطبات خود بھی سنیں اور بچوں کو بھی سنوائیں۔ زیادہ سے زیادہ انصار MTA لگوائیں۔ دعا کے ساتھ یہ اجتماع ختم ہوا جس میں دس ریجنز کے 514 سے زائد انصار نے شرکت کی۔ ہمسایہ ملک نائیجریا سے بھی ایک وفد نے شمولیت اختیار کی۔

اجتماع کے اختتام پر رات 7 بجے مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ کی زیر صدارت انصاراللہ کی مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوئی جس میں ملک بھر سے آئے ہوئے نمائندگان نے شرکت کی اور انصاراللہ کی مساعی کو بہتر بنانے کے سلسلہ میں تجاویز میں حصہ لیا۔ آخر پر صدر مجلس انصاراللہ نے مختصر خطاب فرمایا اور اختتامی دعا کرائی۔

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

اعلان

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے مینیجمنٹ بورڈ میں بعض تبدیلیاں فرمائی ہیں۔ ان تبدیلیوں کے بعد مینیجمنٹ بورڈ مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ہے:

1۔	مینیجنگ ڈائریکٹر	منیر الدین شمس
2۔	ڈائریکٹر فنانس و نائب مینیجنگ ڈائریکٹر	مرزا محمود احمد
3۔	ڈائریکٹر ہیومن ریسورسز	مبارک احمد ظفر
4۔	ڈائریکٹر IT	عادل منصور احمد
5۔	ڈائریکٹر لیگل افیئرز	شجر احمد فاروقی
6۔	ڈائریکٹر لائبریری	اشفاق احمد ملک
7۔	ڈائریکٹر MTA-3 العربیۃ	طٰہٰ دبوس
8۔	ڈائریکٹر نیوز	عابد خان
9۔	ڈائریکٹر پروڈکشن	منیر عودہ
10۔	ڈائریکٹر پروگرامز	آصف محمود باسط
11۔	ڈائریکٹر شیڈولنگ	ظہیر احمد خان
12۔	ڈائریکٹر سوشل میڈیا	آدم واکر
13۔	ڈائریکٹر ٹرانسلیشنز	عطاء المجیب راشد
14۔	ڈائریکٹر ٹرانسمیشن	سیّد عقیل شاہد
15۔	ڈائریکٹر ایم ٹی اے افریقہ	عمر سفیر
16۔	ڈائریکٹر مسرور ٹیلی پورٹ	چوہدری منیر احمد
17۔	سیکرٹری	مزمّل ڈوگر
18۔	ممبر	مرزا ناصر انعام
19۔	ممبر	افتخار احمد ایاز
20۔	ممبر	جونیتھن بٹروِرتھ
21۔	ممبر	ندیم کرامت

صبر و استقامت کے متعلق

قرآن کریم میں اللہ جلّ شانہ کے عظیم ارشادات

ابتلاؤں کے مقاصد، صبر کا حکم اور جزا۔

انبیاء سابقہ اور رسول اللہؐ کا صبر اور صبر کے لئے دعائیں

ابتلاؤں کے مقاصد

کھرے کھوٹے کی تمیز

اور ہم لازماً تمہیں آزمائیں گے یہاں تک کہ تم میں سے جہاد کرنے والے اور صبر کرنے والے کو ممتاز کر دیں اور تمہارے احوال کو پرکھ لیں۔ (محمد:32)

کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ تم اسی طرح چھوڑ دیئے جاؤ گے جبکہ ابھی تک اللہ نے (آزمائش میں ڈال کر) تم میں سے ایسے لوگوں کو ممتاز نہیں کیا جنہوں نے جہاد کیا اور اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے علاوہ کسی دوسرے کو گہرا دوست نہیں بنایا اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔ (التوبہ:16)

اگر تمہیں کوئی زخم لگا ہے تو ویسا ہی زخم (مدِّ مقابل) قوم کو بھی تو لگا ہے اور یہ وہ ایام ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان ادلتے بدلتے رہتے ہیں تا کہ اللہ جانچ لے ان کو جو ایمان لائے اور تم میں سے بعض کو شہیدوں کے طور پر اپنا لے اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اور تا کہ اللہ ان لوگوں کو جو مومن ہیں خوب پاک کر دے اور کافروں کو مٹا ڈالے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے باوجود اس کے کہ اللہ نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو ابھی پرکھا نہیں اور (خدا کا یہ دستور اس لئے ہے) تا کہ وہ صبر کرنے والوں کو جانچ لے۔

(آل عمران:141 تا 143)

اللہ ایسا نہیں کہ وہ مومنوں کو اس حال پر چھوڑ دے جس پر تم ہو یہاں تک کہ خبیث کو طیّب سے نتھار کر الگ کر دے۔ (آل عمران:180)

(جنگ بدر کے ذکر میں فرماتا ہے) پس تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ ہے جس نے انہیں قتل کیا ہے اور (اے محمد!) جب تُو نے (ان کی طرف کنکر) پھینکے تو تُو نے نہیں پھینکے بلکہ اللہ ہے جس نے پھینکے اور یہ اس لئے ہوا کہ وہ اپنی طرف سے مومنوں کو ایک اچھی آزمائش میں مبتلا کرے یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ (الانفال:18)

تا کہ تضرّع کریں

اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا مگر اس کے رہنے والوں کو کبھی تنگی اور کبھی تکلیف سے پکڑ لیا تا کہ وہ تضرّع کریں۔ (الاعراف:95)

صلاحیتوں کا استعمال

اور اگر اللہ چاہتا تو ضرور تمہیں ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ اس کے ذریعہ جو اس نے تمہیں دیا تمہیں آزمانا چاہتا ہے پس تم نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ (المائدۃ:49)

اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین کا وارث بنا دیا اور تم میں سے بعض کو بعض پر درجات میں رفعت بخشی تا کہ وہ تمہیں ان چیزوں سے جو اس نے تمہیں عطا کی ہیں آزمائے۔ (انعام:166)

اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجے مگر وہ بالضرور کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے تھے اور ہم نے تم میں سے بعض کو بعض کے لئے ابتلاء کا ذریعہ بنا دیا کیا تم صبر کرو گے اور تیرا ربّ گہری نگاہ رکھنے والا ہے۔

(فرقان:21)

صبر کرنے کا ارشاد

اللہ صابروں کے ساتھ ہے

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (اللہ سے) صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (البقرہ:154)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب بھی کسی دستہ سے تمہاری مڈھ بھیڑ ہو تو ثابت قدم رہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

(الانفال: 47,46)

اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقینا یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے۔

(البقرہ:46)

صبر بہتر ہے

اور تمہارا صبر کرنا تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(النساء:26)

صبر اور تقویٰ

تم ضرور اپنے اموال اور اپنی جانوں کے معاملہ میں آزمائے جاؤ گے اور تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور ان سے جنہوں نے شرک کیا، بہت تکلیف دہ باتیں سنو گے اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یقیناً یہ ایک بڑا باہمت کام ہے۔ (آل عمران:187)

کیوں نہیں اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو جبکہ وہ اپنے اسی جوش میں (کھولتے ہوئے) تم پر ٹوٹ پڑیں تو تمہارا ربّ پانچ ہزار عذاب دینے والے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا۔ (آل عمران:126)

اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں بُری لگتی ہے اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پڑے تو اس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو ان کی تدبیر تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ یقینا اللہ اس کو گھیرے ہوئے ہے جو وہ کرتے ہیں۔ (آل عمران:121)

اولوا العزمی

اور جو صبر کرے اور بخش دے تو یقینا یہ اُولوالعزم باتوں میں سے ہے۔ (الشوریٰ:44)

(حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا) اے میرے پیارے بیٹے! نماز کو قائم کر اور اچھی باتوں کا حکم دے اور ناپسندیدہ باتوں سے منع کر اور اُس (مصیبت) پر صبر کر جو تجھے پہنچے یقیناً یہ بہت اہم باتوں میں سے ہے۔

(لقمان:18)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ کی مدد کرو تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو ثبات بخشے گا۔

(محمد:8)

صبر ایک عظیم نیکی ہے

... عاجزی کرنے والوں کو بشارت دے دے۔ ان لوگوں کو کہ جب اللہ کا ذکر بلند کیا جاتا ہے تو ان کے دل مرعوب ہو جاتے ہیں اور جو اس تکلیف پر جو انہیں پہنچی ہو صبر کرنے والے ہیں اور نماز کو قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ (الحج:36,35)

استقامت کا حکم

پس جیسے تجھے حکم دیا جاتا ہے (اس پر) مضبوطی سے قائم ہو جا اور وہ بھی (قائم ہو جائیں) جنہوں نے تیرے ساتھ توبہ کی ہے اور حد سے نہ بڑھو یقیناً وہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔ اور ان لوگوں کی طرف نہ جھکو جنہوں نے ظلم کیا ورنہ تمہیں بھی آگ آ پکڑے گی اور اللہ کو چھوڑ کر تمہارے کوئی سرپرست نہ ہوں گے پھر تم کوئی مدد نہیں دیئے جاؤ گے۔ (ھود:114,113)

پس اپنے ربّ کے حکم (پر عمل) کے لئے مضبوطی سے قائم رہ اور ان میں سے کسی گنہگار اور سخت ناشکرے کی پیروی نہ کر۔ (الدھر:25)

اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کر اور ان کی ایذا رسانی کو نظر انداز کر دے اور اللہ پر توکل کر اور اللہ ہی کارساز کے طور پر کافی ہے۔ (الاحزاب:49)

اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ ہم تجھ سے کسی قسم کا رزق طلب نہیں کرتے ہم ہی تو تجھے رزق عطا کرتے ہیں اور نیک انجام تقویٰ ہی کا ہوتا ہے۔ (طٰہٰ:133)

(وہ) آسمانوں اور زمین کا ربّ ہے اور اس کا بھی جو اُن دونوں کے درمیان ہے پس اس کی عبادت کر اور اس کی عبادت پر صبر سے قائم رہ کیا تُو اس کا کوئی ہم نام جانتا ہے۔ (مریم:66)

استقامت کی جزا

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا ربّ ہے، پھر استقامت اختیار کی، ان پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اس جنت (کے ملنے) سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔ ہم اس دنیوی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جس کی تمہارے نفس خواہش کرتے ہیں اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو تم طلب کرتے ہو۔ یہ بہت بخشنے والے (اور) بار بار رحم کرنے والے کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہے۔ (حٰم سجدہ:31 تا 33)

صابروں کے لئے نشانات

اگر وہ چاہے تو ہوا کو ساکن کر دے پس وہ اس (سمندر) کی سطح پر کھڑی کی کھڑی رہ جائیں یقیناً اس بات میں ہر بہت صبر کرنے والے اور بہت شکر کرنے والے کے لئے نشانات ہیں۔ (الشوریٰ:34)

پھر (جب وہ ناشکرے ہو گئے تو) انہوں نے کہا اے ہمارے ربّ! ہمارے سفروں کے فاصلے بڑھا دے اور انہوں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا تب ہم نے ان کو افسانے بنا دیا اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا یقینا اس میں ہر ایک بہت صبر کرنے والے (اور) بہت شکر کرنے والے کے لئے نشانات ہیں۔

(سبا: 20)

کیا تو نے غور نہیں کیا کہ سمندر میں کشتیاں اللہ کی نعمت کے ساتھ چلتی ہیں تا کہ وہ اپنے نشانات میں سے تمہیں کچھ دکھائے اس میں یقیناً ہر بہت صبر کرنے والے (اور) بہت شکر کرنے والے کے لئے نشانات ہیں۔

(لقمان:32)

اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو اپنے نشانات کے ساتھ (یہ اذن دے کر) بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لا اور انہیں اللہ کے دن یاد کرا یقیناً اس میں ہر بہت صبر کرنے والے (اور) بہت شکر کرنے والے کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔ (ابراہیم:6)

صبر کی جزا

برکت، رحمت اور ہدایت

اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دیدے۔ ان لوگوں کو جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ کی طرف سے برکتیں ہیں اور رحمت ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں۔ (البقرہ:156 تا 158)

بغیر حساب کے اجر

تُو کہہ دے کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو! اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو اُن لوگوں کے لئے جو احسان سے کام لیتے ہیں اس دنیا میں بھی بھلائی ہوگی اور اللہ کی زمین وسیع ہے یقیناً صبر کرنے والوں ہی کو بغیر حساب کے ان کا بھرپور اجر دیا جائے گا۔ (الزمر:11)

اجر کبیر

اور اگر ہم اسے کسی تکلیف کے بعد جو اُسے پہنچی ہو نعمت عطا کریں تو وہ ضرور کہتا ہے کہ مجھ سے سب تکلیفیں جاتی رہیں یقیناً وہ (چھوٹی سی بات پر) بہت خوش ہو جانے والا (اور) بڑھ بڑھ کر فخر کرنے والا ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے صبر کیا اور نیک اعمال بجا لائے یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے ایک بڑی مغفرت اور ایک بہت بڑا اجر ہے۔ (ھود:12,11)

صرف صابروں کو

اور ان لوگوں نے جنہیں علم عطا کیا گیا تھا کہا وائے افسوس تم پر! اللہ کا (دیا ہوا) ثواب اُس کے لئے بہت بہتر ہے جو ایمان لایا اور نیک عمل بجا لایا مگر صبر کرنے والوں کے سوا کوئی نہیں جو یہ (معرفت) عطا کیا جائے۔ (القصص:81)

اور یہ مقام عطا نہیں کیا جاتا مگر ان لوگوں کو جنہوں نے صبر کیا اور یہ مقام عطا نہیں کیا جاتا مگر اسے جو بڑے نصیب والا ہو۔ (السجدۃ:36)

مغفرت اور رحمت

پھر تیرا ربّ یقیناً ان لوگوں کو جنہوں نے ہجرت کی بعد اس کے کہ وہ فتنہ میں مبتلا کئے گئے پھر انہوں نے جہاد کیا اور صبر کیا تو یقیناً تیرا ربّ اس کے بعد بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (النحل:111)

یقیناً مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں، اللہ نے ان سب کے لئے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کئے ہوئے ہیں۔ (الاحزاب:36)

دنیا اور آخرت میں حسنات

اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی خاطر ہجرت کی اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا ہم ضرور انہیں دنیا میں بہترین مقام عطا کریں گے اور آخرت کا اجر تو سب (اجروں) سے بڑا ہے کاش وہ علم رکھتے۔ (یہ اجر ان کے لئے ہے) جنہوں نے صبر کیا اور وہ اپنے ربّ پر توکل کرتے ہیں۔ (النحل:43,42)

بالاخانے

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اس باعث کہ انہوں نے صبر کیا بالاخانے بطور جزا دیئے جائیں گے اور وہاں ان کا خیر مقدم کیا جائے گا اور سلام پہنچائے جائیں گے۔ (الفرقان:76)

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ہم ان کو جنت میں بالضرور ایسے بالاخانوں میں جگہ عطا کریں گے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے کیا ہی عمدہ اجر ہے عمل کرنے والوں کا۔ (یہ وہ لوگ ہیں) جنہوں نے صبر کیا اور اپنے ربّ پر توکل کرتے رہے۔ (العنکبوت:60,59)

باغات

(یہ باغات ان کے لئے ہیں) جو صبر کرنے والے ہیں اور سچ بولنے والے ہیں اور فرمانبرداری کرنے والے ہیں اور خرچ کرنے والے ہیں اور صبح کے وقت استغفار کرنے والے ہیں۔ (آل عمران:18)

...وہ جو اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں جب وہ عہد باندھتے ہیں اور تکلیفوں اور دکھوں کے دوران صبر کرنے والے ہیں اور جنگ کے دوران بھی یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے صدق اختیار کیا اور یہی ہیں جو متقی ہیں۔ (البقرہ:178)

بہترین انجام

اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے ربّ کی رضا کی خاطر صبر کیا اور نماز کو قائم کیا اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا اس میں سے چھپا کر بھی اور علانیہ بھی خرچ کیا اور جو نیکیوں کے ذریعہ برائیوں کو دور کرتے رہتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے گھر کا (بہترین) انجام ہے۔ (الرعد:23)

کامیاب لوگ

یقیناً آج میں نے ان کو اُس کی، جو وہ صبر کیا کرتے تھے، یہ جزا دی ہے کہ یقیناً وہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ (المومنون:112)

یہی وہ لوگ ہیں جو دو مرتبہ اپنا اجر دیئے جائیں گے بسبب اس کے کہ انہوں نے صبر کیا اور وہ بھلائی کے ساتھ برائی کو دور کرتے ہیں اور جو کچھ ہم انہیں عطا کرتے ہیں وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ (القصص:55)

جنت اور ریشم

اور اس نے اُن کو بسبب اس کے کہ انہوں نے صبر کیا ایک جنت اور ایک قسم کے ریشم کی جزا دی۔ (الدھر:13)

بہترین اعمال کے مطابق اجر

جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے اور ضرور ہم ان لوگوں کو جنہوں نے صبر کیا ان کے بہترین اعمال کے مطابق جزا دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔ (النحل:97)

اجر ضائع نہیں ہوتا

... یقیناً جو بھی تقویٰ کرے اور صبر کرے تو اللہ ہرگز احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ (یوسف:91)

سابقہ نبیوں کا صبر

صبر اور خدائی مدد

اور یقیناً تجھ سے پہلے بھی رسول جھٹلائے گئے تھے اور انہوں نے اس پر کہ وہ جھٹلائے گئے اور بہت ستائے گئے صبر کیا یہاں تک کہ ان تک ہماری مدد آ پہنچی اور اللہ کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں اور یقیناً تیرے پاس مرسلین کی خبریں آ چکی ہیں۔ (الانعام:35)

شدید ابتلاء

کیا تم گمان کرتے ہو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے جبکہ ابھی تک تم پر ان لوگوں جیسے حالات نہیں آئے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں انہیں سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ ہلا کر رکھ دیئے گئے یہاں تک کہ رسول اور وہ جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔ سنو! یقیناً اللہ کی مدد قریب ہے۔ (البقرہ:215)

نبیوں کا پیغام

اور ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم اللہ پر توکل نہ کریں جبکہ اس نے ہماری راہوں کی طرف (خود) ہمیں ہدایت دی ہے اور ہم یقیناً اس پر صبر کریں گے جو تم ہمیں تکلیف پہنچاؤ گے اور اللہ ہی پر پھر چاہئے کہ توکل کرنے والے توکل کریں۔ (ابراہیم:13)

نبیوں کا صبر

پس جب انہوں نے صبر سے کام لیا تو ان میں سے ہم نے ایسے امام بنائے جو ہمارے امر سے ہدایت دیتے تھے اور وہ ہمارے نشانات پر یقین رکھتے تھے۔ (السجدہ:25)

اولوا العزم رسول

پس صبر کر جیسے اُولوا العزم رسولوں نے صبر کیا اور ان کے بارہ میں جلد بازی سے کام نہ لے۔ (الاحقاف:36)

حضرت نوح علیہ السلام

(کشتی میں سوار ہونے کے بعد انہوں نے یہ دعا کی) اور تُو کہہ کہ اے میرے ربّ! تُو مجھے ایک مبارک اُترنے کی جگہ پر اتار اور تُو اتارنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ یقیناً اس میں بڑے بڑے نشانات ہیں اور ہم بہرحال ابتلاء لانے والے تھے۔ (المومنون:31,30)

حضرت ابراہیم علیہ السلام

اور جب ابراہیم کو اس کے ربّ نے بعض کلمات سے آزمایا اور اس نے ان سب کو پورا کر دیا تو اس نے کہا میں یقیناً تجھے لوگوں کے لئے ایک عظیم امام بنانے والا ہوں اس نے عرض کیا اور میری ذرّیت میں سے بھی اس نے کہا (ہاں مگر) ظالموں کو میرا عہد نہیں پہنچے گا۔ (البقرہ:125)

حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ

پس جب وہ (اسماعیل) اس (ابراہیم) کے ساتھ دوڑنے پھرنے کی عمر کو پہنچا اس نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً میں سوتے میں دیکھا کرتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، پس غور کر تیری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا اے میرے باپ! وہی کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے یقیناً اگر اللہ چاہے گا تو مجھے تُو صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔ پس جب وہ دونوں رضامند ہو گئے اور اس نے اسے پیشانی کے بل لٹا دیا۔ تب ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم! یقیناً تُو اپنی رؤیا پوری کر چکا ہے یقیناً اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ یقیناً یہ ایک بہت کھلی کھلی آزمائش تھی۔ (الصّٰفّٰت:103 تا 107)

حضرت اسماعیلؑ، ادریسؑ، ذوالکفلؑ

اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل (کا بھی ذکر کر وہ) سب صبر کرنے والوں میں سے تھے۔ (الانبیاء:86)

حضرت یعقوب علیہ السلام

(حضرت یعقوب کے بیٹوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا) اور وہ اس (یوسف) کی قمیص پر جھوٹا خون لگا لائے۔ اس نے کہا بلکہ تمہارے نفوس نے ایک بہت سنگین بات تمہارے لئے معمولی اور آسان بنا دی ہے پس صبرِ جمیل (کے سوا میں کیا کر سکتا ہوں) اور اللہ ہی ہے جس سے اس (بات) پر مدد مانگی جائے جو تم بیان کرتے ہو۔ (یوسف:19)

اس نے کہا (نہیں) بلکہ تمہارے نفسوں نے ایک بہت بڑے معاملہ کو تمہارے لئے ہلکا اور معمولی بنا دیا ہے پس صبرِ جمیل (کے سوا میں کیا کر سکتا ہوں) عین ممکن ہے کہ اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئے یقیناً وہی ہے جو دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔ اور اس نے ان سے توجہ پھیر لی اور کہا وائے افسوس یوسف پر! اور اس کی آنکھیں غم سے ڈبڈبا آئیں اور وہ اپنا غم دبانے والا تھا۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم! تُو ہمیشہ یوسف ہی کا ذکر کرتا رہے گا یہاں تک کہ تُو (غم سے) نڈھال ہو جائے یا ہلاک ہو جانے والوں میں سے ہو جائے۔ (یوسف:84 تا 86)

حضرت صالح علیہ السلام

(حضرت صالحؑ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا) یقیناً ہم ان کی آزمائش کے طور پر ایک اونٹنی بھیجنے والے ہیں پس (اے صالح!) تُو ان پر نظر رکھ اور صبر سے کام لے۔ اور انہیں بتا دے کہ پانی ان کے درمیان (وقت کے لحاظ سے) بانٹا جا چکا ہے پانی پینے کی ہر مقررہ باری کے اندر ہی حاضر ہونا ضروری ہے۔ (القمر:29,28)

حضرت شعیب علیہ السلام

(انہوں نے اپنی قوم سے کہا) اور اگر تم میں سے ایک گروہ اس (ہدایت) پر ایمان لے آیا ہے جسے دے کر مجھے بھجوایا گیا اور ایک گروہ ایسا ہے جو ایمان نہیں لایا تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے اور وہ فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ (الاعراف:88)

حضرت ایوب علیہ السلام

اور ہمارے بندے ایوب کو بھی یاد کر جب اس نے اپنے ربّ کو پکارا کہ یقیناً مجھے شیطان نے بہت دکھ اور عذاب دیا ہے۔ (ہم نے اسے کہا) اپنی سواری کو ایڑ لگا یہ (قریب ہی) نہانے کے لئے ٹھنڈا پانی ہے اور پینے کے لئے بھی۔ اور پھر ہم نے اسے اس کے اہلِ خانہ اور ان کے علاوہ ان جیسے اور بھی عطا کر دیئے اپنی رحمت کے طور پر اور اہلِ عقل کے لئے ایک سبق آموز ذکر کے طور پر۔ اور خشک اور تر شاخوں کا گچھا اپنے ہاتھ میں لے اور اسی سے ضرب لگا اور (اپنی) قسم کو جھوٹا نہ کر یقیناً ہم نے اسے بہت صبر کرنے والا پایا کیا ہی اچھا بندہ تھا یقیناً وہ بار بار عاجزی سے جھکنے والا تھا۔ (صٓ:42 تا 45)

حضرت موسیٰؑ اور بنی اسرائیل

اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہیں فرعون کی قوم سے نجات بخشی جو تمہیں بہت سخت عذاب دیتے تھے وہ تمہارے بیٹوں کو تو قتل کر دیتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے لئے تمہارے ربّ کی طرف سے بہت بڑی آزمائش تھی۔ (البقرہ:50)

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ سے مدد چاہو اور صبر کرو۔ یقیناً ملک اللہ ہی کا ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے گا اس کا وارث بنا دے گا اور عاقبت متقیوں کی ہی ہوا کرتی ہے۔ (الاعراف:129)

حضرت موسیٰ پر ایمان لانے والے جادوگروں کا ذکر

اس (یعنی فرعون) نے کہا کیا تم اس پر ایمان لے آئے ہو پیشتر اس کے کہ میں تمہیں اجازت دیتا؟ یقیناً یہ تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا تھا۔ پس تم عنقریب (اس کا نتیجہ) جان لو گے۔ میں ضرور تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالوں گا اور یقیناً میں تم سب کو صلیب پر لٹکا دوں گا۔ انہوں نے کہا کوئی مضائقہ نہیں۔ ہم یقیناً اپنے رب ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یقیناً ہم امید لگائے بیٹھے ہیں کہ ہمارا رب ہماری خطائیں بخش دے گا کیونکہ ہم اولین ایمان لانے والوں میں سے ہو گئے۔ (الشعراء:50 تا 52)

اور ہم نے ان لوگوں کو جو (زمین میں) کمزور سمجھے گئے تھے اس زمین کے مشارق و مغارب کا وارث بنا دیا جسے ہم نے برکت دی تھی اور بنی اسرائیل کے حق میں تیرے رب کے حسین کلمات پورے ہوئے اس صبر کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے اور ہم نے برباد کر دیا اس کو جو فرعون اور اس کی قوم کیا کرتے تھے اور جو وہ بلند عمارتیں تعمیر کرتے تھے۔ (الاعراف:138)

اور یقیناً ہم نے ان کو کسی علم کی وجہ سے سب جہانوں پر ترجیح دی تھی۔ اور ہم نے انہیں بعض نشانات عطا کئے جن میں کھلی کھلی آزمائش تھی۔ (الدخان:34,33)

حضرت طالوت علیہ السلام

پس جب طالوت لشکر لے کر روانہ ہوا تو اس نے کہا کہ یقیناً اللہ تمہیں ایک دریا کے ذریعے آزمانے والا ہے پس جس نے اس میں سے پیا اس کا مجھ سے تعلق نہیں رہے گا اور جس نے اسے (سیر ہو کر) نہ پیا تو وہ یقینا میرا ہے سوائے اس کے جو ایک آدھ مرتبہ چُلو بھر کر پی لے پھر بھی معدودے چند کے سوا ان میں سے اکثر نے اس میں سے پی لیا پس جب وہ اس (دریا) کے پار پہنچا اور وہ بھی جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے تو وہ (نافرمان) بولے کہ آج جالوت اور اس کے لشکر سے نمٹنے کی ہم میں کوئی طاقت نہیں (تب) ان لوگوں نے جو یقین رکھتے تھے کہ وہ اللہ سے ملنے والے ہیں کہا کہ کتنی ہی کم تعداد جماعتیں ہیں جو اللہ کے حکم سے کثیر التعداد جماعتوں پر غالب آ گئیں اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔(البقرہ:250)

رسول اللہؐ اور صحابہ کا صبر

اور اس کی پیروی کر جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے اور صبر سے کام لے یہاں تک کہ اللہ فیصلہ صادر کر دے اور وہ فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

(یونس:110)

یہ غیب کی ان خبروں میں سے ہے جنہیں ہم تیری طرف وحی کر رہے ہیں تُو اس سے پہلے اسے نہیں جانتا تھا اور نہ تیری قوم (جانتی تھی) پس صبر سے کام لے (نیک) عاقبت یقیناً متقیوں ہی کی ہوتی ہے۔(ھود:50)

اور صبر کر پس اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ (ھود:116)

اور تُو خود بھی صبر کر ان لوگوں کے ساتھ جو صبح بھی اور شام کو بھی اپنے ربّ کو، اس کی رضا چاہتے ہوئے، پکارتے ہیں اور تیری نگاہیں ان سے تجاوز نہ کریں اس حال میں کہ تو دنیا کی زندگی کی زینت چاہتا ہو اور اس کی پیروی نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور وہ اپنی ہوس کے پیچھے لگ گیا ہے اور اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہے۔ (الکہف:29)

پس جو وہ کہتے ہیں اس پر صبر کر اور اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کر سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب سے پہلے نیز رات کی گھڑیوں میں بھی تسبیح کر اور دن کے کناروں میں بھی تا کہ تو راضی ہو جائے۔ (طٰہٰ:131)

پس صبر کر اللہ کا وعدہ یقیناً سچا ہے اور وہ لوگ جو یقین نہیں رکھتے وہ ہرگز تجھے بے وزن نہ سمجھیں۔(الروم:61)

صبر کر اس پر جو وہ کہتے ہیں اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کر جو بڑی دسترس والا تھا یقیناً وہ عاجزی سے بار بار جھکنے والا تھا۔(صٓ:18)

پس صبر کر یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنی بھول چوک کے تعلق میں استغفار کر اور اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ شام کو بھی تسبیح کر اور صبح بھی۔(المومن:56)

پس تو صبر کر یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے ہم چاہیں تو تجھے اس اِنذار میں سے کچھ دکھا دیں جس سے ہم انہیں ڈرایا کرتے تھے یا تجھے وفات دے دیں تو بہرحال وہ ہماری طرف ہی لوٹائے جائیں گے۔(المومن:78)

پس صبر کر اس پر جو وہ کہتے ہیں اور اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ (اس کی) تسبیح کر سورج کے طلوع سے پہلے اور غروب سے پہلے بھی۔(قٓ:40)

اور اپنے ربّ کے حکم کی خاطر صبر کر پس یقیناً تُو ہماری آنکھوں کے سامنے (رہتا) ہے اور اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کر جب تُو اٹھتا ہے۔(الطور:49)

سو اپنے ربّ کے فیصلے کے انتظار میں صبر کر اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو جب اس نے (اپنے ربّ کو) پکارا اور وہ غم سے بھرا ہوا تھا۔(القلم:49)

پس صبر جمیل اختیار کر۔(معارج:6)

اور صبر کر اُس پر جو وہ کہتے ہیں اور اُن سے اچھے رنگ میں جدا ہو جا۔ (المزمّل:11)

اور اپنے ربّ ہی کی خاطر صبر کر۔ (المدّثّر:8)

اور تو صبر کر اور تیرا صبر اللہ کے سوا اور کسی کی خاطر نہیں اور تُو ان پر غم نہ کر اور تُو اس سے تنگی میں نہ پڑ جو وہ مکر کرتے ہیں۔(النحل:128)

جب وہ تمہارے پاس تمہارے اوپر کی طرف سے بھی اور تمہارے نشیب کی طرف سے بھی آئے اور جب آنکھیں پتھرا گئیں اور دل (اچھلتے ہوئے) ہنسلیوں تک جا پہنچے اور تم لوگ اللہ پر طرح طرح کے گمان کر رہے تھے۔ وہاں مومن ابتلاء میں ڈالے گئے اور سخت (آزمائش کے) جھٹکے دیئے گئے۔

(الاحزاب:12,11)

اے نبی! مومنوں کو قتال کی ترغیب دے اگر تم میں سے بیس صبر کرنے والے ہوں تو وہ دوسو پر غالب آ جائیں گے اور اگر تم میں سے ایک سو (صبر کرنے والے) ہوں تو وہ کفر کرنے والوں کے ایک ہزار پر غالب آ جائیں گے کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو کچھ سمجھتے نہیں۔ سرِدست اللہ نے تم سے بوجھ ہلکا کر دیا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تم میں ابھی کمزوری ہے پس اگر تم میں سے ایک سو صبر کرنے والے ہوں تو وہ دوسو پر غالب آ جائیں گے اور اگر تم میں سے ایک ہزار (صبر کرنے والے) ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے دوہزار پر غالب آ جائیں گے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔(الانفال:67,66)

صبر کے لئے دعائیں

... اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔(البقرہ:251)

... اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر انڈیل اور ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے۔

(الاعراف:127)

... اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

(آل عمران:148)

بقیہ نماز جنازہ حاضر و غائب از صفحہ نمبر 2

غریبوں کے ہمدرد، خوش اخلاق، بے ضرر اور خلافت سے بہت پیار کا تعلق رکھنے والے انسان تھے۔

7۔ مکرمہ سیدہ صدیقہ خاتون صاحبہ (اہلیہ مکرم سید ابوصالح صاحب مرحوم۔ سابق صدر جماعت کٹک اڑیسہ۔ انڈیا)

24 مئی 2017ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم وصلوۃ کی پابند، مہمان نواز، صابرہ و شاکرہ اور بہت نافع الناس خاتون تھیں۔ مرکز سے آنے والے مہمانوں کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو بیٹے واقف زندگی ہیں جن میں سے بڑے بیٹے مکرم طاہر احمد صاحب کلیم قادیان میں نائب ناظر بیت المال خرچ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اسی طرح آپ کے ایک نواسے مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب بھی واقف زندگی ہیں اور نور ہسپتال میں خدمت بجا لا رہے ہیں۔

8۔ مکرم مبشر احمد صاحب (ابن مکرم بشارت احمد صاحب گجر۔ چکالہ۔ راولپنڈی)

27 فروری 2017ء کو 32 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے چکلالہ میں زعیم خدام الاحمدیہ اور معتمد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ قبل ازیں مجلس 591 گ ب گنگا پور ضلع فیصل آباد میں بھی قائد مجلس کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ تعلیم کا بہت شوق تھا۔ بہت مخلص اور باوفا نوجوان تھے۔

9۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب (دارالعلوم شرقی ربوہ)

23 فروری 2017ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ جوانی کے ایام میں قادیان میں ڈیوٹیاں دینے کی توفیق پائی۔ سیالکوٹ میں پہلے حلقہ اراضی یعقوب اور بعدازاں فتح گڑھ میں صدر کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ آپ کا گھر نماز سنٹر کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ آپ ایک نڈر داعی الی اللہ اور سب کا بہت احترام کرنے نہایت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ خلافت سے بے انتہا محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔

10۔ مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ۔ جرمنی (اہلیہ مکرم محمد داؤد صاحب۔ سابق کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

25 مئی 2017ء کو تقریباً 84 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت منشی سربلند خان صاحبؓ کی پوتی اور حضرت قاری محمد عبداللہ صاحبؓ کی نواسی تھیں جو کہ حضرت مسیح موعو علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ لاہور میں سینکڑوں خواتین اور بچوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھایا۔ 1988ء میں جرمنی آنے کے بعد یہاں بھی تعلیم القرآن کا سلسلہ جاری رکھا۔ جرمنی کے علاوہ یورپ، امریکہ اور کینیڈا میں مقیم بہت سی خواتین اور بچوں کو ٹیلی فون کے ذریعہ قرآن کریم پڑھاتی رہیں۔ بہت خوش اخلاق، مہمان نواز، خدمت خلق کے لئے ہر وقت تیار رہنے والی بہت مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کھلے دل سے کیا کرتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے اشعار اور نظمیں زبانی یاد تھیں اور مختلف مواقع پر پڑھتی بھی رہتی تھیں۔ مرحومہ کی نیک تربیت ان کی اولاد میں بھی نظر آتی ہے۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

مجلس انصاراللہ آئیوری کوسٹ کے دسویں

سالانہ اجتماع کا کامیاب وبابرکت انعقاد

ملک کے دس ریجن سے انصار کی نمائندگی۔ مرکزی موضوع 'عصر حاضر اور رسول کریم ﷺ کی پیشگوئیاں'۔ نماز تہجد باجماعت۔ درس قرآن کریم کا التزام۔ انصار کے مابین دلچسپ علمی و ورزشی مقابلہ جات

(رپورٹ: باسط احمد مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ)

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے مجلس انصاراللہ آئیوری کوسٹ کا دسواں سالانہ اجتماع 14-15 اپریل 2017ء بروز جمعہ، ہفتہ مہدی آباد آبدجان میں منعقد ہوا۔ ملک بھر سے انصار کے قافلے 13 اپریل کی شام تک مہدی آباد پہنچ چکے تھے۔ پروگرام کے مطابق اجتماع کا آغاز 14 اپریل بروز جمعۃ المبارک صبح چار بجے نماز تہجد باجماعت کی ادائیگی سے ہوا۔ نماز تہجد کی امامت کے فرائض مکرم شمس الدین صاحب تراؤرے نے سرانجام دیے۔ نماز فجر کے بعد 'شروط الصلوٰۃ' کے عنوان سے درس قرآن بھی آپ ہی نے دیا۔ ناشتہ کے بعد صبح 9 بجے افتتاحی اجلاس کی کارروائی پرچم کشائی کی تقریب سے شروع ہوئی مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب امیر و مشنری انچارج نے لوائے انصاراللہ لہرایا جبکہ مکرم الحسن تیرو صاحب صدر مجلس انصاراللہ نے قومی پرچم لہرایا۔ مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔

افتتاحی اجلاس کی باقاعدہ کاروائی تلاوت قرآن کریم سے مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی ترجمہ کے بعد مکرم کونے اسحٰق نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم اردو کلام ترنم سے پڑھا۔ صدر مجلس انصاراللہ مکرم الحسن تیرو صاحب نے عہد دہرایا اور خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ جس کے بعد اجتماع کے مرکزی موضوع 'عصر حاضر اور رسول ﷺ کی پیشگوئیاں' پر مکرم بالو احمد صاحب لوکل معلم نے بزبان جُولا مدلّل اور سیر حاصل تقریر کی۔ مکرم وترا عبدالرحمٰن لوکل معلم نے اس کا فرنچ زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ تقریر میں امام آخر الزمان کے عہد کی پیش گوئیوں اور ان کے حیرت انگیز طور پر پورے ہونے کے بارہ میں روشنی ڈالی گئی۔ ٹھیک بارہ بجے نماز جمعہ کے لیے اذان دی گئی اور حاضرین نے M-T-A کی وساطت سے حضور انور کا خطبہ جمعہ جرمنی سے live سنا۔ اس مقصد کے لیے سٹیج پر اور پنڈال میں بڑی بڑی سکرینز نصب کی گئی تھیں۔ حضور انور کے خطبہ کے بعد مکرم امیر صاحب نے مقامی طور پر خطبہ دیا جس میں نمازوں کی طرف توجہ دلائی گئی نیز انصار کے عہد اور ذمہ داریوں کا بھی ذکر کیا۔ نماز جمعہ وعصر کی ادائیگی کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔ جس کے بعد اجتماع کے دوسرے سیشن کے پروگرامز منعقد ہوئے۔ اس سیشن میں انصار کے مابین ورزشی مقابلہ جات دوڑ۔ لیموں ریس۔ کلائی پکڑنا۔ نشانہ غلیل منعقد ہوئے جن میں انصار نے بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ نماز مغرب عشاء کی ادائیگی کے بعد اجتماع گاہ میں ہی ایک پروجیکشن کا پروگرام ہوا جو کہ صحت کے حوالہ سے تھا۔ مکرم ڈاکٹر احمد قولی بالی صاحب

باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں

تقریر برموقع جلسہ سالانہ برطانیہ 2016ء

خلافت جوبلی 2008ء پر دہرایا جانے والا

مقدس عہد اور ہمارا فرض

سید مبشر احمد ایاز

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا [الاحزاب:25]

ترجمہ: مومنوں میں ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اُسے سچا کر دکھایا پس اُن میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی منّت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے ہرگز (اپنے طرزِ عمل میں) کوئی تبدیلی نہیں کی۔

’’آج ..... ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضہ کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول ﷺ کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔ ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا! تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللّٰھم آمین، اللّٰھم آمین، اللّٰھم آمین‘‘

خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے: خلافت جوبلی 2008ء پر دہرایا جانے والا مقدس عہد اور ہمارا فرض۔

مذاہب کی تاریخ اور قرآن کریم کے مطالعہ سے بخوبی علم ہوتا ہے کہ کسی بھی فرد اور قوموں کی زندگیوں میں عہد و پیمان کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ قرآن کریم نے کہیں یہ فرمایا ہے وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا عہد پورے کیا کرو کہ ہر عہد کے بارہ میں پوچھا جائے گا تو کہیں یہ فرمایا کہ جس نے اللہ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو پورا کیا تو اس کو بہت بڑا اجر دیں گے۔ (الفتح 11) اور کہیں یہ انذار بھی ہے کہ عہد شکنی کرنے والے الخاسرون، سخت گھاٹا پانے والے ہیں۔

قوموں سے عہد و پیمان کی ایک بہت نمایاں مثال بنی اسرائیل کی ہے۔ فرمایا: يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ۔ اے بنی اسرائیل اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی اور میرے عہد کو پورا کرو، میں بھی تمہارے عہد کو پورا کروں گا اور بس مجھ سے ہی ڈرو۔ (بقرۃ :41)

اسی عہد کی بدولت بنی اسرائیل نبوت و خلافت جیسی عظیم الشان نعمت کی وارث ٹھہری، اس دینی اور روحانی نعمتوں کے ساتھ ساتھ دنیاوی سلطنت کی وسعتوں کا بھی کوئی شمار نہ تھا۔ خدا کا ہاتھ ان پر تھا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے خود خدا ان کے ساتھ ہر میدان میں آن کھڑا ہوا کرتا۔ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ دین و دنیا کی کون سی نعمت ہوگی جو ان کے پاس نہ تھی۔ لیکن جب انہوں نے اپنے اس کئے ہوئے عہد کو فراموش کر دیا۔ تو پھر خدا نے بھی یہ انعامات واپس لینے شروع کر دئے۔ اور مسیح ناصری کو بھیج کر اس عہد کو ختم کرنے کا اشارہ کر دیا کہ اب تم اس قابل نہیں رہے کہ خدا کی نعمتوں کی حامل اور وارث قوم کہلا سکو۔ اور پھر یہ قوم راندۂ درگاہ قرار پائی۔ خدا تعالیٰ نے انہیں سؤر اور بندر کہہ کر پکارا۔ اور ہمیشہ کے لئے ذلّت کی خاک چاٹنے والی قوم قرار دیا۔ اور یہ عہد شکن قوم خدا کے غضب کا ایسی شکار ہوئی کہ مومنوں کو یہ دعا سکھائی گئی غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ کہ اے خدایا ہمیں کبھی بنی اسرائیل جیسی قوم کی طرح نہ بنا دینا کہ جو پھر تیرے اس طرح کے غضب کا شکار ہو گئے۔

اور اب صدیوں کے بعد امت محمدیہ میں آنے والا مسیح محمدی ایک نشان قرار پایا اور خدا تعالیٰ نے ایک اور قوم کا انتخاب کیا۔ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ، اب عہد کی کمان اس قوم کی جھولی میں رکھی گئی کہ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے عہدوں کو نباہنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔

خدائی پیش خبریوں کے مطابق جو مسیح آیا اس نے خدائے احد و صمد کی توحید اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت و تقدس کا جھنڈا بلند کیا۔ اور اپنے مسیحائی انفاس سے صدیوں کے مردوں کو زندہ کر دیا۔ سالوں کے لاعلاج بیمار دستِ عیسیٰ سے شفا پاتے ہوئے خدائے کریم و منان کی گود میں بٹھا دئے گئے۔ اور جب وہ جانے لگا تو جاتے ہوئے ہمیں یہ کہہ کر گیا کہ دیکھو میں تو جا رہا ہوں لیکن خوشخبری ہو کہ مجھے بھیجنے والا خدا تمہیں کبھی نہیں چھوڑے گا۔ میں اس کو تمہارے پاس چھوڑے جا رہا ہوں۔ اور وہ یہ بھی وصیت کر کے گیا کہ بشر ہونے کے ناطے مجھے تو جانا ہی ہے لیکن یاد رکھنا میرے بعد جو خلیفہ ہوگا وہ میرا ہی جانشین ہوگا اور اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ ان برکتوں کو جاری و ساری رکھے گا جو میرے وجود سے وابستہ تھیں۔ آپؑ نے تحریر فرمایا:

’’خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہوسکتا ہے جو ظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔۔۔ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظلّ ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔‘‘

[شہادت القرآن: روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 355–356]

پس اے جماعت احمدیہ! یہ خوش نصیبی مبارک ہو کہ خلافت جیسی عظیم الشان اور عالی مرتبت نعمت سے تم نوازے گئے ہو۔ اور مبارک ہو کہ اس ذوالمجد والعطاء کی نظر اب ہم پر پڑی کہ وہ ہم سے اپنے عہد و پیمان باندھے۔ اس پر جتنا بھی شکر کریں کم ہے

اگر ہر بال ہو جائے سخن ور
تو پھر بھی شکر ہے امکاں سے باہر

اسلام کی سربلندی اور استحکامِ خلافت کے عہد اس سے پہلے بھی جماعت دہراتی رہی ہے۔ اور صرف زبان سے ہی نہیں بلکہ اپنے عمل سے بھی اس عہد کو پورا کرتی رہی ہے۔ کچھ اسی طرح کا ایک عہد اس عہد سے ٹھیک ایک سو سال پہلے ایک اکیلے شخص نے جانے والے کے سرہانے کھڑے ہو کر دہرایا تھا۔ 26 مئی 1908ء کو۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے! آپ اپنی زندگی کے ان عہد آفریں لمحات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آخری لمحے تھے اور آپ کے اردگرد مرد ہی مرد تھے ۔ میں وہاں جگہ بنا کر آپ کے سرہانے کی طرف چلا گیا۔ میں وہاں کھڑا ہوا اور میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی آنکھ کھولتے ادھر ادھر پھیرتے پھر بند کر لیتے ...... کئی دفعہ آپ نے اسی طرح کیا۔ آخر آپ نے زور لگا کر ..... اپنی آنکھ کو کھولا اور نگاہ کو چکر دیتے ہوئے سرہانے کی طرف دیکھا۔ نظر گھومتے گھومتے جب آپ کی نظر میرے چہرے پر پڑی تو مجھے اس وقت ایسا محسوس ہوا جیسے آپ میری ہی تلاش میں تھے اور مجھے دیکھ کر آپ کو اطمینان ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے آنکھیں بند کر لیں۔ آخری سانس لیا اور وفات پا گئے۔ ...... آپ کی وفات کے معاً بعد کچھ لوگ گھبرائے کہ اب کیا ہوگا۔ ..... میں نے ان کو یہ کہتے سنا کہ اب جماعت کا کیا حال ہوگا تو مجھے یاد ہے کہ گو میں اس وقت انیس سال کا تھا مگر میں نے اسی جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سرہانے کھڑے ہو کر کہا کہ۔ ..... اے خدا! میں تجھ کو حاضر ناظر جان کر تجھ سے سچے دل سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت احمدیت سے پھر جائے تب بھی وہ پیغام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ تو نے نازل فرمایا ہے میں اس کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلاؤں گا۔‘‘

یہ وہ عہد تھا۔ جو اس ایک شخص نے کیا۔ ایک مقدس ہستی کے سرہانے کھڑے ہو کر ایک اولوا العزم کا مقدّس عہد۔ اور پھر ایک دنیا نے دیکھا کہ اس اکیلے شخص نے کس طرح اپنے عہد کو پورا کیا۔

کر نہیں سکتا کوئی انکار عالَم ہے گواہ
جو کہا تھا اس نے آخر کر دکھایا بالیقیں
صَرف کر ڈالیں خدا کی راہ میں سب طاقتیں
جان کی بازی لگا دی قول پر ہارا نہیں

اور پھر ایک دنیا نے دیکھا کہ اس مقدس عہد کو خدا نے وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا اپنے فضل کے ہاتھوں سے قبول کیا اور ایسا پروان چڑھایا کہ اس عہد میں پھر وہ اکیلا نہیں رہا۔ ایک جماعت عطا ہوئی۔ خلافت سے محبت کرنے والی ، اپنی جانوں کا نذرانہ اپنی ہتھیلیوں پر لئے پھرنے والی جماعت، اپنی زندگیوں کو خدا کی خاطر خلافت کے حضور پیش کرنے والی واقفین کی جماعت، اپنے خون پسینے سے جمع کئے جانے والے مالوں کو خلیفہ کے قدموں پر نچھاور کرنے والی جماعت، اپنے وقت کو، اپنی اولادوں اور عزیز رشتہ داروں اور تمام تر تعلقات کو خلافت کے راستے قربان کرنے والی جماعت۔

خلافت سے پیار کرنے والی اس قوم کی ایک سو آٹھ سالہ تاریخ گواہ ہے کہ اس نے جو بھی عہد کیا اس کو پورا کر دکھایا۔ برّاعظم افریقہ کے صحرا اور سرسبز و شاداب آبادیاں گواہ ہیں کہ مسیح محمدی کے ان دیوانوں نے، بھوکے پیاسے رہ کر خدائے واحد و یگانہ کی توحید کا پیغام پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ یہ جو برّاعظم افریقہ سے آئے ہوئے پیارے اس جلسہ گاہ میں موجود ہیں۔ ان کے سینوں میں خلافت سے محبت اور ایمان کی روشنی جو کہ سورج کو بھی شرمندہ کرتی ہے۔ خلافت سے محبت کرنے والے یہ اُنہیں مبلغین کی قربانیوں کا ثمرہ ہے۔ مولوی ظہور حسین صاحب بخارا کے زخم گواہ ہیں کہ روس کی سنگلاخ یخ بستہ آبادیوں اور جیل کی کوٹھڑیوں میں بند رہنے کے باوجود ایک خدا اور اس کے رسول محمد ﷺ کا پیغام پہنچانا بند نہیں کیا۔ امریکہ میں جانے والے پہلے مبلغ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی روح آج بھی ہمیں بتا رہی ہے کہ امریکہ کی جیلوں میں بند رہنے کے باوجود انہوں نے توحید کا جھنڈا اتھامے رکھا۔ نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا اور یورپ کے کلیساؤں میں اذانیں دینے والے بھی وہی خلافت کے فدائی تھے کہ جو اپنے عہد کو پورا کرنے کے لئے اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر ان ملکوں میں چلے آئے اور بھوکے پیاسے رہ کر اس عہد کو پورا کیا اور آج اسی عہد کا یہ پھل ہے کہ خدا کے فضل سے پورے یورپ کیا پوری دنیا میں احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔

اور یہی وہ جاں نثار تھے کہ جنہوں نے شہادت گہ میں قدم رکھا تو بڑے ناز سے رکھا۔ ان شہیدوں کے خونچکاں کفنوں پر تاریخ کی سنہری کرنوں کے کروڑوں بناؤ ہیں۔ شہداء کے نورانی وجودوں کی یہ روپہلی کرنیں مظفر شہید کی روح کی شکل میں امریکہ میں بھی جگمگا رہی ہیں۔ ایسے جاں نثاروں کی محبت و وفا کا سورج انڈونیشیا اور انڈیا اور افغانستان اور بنگلہ دیش میں بھی پوری آب و تاب سے چمک رہا ہے۔ اور پاکستان کے احمدی بھی اپنے عہدوں میں کبھی پیچھے نہیں رہے۔ وہاں کی مائیں اپنے سہاگ قربان کرنے کے بعد بھی خلافت کی محبت سے چُور پُرعزم ہاتھوں سے اپنے بچوں کا بناؤ سنگھار کرتی ہیں اور اگلے جمعہ کے لئے تیار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ اے میرے دل کے ٹکڑو کہ جنہیں میں نے اپنے خون جگر سے پالا ہے تمہیں قسم ہے کہ آج مسجد کی اگلی صف میں اسی جگہ بیٹھنا کہ جہاں پچھلے جمعہ تمہارا باپ شہید ہوا تھا۔

جماعت کی تاریخ اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ایسے ہزاروں لاکھوں دیوانوں سے بھری پڑی ہے۔ آج بھی اور اس سے پہلے بھی۔۔۔۔

اپنے فرائض سے سرشار جاں نثار عشاق کی اسی محبت و وارفتگی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے ایک بار فرمایا تھا کہ:

’’خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لمحہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔ خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں میں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں، میں انہیں پہاڑوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لئے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں۔ میں انہیں جلتے ہوئے تنوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ تنوروں میں کود کر دکھا دیں۔ اگر خودکشی حرام نہ ہوتی اگر خودکشی اسلام میں ناجائز نہ ہوتی تو میں تمہیں اس وقت دکھا سکتا تھا

کہ جماعت کے سوآدمیوں کو میں اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہوجانے کا حکم دیتا اور وہ سو آدمی اسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کر مرجاتا''۔

(الفضل ربوہ 18 فروری 1958ء صفحہ 17–18)

پس اے میرے عزیز ترین سننے والو! عہد خلافت کو نباہتے ہوئے ہماری بزرگ اسلاف کی تاریخ بہت خوبصورت اور قابل رشک ہے۔ یہ سچ مچ وہ لوگ تھے کہ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ جس بات کا اپنے خدا سے عہد کیا پھر اس کو سچ کر دکھایا۔

اب 2008ء کی 27 مئی کو ہم نے ایک مقدّس عہد کیا ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم پہلوں سے کہیں بڑھ کر محبت وعقیدت کے ساتھ ہر قسم کی قربانی کے ساتھ اس عہد میں ایسے رنگ بھریں کہ گزشتہ تاریخ کی داستانوں کے رنگوں میں مزید نکھار اور چمک پیدا ہونے لگے۔ یہ عہد ہمیں اپنے وہی فرائض اور ذمہ داریوں کی یاد دلاتا ہے کہ جن کو ہمارے پہلوں نے بڑے احسن رنگ میں پورا کیا تھا۔ اگر ہم خلافت کی نعمت سے کماحقہ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہم اس عہد سے سرخرو ہوں اور ہماری نسلیں بھی اس بابرگ وبار شجر سایہ دار کے شیریں پھل کھانے والی ہوں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم خلیفۂ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہنے کے لئے آگے بڑھیں۔ آپ نے وہ آواز خطبہ میں دی ہو، یا خطاب میں وہ غانا میں فرمائی ہو یا کینیڈا میں، ہم میں سے ہر ایک احمدی پہلا مخاطَب اپنے آپ کو سمجھے۔ ہر احمدی کا دل اطاعت وفرمانبرداری میں اس صحابیٔ رسول کی طرح ہو کہ جس نے گلی میں چلتے ہوئے رسول پاک ﷺ کی آواز سنی کہ بیٹھ جائیں۔ تو وہ وہیں بیٹھ گیا۔ کسی نے کہا کہ حضور ﷺ نے تو مسجد میں موجود لوگوں سے فرمایا ہے۔ اس نے کہا کہ ایسا ہی ہوگا لیکن میرے کانوں میں یہ آواز پڑی ہے تو میں نے نہیں چاہا کہ اس پیارے کی آواز میرے کانوں میں پڑے اور اس پر عمل نہ کروں۔

خدا کے فضل سے آج ہر احمدی کا دل خلافت سے ایسی ہی محبت واطاعت کے ساتھ دھڑکتا ہے۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی پیاری جماعت کے اسی اخلاص ووفا کا ذکر کرتے ہوئے ایک بار فرمایا تھا:

''حیرت ہے کہ ابھی تک دنیا کو، ان لوگوں کو خاص طور پر یہ نہیں پتہ چلا کہ احمدی کیا چیز ہیں؟ گزشتہ ایک سو بیس سالہ احمدیت کی زندگی کے ہر ہر سیکنڈ کے عمل نے بھی ان کی آنکھیں نہیں کھولیں۔ یہ ایک امام کی آواز پر اٹھنے اور بیٹھنے والے لوگ ہیں۔ یہ اس مسیح موعود کے ماننے والے لوگ ہیں جو اپنے آقا ومطاع حضرت محمد مصطفی ﷺ کی تعلیم کو دنیا میں رائج کرنے آیا تھا۔ جنہوں نے جانور طبع لوگوں کو انسان اور انسانوں کو باخدا انسان بنایا تھا۔ پس یہ وہ لوگ ہیں، یہ وہ مائیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت میں پیدا کی ہیں۔ قربانیوں کی عظیم مثال ہیں۔...... پس اے احمدی ماؤں! اس جذبے کو اور ان نیک اور پاک جذبات کو اور ان خیالات کو کبھی مرنے نہ دینا۔ جب تک یہ جذبات رہیں گے، جب تک یہ پُرعزم سوچیں رہیں گی، کوئی دشمن کبھی جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتا۔

(خطبات مسرور جلد 8 صفحہ 255–256 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 04 جون 2010ء)

پس ہمارا سب سے پہلا اور سب سے آخری فرض یہی ہے کہ خلافت کی طرف سے اٹھنے والی آواز کی طرف کان دھریں۔ اور جان لیں کہ اس آواز کے ساتھ خدا کی آواز ہے۔ اس آواز کو معمولی نہ سمجھیں کہ ہماری تمام تر فلاح اور کامیابی اسی آواز کی اطاعت میں ہے۔ ہمارا دین ہو یا دنیا، یہ جہان ہو یا اگلا جہان اسی آواز پر لبیک کہنے سے سنورے گا۔ یہ جو عہد ہم نے دہرایا ہے یہ جو فرائض اور ذمہ داریاں ہماری بتارہا ہے وہ فرائض بھی آج ہمیں ہمارے اسی پیارے امام کے ارشادات سے ہی معلوم ہوں گے۔ ہمارے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسلسل یہ فرمارہے ہیں کہ ''دعائیں کریں، دعائیں کریں، دعائیں کریں۔'' [اور خدا کے فضل سے خلیفہ وقت کی دعائیں اور دعاؤں کی طرف توجہ دلانا ہے کہ ان کا ثمرہ ہم کھا رہے ہیں کہ جو پہلے سالوں میں اگر ایک بار پھل لگتا تھا تو اب یوں لگتا ہے کہ وہی شجرہ مبارکہ اب سال میں کئی بار پھل دے رہا ہے۔]

پھر حضور انور فرمارہے ہیں کہ پنجوقتہ نمازیں اس کی شرائط کے مطابق ادا کریں، آپ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ پر درود کثرت سے پڑھیں، آپ کی سیرت طیبہ اور اسلام کی تعلیم پر خود بھی عمل کریں اور دنیا کو بھی اس خوبصورت تعلیم سے آگاہ کریں، کہ آپ کی مقدّس ذات بابرکات پر حملہ کرنے والوں کا صحیح جواب یہ ہے کہ وہ آپ کی سیرت وسوانح سے آگاہ ہوجائے۔

آپ فرمارہے ہیں: کہ توحید کا پیغام دینے والی تم قوم ہو، اس لئے خبردار کہ کبھی بھی شرک کا واہمہ بھی دلوں میں نہ آنے پائے،

آپ فرمارہے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے دو ہی بڑے مقصد تھے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد اس لئے نہ تو اللہ کے حقوق کی ادائیگی میں سستی ہو اور نہ ہی بندوں کے حقوق ادا کرنے میں کوئی کوتاہی ہو۔

آپ فرمارہے ہیں: صرف اس بات پر پریشان نہیں ہوجانا چاہئے کہ ایک ملک میں ابتلا یا امتحان کا دور لمبا ہوگیا۔ بلکہ یہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وسعتیں کہاں تک پھیل رہی ہیں۔

آپ فرمارہے ہیں: ہمیں بہت زیادہ فکر کرنی چاہئے، اُن لوگوں کو جن کے باپ دادا نے احمدیت قبول کی، جنہوں نے احمدیت قبول کر کے ہم پر بہت بڑا احسان کیا کہ ہم نے کبھی اُن کے نام کو بٹّہ نہیں لگنے دینا۔

آپ فرمارہے ہیں: آج دنیا کو آفات سے بچانے اور اس کا خدا سے تعلق جوڑنے کی ذمہ داری ہر احمدی پر ہے۔ پس اس کے لئے ہم جب تک انفرادی اور اجتماعی کوشش نہیں کریں گے، ہر ایک اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش نہیں کرے گا، ہم احمدِ ثانی کے حقیقی ماننے والوں میں شامل ہونے والے نہیں کہلا سکتے۔

آپ فرمارہے ہیں: جماعت کی ویب سائٹ ایم ٹی اے اور alislam حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ کو پہنچانے اور ہر احمدی کی تربیت اور خلافت سے جوڑنے کا ذریعہ ہیں۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس کے ساتھ جڑنے کی کوشش کریں۔

آپ فرمارہے ہیں: ہمیشہ سمجھیں کہ آپکے ہاتھ کے پیچھے آج احمدیت اور حقیقی اسلام کا چہرہ ہے جسے آپ نے کبھی نقصان نہیں پہنچنے دینا اور ہر وقت چوکس رہنا ہے اور ہر احمدی نے خلافت احمدیہ کی حفاظت کے لئے جان، مال، وقت اور عزت قربان کرنے کا جو عہد کیا ہے اسے پورا کرنا ہے۔

ابھی دو جمعہ قبل 29 جولائی کے خطبہ میں ہمارے امام نے جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

''۔۔۔ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں کہ ہم اسلام کا امن کا پیغام دنیا میں ہر جگہ پہنچائیں۔۔۔اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام وہ مذہب ہے جس نے دنیا میں پھیلنا ہے انشاء اللہ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ اب احمدیت کے ذریعہ سے ہونی ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا ہوا ہے لیکن ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ یہ ترقی کے نظارے ہم اپنی زندگیوں میں دیکھ سکیں اور ہماری کمزوریاں اور کوتاہیاں اس ترقی کو ہم سے دور کرنے والی نہ ہوں۔ پس اپنی پردہ پوشی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے ہمیں محنت اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ......اور صدقات پر توجہ دینی چاہئے۔''

اور حضور انور کے اس ارشاد کو بھی کبھی نہ بھولیں وگرنہ فرائض کی ادائیگی تو دور کی بات ہے ہم کہیں کے بھی نہیں رہیں گے۔ آپ فرماتے ہیں:

''جو اپنے زعم میں اپنے آپ کو کسی مقام پر پہنچا ہوا سمجھتے ہیں، یہ سمجھتے ہیں کہ اُن کو کوئی مستقل مقام مل گیا ہے یا ایسے مقام پر پہنچ گئے ہیں جہاں وہ محفوظ ہو گئے ہیں۔ جب کبھی انسان کو یہ خیال آیا چاہے وہ کتنا بھی پارسا ہو تو سمجھو کہ روحانی لحاظ سے وہ مارا گیا اور شیطان کے شکنجے میں آ گیا۔''

اگر ہمیں اپنے فرائض احسن رنگ میں ادا کرنے ہیں تو ہمیشہ اپنے امام کی اس نصیحت کو پلے باندھ لیں جس میں آپ نے فرمایا:

''اگر کسی عہدیدار کے دل میں کبھی مَیں آئے یا خود پسندی پیدا ہو تو اسے استغفار کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ پس جماعت احمدیہ کی ترقی میں نہ علماء کی علمیت کام دے رہی ہے، نہ عقلمند کی عقل کام دے رہی ہے، نہ دنیاوی علم رکھنے والے کا علم وہنر کام دے رہا ہے۔ اگر کسی دینی علم رکھنے والے، اگر کسی عقلمند کی عقل، اگر کسی دنیاوی علم والے کی علمیت، اگر ماہرین کے ہنر جماعت کے کاموں میں غیر معمولی نتائج پیدا کر رہے ہیں تو یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی وجہ سے ہے۔''

یہاں خاکسار حضرت سید محمد اسماعیل صاحب شہیدؒ کی ایک عارفانہ تحریر آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہے جو خلیفہ کی عظیم شان اور مقام کو واضح کرتی ہے۔ اور ہمارے فرائض کے لئے بھی فکر انگیز ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

'' خلیفہ خدائے رب العالمین کا سایہ اور انبیاء و مرسَلین کا ہمسایہ ہے۔ کیونکہ وہ ترقئ دین کا سرمایہ اور خدا تعالیٰ کے مقرب فرشتوں کا ہم مرتبہ ہے۔ وہ دائرۂ امکان کا مرکز، جمیع کائناتِ عالَم کا جائے فخر اور اہل عرفان کا افسر ہے۔ وہ افراد انسانی کا رہبر ہے۔ اس کا دل خدائے رحمن کی تجلّی کا عرش اور اس کا سینہ رحمت کا ایک بیکراں سمندر ہے۔ اس کا اقبال خدا تعالیٰ کے جلال کا پرتو اور اس کی مقبولیت جمال ربانی کا عکس ہے۔ اس کا قہر قضا وقدر کی تلوار۔ اور اس کا کرم منبعِ عطا ہے۔ اس کا مقابلہ خدا تعالیٰ کی تقدیر کا مقابلہ اور اس کی مخالفت رب قدیر کی مخالفت ہے۔ ہر کمال جو اس کی خدمت گزاری میں خرچ نہ ہو، پرخلل خیال ہے۔ اور ہر علم جو اس کی عظمت وشان کے بیان کے کام نہ آئے، سراسر باطل اور محال وہم ہے۔ ہر صاحب کمال جو اپنا موازنہ اس کیساتھ کرنا چاہے وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کی راہ پر چلتا ہے۔ اہل کمال کی علامت یہی ہے کہ وہ اس کی خدمت میں مشغول رہیں اور اس کی اطاعت میں اپنے آپ کو لگا رکھیں۔''

(منصب امامت۔ شائع کردہ گوشہ ادب ملتان۔ صفحہ 62–63)

یہ خدا کا سراسر فضل و احسان ہے کہ اس نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو ایسی جماعت عطا فرمائی کہ جن کے دل اخلاص ووفا کے عطر سے بھرے ہوئے ہیں۔ ہمارے پیارے امام بھی احباب جماعت کے اسی اخلاص ووفا پر اظہار تشکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''مَیں شکر گزاری کے اُس مضمون کا جس کا مجھ سے تعلق ہے، اُس کا بھی اظہار کرتا ہوں، کیونکہ یہ بھی ضروری ہے۔ سب سے پہلے تو مَیں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسی جماعت عطا فرمائی ہے جس کا خلافت سے انتہائی وفا کا تعلق ہے۔ اخلاص و وفا کے جس تعلق کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے براہِ راست فیض پانے والے لوگوں نے شروع کیا تھا اور جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ افرادِ جماعت کے اخلاص و وفا کو دیکھ کر ہمیں حیرت ہوتی ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 39۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس یہ حیرت انگیز اخلاص و وفا کا سلسلہ جو تقریباً سوا سو سال پر پھیلا ہوا ہے، آج بھی اپنی خوبصورتی دکھا رہا ہے۔ پس اس اخلاص و وفا کو کبھی مرنے نہ دیں۔ اپنی نسلوں میں بھی جاری رکھنے کی کوشش کریں۔ یہ اخلاص و وفا جہاں مجھے خدا تعالیٰ کا شکر گزار بناتے ہوئے اُس کی حمد کی طرف توجہ دلاتا ہے، اور آئندہ آنے والے خلفاء کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ دلاتا رہے گا، وہاں افرادِ جماعت کو بھی شکر گزاری کی طرف متوجہ کرنے والا ہونا چاہئے تا کہ خلافت سے تعلق کا مضبوط اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والا رشتہ نسلاً بعد نسلٍ قائم ہوتا چلا جائے۔''

(خطبات مسرور خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جولائی 2012ء)

پس اے احمدی مردو اور عورتو! بوڑھو اور جوانو! خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ تمہارا امام تم سے راضی ہے۔ اسی نوید مسرت کے نشہ میں مسرور ہوکر اپنے فرائض کو ادا کرتے ہوئے اپنا سب کچھ قربان کے لئے تیار رہو۔ اور بھول جاؤ کہ دنیا تمہیں کیا کہتی ہے۔ جانے دو کہ اس وقت ہماری حیثیت کیا ہے اور ہمارا مخالف کون ہے۔ اپنی نگاہیں اوپر اٹھا کر دیکھو کہ عرش کا خدا اپنے پیار اور رحمت کی نظر سے تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس کی تائید ونصرت کا زبردست ہاتھ آج تمہارے اوپر ہے۔ اس خدائے ذوالجلال کا ساتھ تمہارے ساتھ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک موقعہ پر فرمایا:

''جماعت کے افراد اس بات کا کئی مرتبہ مشاہدہ کر چکے ہیں اور اس دَور میں تو غیروں نے بھی دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ احمدیوں کی سکینت کے سامان فرماتا ہے اور یہ بات غیروں کو بھی نظر آتی ہے۔ پہلے بھی مَیں کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں کہ خلافتِ خامسہ کے انتخاب سے پہلے احمدیوں کی جو حالت تھی اُس کو غیر بھی محسوس کر رہے تھے اور بعض اس امید پر بیٹھے تھے کہ اب دیکھیں جماعت کا کیا حشر ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدہ فرمایا تھا اُس کو اس شان سے پورا فرمایا کہ دنیا دنگ رہ گئی اور...... آجکل پاکستان میں

باقی صفحہ 4 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت سیّد محمد عسکری رضی اللہ عنہ کے نام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے تین مکتوبات

حضرت سیّد محمد عسکری رضی اللہ عنہ سلسلہ کے سابقین الاوّلین کی جماعت میں سے ایک نہایت مخلص اور وفادار بزرگ تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کے اخلاص و وفا کی وجہ سے آپ سے خاص محبت تھی۔ سید صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے پاس آنے کی دعوت دے رہے تھے مگر آپ نے اس وقت ان کی دعوت کو دینی امور میں انہماک اور مصروفیت کی وجہ سے منظور نہ فرمایا۔ یہ ایسے زمانے (۱۸۸۷ء) کا واقعہ ہے جب کہ ابھی آپ بیعت نہ لیتے تھے۔ اس مکتوب میں حضور نے اپنی زندگی کا مقصد بیان کیا ہے۔ احباب متعدد مرتبہ اس مکتوب کو پڑھیں جن سے انہیں حضرت اقدس کی سیرۃ مبارک کے مختلف پہلوؤں کا اندازہ ہوگا۔

ذیل میں آپ کے نام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے تین مکتوبات ہدیۂ قارئین ہیں جن میں حضورؑ نے مقلّد اور غیر مقلّد کے موضوع پر بصیرت افروز روشنی ڈالی ہے۔

مکتوب نمبر1

مقلّدین اور غیر مقلّدین کے متعلق ایک اہم مکتوب

مخدومی مکرمی اخویم سلّمہ

بعد سلام مسنون

مقلّدین و غیر مقلّدین کے بارے میں جو آپ نے خط لکھا تھا اس میں کس فریق کی زیادتی ہے۔ سو اس عاجز کی دانست میں مقلّدین و غیر مقلّدین کے عوام افراط و تفریط میں مبتلا ہو رہے ہیں اور اگر وہ صراطِ مستقیم کی طرف رجوع کریں حقیقت میں ایک ہی ہیں۔ دین اسلام کا مغز اور لب لباب توحید ہے۔ اسی توحید کے پھیلانے کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے اور قرآن شریف نازل ہوا۔

سو توحید صرف اس بات کا نام نہیں **جو خدا تعالیٰ کو زبان سے وحدہٗ لاشریک کہیں اور دوسری چیزوں کو خدا تعالیٰ کی طرح سمجھ کر ان سے مرادیں مانگیں۔ اور نہ توحید اس بات کا نام ہے کہ گو بظاہر تقدیری اور تشریعی امور کا مبدء اسی کو سمجھیں مگر اس کی تقدیر اور تشریع میں دوسروں کا اس قدر دخل روا رکھیں گویا وہ اس کے بھائی بند ہیں۔** مگر افسوس کہ عوام مقلّدین (حنفی) ان دونوں قسموں کی آفتوں میں مبتلا پائے جاتے ہیں۔ ان کے عقائد میں بہت کچھ شرک کی باتوں کو دخل ہے اور اولیاء کی حیثیت کو اُنہوں نے ایسا حد سے بڑھا دیا ہے کہ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ تک نوبت پہنچ گئی ہے۔ دوسری طرف امور تشریعی میں ائمہ مجتہدین کی حیثیت کو ایسا بڑھایا ہے کہ گویا وہ بھی ایک چھوٹے چھوٹے نبی مانے گئے ہیں حالانکہ جیسا امور قضا و قدر میں وحدت ہے۔ ایسا ہی تبلیغ کے کام میں بھی وحدت ہے۔

مقلّد لوگ تب ہی راستی پر آسکتے ہیں اور اسی حالت میں ان کا ایمان درست ہو سکتا ہے جب صاف صاف یہ اقرار کر دیں کہ ہم ائمہ مجتہدین کی خطا کو ہرگز تسلیم نہیں کریں گے۔ غضب کی بات ہے کہ غیر معصوم کو معصوم کی طرح مانا جائے۔ ہاں بے شک چاروں امام قابلِ تعظیم اور شکر گزاری ہیں۔ ان سے دنیا کو بہت فوائد پہنچے ہیں مگر ان کو پیغمبر کے درجے پر سمجھنا، صفاتِ نبوی ان میں قائم کرنا اگر کفر نہیں ہے تو قریب قریب اس کے ضرور ہے۔

اگر ائمہ اربعہ سے خطا ممکن نہ تھا تو پھر باہم ان میں صدہا اختلاف کیوں پیدا ہو گئے اور اگر ان سے اپنے اجتہادات میں خطا ہوئی تو پھر ان خطاؤں کو ثواب کی طرح کیوں مانا جائے۔ یہ بُری عادت مقلّدین میں نہایت شدت سے پائی جاتی ہے۔ ہر ایک دیانت دار عالم پر واجب ہے کہ ایسا ہی ان پر شدت توجہ سے حملہ کرے اور خدائے جلّ شانہٗ پر بھروسہ کر کے زید و عمر کی ملامت سے نہ ڈرے اور وہ لوگ جو موحّدین کہلاتے ہیں اکثر عوام النّاس ان میں سے اولیاء کی حالت اور مقام کے منکر پائے جاتے ہیں۔ ان میں خشکی بھری ہوئی ہے اور جن مراتب تک انسان بفضلہٖ تعالیٰ ہو سکتا ہے اس سے وہ منکر ہیں۔ بعض جاہل ان میں سے ائمہ مجتہدین رضی اللہ عنہم سے ہنسی بے جا کرتے ہیں۔

سو ان حرکات بے جا سے وہ کافر نعمت ہیں اور طریق فقر و توحید حقیقی و ذوق و شوق و الٰہی محبت سے بالکل دُور و مہجور پائے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ دونوں فریقوں کو راہِ راست بخشے۔

8/جون 1886ء

۞۞۞

مکتوب نمبر2

مخدومی مکرمی اخویم سیّد محمد عسکری سلَّمَہٗ رَبُّہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ موجب تسلّی ہوا۔ میں آپ کے واسطے غائبانہ بہت دعا کرتا ہوں اور آپ کے اخلاص سے خوش ہوں۔ اللہ جلّ شانہٗ آپ کے تردّدات دُور کرے۔ اس وقت میں آپ کو تکلیف دینا نہیں چاہتا۔ اپریل یا مئی کے مہینے میں انشاء اللہ القدیر آپ کی یاد دہانی پر بشرط خیریت و عدم موانع آپ کو اطلاع دوں گا اور شاید ان مہینوں میں کسی ایسے مقام میں میرا قیام ہو جس میں بآسانی ملاقات ہو جائے۔ مجھے اس وقت تالیف رسالہ ’’سراجِ منیر‘‘ کے لئے نہایت مصروفیت اور خلوت ہے **اور میری زندگی صرف احیاء دین کے لئے ہے۔ اور میرا اصول دنیا کی بابت یہی ہے کہ جب تک اس سے بکلّی منہ نہ پھیر لیں، ایمان کا بچاؤ نہیں۔** راحت و رنج گزرنے والی چیزیں ہیں۔ اگر ہم دنیا کے چند دم مصیبت و رنج میں کاٹیں گے تو اس کے عوض جاودانی راحت پائیں گے۔ **بہشت انہیں کی وراثت ہے کہ جو دنیا کے دوزخ کو اپنے لئے قبول کرتے ہیں اور لذّات عیش و عشرت دنیوی کے لئے مرے نہیں جاتے۔** دنیا کیا حقیقت رکھتی ہے اور اس کے رنج و راحت کیا چیز ہیں؟ آخری خوش حالی کی خواہش ہے اس کے لئے یہی بہتر ہے کہ تکالیف دنیوی کو بانشراح صدر اٹھائے اور اس نابکار گھر کی عزت اور ذلّت کچھ چیز نہ سمجھے۔ یہ دنیا بڑا دھوکہ دینے والا مقام ہے جس کو آخرت پر ایمان ہے وہ کبھی اس کے غم سے غمگین نہیں ہوتا اور نہ اس کی خوشی سے خوش ہوتا ہے۔

7/فروری 1887ء

والسلام

۞۞۞

مکتوب نمبر3

مقلّدوں اور غیر مقلّدوں کی نسبت حضرت امام الائمہ حکم و عدل کا فیصلہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

از طرف عائذ باللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ وایّدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا چونکہ حق میں تلخی کا ہونا ایک لازمی امر ہے۔ مجھے امید نہیں کہ میرے اس جواب پر ہر ایک راضی ہو سکے۔ اس میں کیا شک ہے کہ **مدار نجات و رضامندی حضرت باری عزّ اسمہٗ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔** اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ... الخ لیکن اس دوسری بات میں بھی کچھ شک نہیں کہ آج کل جو دو گروہ اس ملک میں پائے جاتے ہیں جن میں سے ایک گروہ اہل حدیث یا موحّد کہلاتے ہیں اور دوسرے گروہ اکثر حنفی یا شافعی وغیرہ ہیں اور دونوں گروہ اپنے تئیں اہل سنّت سے موسوم کرتے ہیں ان میں سے ایک گروہ نے تفریط کی راہ لی اور دوسرے گروہ نے افراط کی اور اصل منشاء نبوی کو یہ دونوں گروہ اس تفریط و افراط اور غلو کی وجہ سے چھوڑ بیٹھے ہیں۔

تفریط کا طریق موحّدین نے اختیار کیا ہے۔ اس گروہ نے ہر ایک طبقہ کے مسلمان اور ہر ایک مرتبہ کی عقل کو اسقدر آزادی دے دی ہے جس سے دین کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے اور درحقیقت اسی آزادی سے فرقہ نیچریہ بھی پیدا ہو گیا ہے جن کے دلوں میں کچھ بھی عظمت سیّدنا نبی علیہ السلام اور خدا کے پاک کلام کی باقی نہیں رہی۔ جس حالت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ اور ایسا ہی حدیث نبوی میں بھی ہے کہ تم دیکھ لیا کرو کہ اپنے دین کو کس سے لیتے ہو پس یہ کیونکر ہو سکے کہ ہر ایک شخص جس کو ایک کامل حصہ تقویٰ کا بھی حاصل نہیں اور نہ وہ بصیرت اس کو عطا کی گئی ہے جو پاک لوگوں کو دی جاتی ہے۔ وہ جس طرح چاہے قرآن کے معنی کرے اور جس طرح چاہے حدیث کے معنی کرے بلکہ وہ بلاشبہ ضَلُّوْا وَ اَضَلُّوْا کا مصداق ہو گا۔ اگر یہی خدا تعالیٰ کا بھی منشا تھا کہ تمام لوگوں کو اس قدر آزادی دی جائے تو پھر انبیاء علیہم السلام کے بھیجنے کی کچھ بھی ضرورت نہیں تھی بلکہ خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے صرف آسمان سے بغیر توسّط کسی انسان کے قرآن شریف نازل ہو سکتا تھا۔ پس جبکہ یہ سلسلہ ہدایت الٰہی کا انسانی توسط سے ہی شروع ہوا ہے اور توسّط ان لوگوں کا جو خدا سے آنکھیں پاتے ہیں اور خدا سے دل پاتے ہیں اور خدا سے ہدایت پاتے ہیں۔ پس اس سے سمجھ سکتے ہیں کہ یہی طریق قیامت تک جاری رہے گا۔ اسی کی طرف اشارہ وہ حدیث کرتی ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ ہر ایک صدی کے سر پر مجدد مبعوث ہو گا اور اس کی طرف یہ آیہ کریمہ اشارہ فرماتی ہے: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنی خدا فرماتا ہے کہ میں نے اس دین کی محافظت اپنے ذمہ لی ہے۔ پس جبکہ خدا کے ذمہ اس دین کی محافظت ہے تو اس سے سمجھا جاتا ہے کہ محافظت کے بارے میں جو قدیم قانون خدا کا ہے اسی طریق اور منہاج سے وہ دین اسلام کی محافظت کرے گا۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا۔ اور وہ طریق مجدّدین و مصلحین ہے۔ غرض موحّدین نے تو حد سے زیادہ بے قیدی اور آزادی کا راستہ کھول دیا ہے بغل میں مشکوٰۃ یا بخاری یا مسلم چاہیئے اور عربی خوانی کی استعداد۔ پھر ایسے شخص کو حسب رائے موحّدین کسی امام کی ضرورت نہیں۔

اور فرقہ مقلّدین اس قدر تقلید میں غرق ہیں کہ وہ تقلید اب بت پرستی کے رنگ میں ہو گئی ہے۔ غیر معصوم لوگوں کے اقوال حضرت سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے برابر سمجھے جاتے ہیں۔ صدہا بدعات کو دین میں داخل کر لیا ہے۔ قراءۃ فاتحہ خلف الامام اور آمین بالجہر پر یوں چڑتے ہیں جس طرح ہمارے ملک کے ہندو بانگ نماز پر۔ خوب جانتے ہیں کہ لَاصَلٰوۃَ اِلَّا بِالْفَاتِحَۃِ حدیث صحیح ہے اور قرآن کریم فاتحہ سے ہی شروع ہوا ہے مگر پھر اپنی ضد کو نہیں چھوڑتے۔ پس اس تنازع میں فیصلہ یہ ہے کہ اہل بصیرت اور معرفت اور تقویٰ اور طہارت کے قول اور فعل کی اس حد تک تقلید ضروری ہے جب تک کہ ببداہت معلوم نہ ہوں اس شخص نے عمداً یا سہواً قرآن اور احادیث صحیحہ نبویہ کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ ہر ایک نظر دقائق دین تک پہنچ نہیں سکتی۔ **لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔ مُطَهَّرْ کا دامن پکڑنا ضروری ہے مگر ساتھ ہی یہ شرط ہے کہ وہ شخص جس کی ان شرطوں کے ساتھ تقلید کی جاوے زندہ ہوتا معضلات دین جو حالات موجودہ زمانہ کے موافق پیش آویں اس سے حل کر سکیں اسی کی طرف اشارہ حدیث مَنْ لَّمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ الخ کرتی ہے۔ ہاں جس قدر آئمہ اربعہ رضی اللہ عنہم یا ان کے شاگردوں نے دین میں کوشش کی ہے حتی المقدور ان کوششوں سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور ان بزرگوں کے اجتہادات کو نیک ظن کے ساتھ دیکھنا چاہیئے۔ ان کا شکر کرنا چاہیئے اور تعظیم اور نیکی کے ساتھ ان کو یاد کرنا چاہیئے اور ان کی عزت اور قبولیت کو رد نہیں کرنا چاہیئے۔** وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ فقط

(مکتوبات احمد جلد سوم صفحہ 151 تا 156)

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing,
Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box,
Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

بقیہ: درس القرآن از صفحہ 20

کے اَور مطالبات ہیں جس کو سنا ہے اب انہوں نے ماننے سے انکار کر دیا ہے اور جس کی وجہ سے اب اس خطے میں مزید ٹینشن پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ عجیب حالت ہے ان لوگوں کی کہ جب احمدیوں کو غیر مسلم بنانے کا اعلان کیا تو کہا کہ ہم سب ایک ہیں اور مسلمان ہیں اور احمدی کافر۔ لیکن اس کے باوجود بھی جب اپنے دنیاوی معاملات آئے تو دین کی آڑ میں، یہ صرف دنیاوی مسائل نہیں ہیں بلکہ دین کی آڑ میں، ایک دوسرے پر بہتان طرازیاں ہو رہی ہیں۔ ایران کے ساتھ تعلقات اس لئے ختم کرنے کہ وہ شیعہ ہیں یا اور سعودی عرب کے ایجنڈے کو پورا نہیں کرتے۔ بہرحال یہ بدقسمتی ہے ان کی کہ دنیاوی طاقتوں کو خدا تعالیٰ کی طاقت سے بڑا سمجھتے ہیں اور ان کی طرف رجوع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے تم میری طرف آؤ مجھ سے مانگو لیکن یہ اپنے دنیاوی خداؤں کی طرف جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی مسلم اُمّہ پر رحم کرے۔

حضورانور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو رحم کرتے ہوئے زمانے کے امام کو بھیجا ہے لیکن اس کا یہ انکار کر رہے ہیں۔ اس کو اور اس کے ماننے والوں کو کافر کہتے ہیں اور اس انکار کے نتیجہ میں ان کی اپنی حالت کیا ہو رہی ہے مسلمان امت کی کیا حالت ہے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ امریکہ یا کوئی اور بڑی طاقت ان مسلمان حکومتوں کے استحکام کی ضمانت بن سکتی ہے۔ تو یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ اسلام کا نام لے کر پھر اگر خدا سے ہٹیں گے تو یہ بہرحال وہ نتائج حاصل نہیں کر سکتے جو یہ کرنا چاہتے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ ان کو یہ باور کرنا ہوگا، اس بات پر قائم ہونا ہوگا کہ اصل طاقت صرف خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور صرف منہ کے دعووں سے یا نعروں سے نہیں بلکہ حقیقت میں اس خدا کی طرف ہی جھکنا ہوگا جو سب طاقتوں کا مالک ہے اور اسی کی بات ماننی ہوگی تبھی مسائل کا حل بھی ہو سکتا ہے۔ ان لوگوں کی طرف جھک کر جو خود شرک میں مبتلا ہیں یا خدا تعالیٰ کی ہستی پر بہت سے ایسے ہیں جو یقین ہی نہیں رکھتے۔ شرک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا ایک بیٹا ہونے کے نظریے پر ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ نہ میرا کوئی باپ ہے نہ بیٹا ہے لیکن یہ مسلمان کہلا کر ان کی طرف یہ جھک رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہونے پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ کس طرح خدائے واحد کے ماننے والوں کے مسائل کو حل کر سکتے ہیں جن کو خود پتا ہی نہیں کہ خدا کیا چیز ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ اس کے لئے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ وہی حل ہے جو اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم کرتے ہوئے دیا ہے اور اس حالت اور اس کے شر سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ اخلاص کے بعد سورۃ الفلق میں نقشہ بھی کھینچ کر دعائیں سکھائی ہیں۔ پھر سورۃ الناس میں دعائیں سکھائی ہیں۔ وارننگ دی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ مسلمان سورۃ الفلق پڑھتے ہیں لیکن اس کی گہرائی پر غور نہیں کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۃ الفلق کے مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ کہہ میں شریر مخلوقات کی شرارتوں سے خدا کی پناہ میں آتا ہوں اور اندھیری رات سے خدا کی پناہ میں آتا ہوں یعنی یہ زمانہ اپنے فساد عظیم کی رُو سے اندھیری رات کی مانند ہے سو الٰہی قوتیں اور طاقتیں اس زمانے کی تنویر کے لئے درکار ہیں۔ اس زمانے میں اگر کوئی روشنی حاصل کرنی ہے تو دنیاوی طاقتوں سے نہیں ملے گی اس کے لئے الٰہی قوتیں چاہئیں۔ فرمایا کہ انسانی طاقتوں سے یہ کام انجام ہونا محال ہے۔ اس طرح آپ نے فرمایا کہ اس سورۃ میں اس تاریک زمانے سے خدا کی پناہ مانگی گئی ہے جب لوگ خدا کے مسیح کو دکھ دیں گے۔ تو یہ مسلمانوں کی حالت بھی بیان فرمادی، غیروں کی بھی حالت بیان فرمادی۔ مسلمانوں کی طرف سے سب سے زیادہ خدا کے مسیح کو دکھ دیا گیا اور پھر یہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ ہمیں وہ شان و شوکت بھی دوبارہ حاصل ہو جائے جو پہلے حاصل تھی، وہ نور بھی حاصل ہو جائے جو پہلے حاصل تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے الٰہی قوتیں درکار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طاقت کے بغیر وہ نور حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ تو یہ دعا بتا رہا ہے کہ جب تاریک زمانہ آئے گا یعنی وہ زمانہ جب اسلام کے خلاف سازشیں ہوں گی۔ ایک زمانہ تھا جب اسلام کے خلاف سازشیں ہوئیں جب علمی اور اقتصادی لحاظ سے اسلام کو کمزور کرنے کے لئے حملے ہوئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا اور آپ نے ان کے جو بھی علمی اور اعتقادی اعتراضات تھے ان کو رد کیا اور ایسا جواب دیا کہ اسلام دشمنوں کو میدان سے بھاگنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ رہا۔ پھر دہریت کے حوالے سے حملے ہوئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے بھی جواب دیئے۔ آپ کے لٹریچر میں کتب میں وہ جواب موجود ہیں۔ اب اسلام دشمن طاقتیں نئے رنگ اور نئے دجل کے ساتھ اور نئے طریق لے کر اسلام پر حملہ آور ہونے کی کوشش کر رہی ہیں تو اس کا جواب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے ہی دے دیا۔ ہمیں سمجھا دیا اور آپ کے لٹریچر میں ہمیں یہ ملتا ہے۔ آپ کی کتب میں ملتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہ فرمایا کہ الٰہی قوتیں اور طاقتیں اس زمانے کی تنویر کے لئے درکار ہیں تو یہ الٰہی قوتیں اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اتاریں۔ اس لئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ آپ کی تعلیم سے ہٹ کر یا آپ سے ہٹ کر کوئی اور قوت اس اندھیرے کو دور کر سکے۔

حضور نے فرمایا کہ اعتقادی اور علمی جنگ میں آپ نے دشمنوں کو شکست دی جیسا کہ میں نے بتایا۔ جو یہ کہتے تھے خدا تعالیٰ کا بیٹا ہے اور مسلمان اس پر ایمان لانا بھی شروع ہو گئے تھے۔ اس زمانے میں لاکھوں مسلمان عیسائی ہو گئے۔ آپ نے دلائل سے مخالفین اسلام کے دشمنوں کے منہ بند کر کے مسلمانوں کو اس سے بچایا۔ اب چاہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ لوگ کفر کے فتوے لگائیں لیکن اس وقت کے علماء بھی اور اس زمانے کے بعض علماء بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرآن کریم کا بھی بہت وسیع علم حاصل تھا اور بائبل کا بھی بڑا وسیع علم حاصل تھا اور دوسرے مذاہب کا بھی بڑا وسیع علم حاصل تھا جس کی وجہ سے آپ نے اسلام کے مخالفین کے منہ بند کر دیئے۔ اب چاہے مولوی جو کہتے رہیں لیکن بہرحال مخالفین اسلام کا مقابلہ کرنے کے لئے جس روشنی کی ضرورت ہے وہ مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہی اتری ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کی وجہ سے یہ لوگ اسلام کو کمزور کر رہے ہیں کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ یہ زنانہ خصلت لوگ ہیں اور فتنہ ان کی فطرت میں ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ وہ علمائے اسلام جو اپنی غلطی کو چھوڑنا نہیں چاہتے اور نفسانی پھونکوں سے خدا کے فطری دین میں عقدے پیدا کر دیتے ہیں اور زنانہ خصلت رکھتے ہیں کہ کسی مرد خدا کے سامنے میدان میں نہیں آسکتے صرف اپنے اعتراضات کو تحریف تبدیل کی پھونکوں سے عقدہ لاینحل کرنا چاہتے ہیں۔ اسلام کی تعلیم کو بھی انہوں نے بگاڑ دیا اس میں تحریف کر رہے ہیں اور ایسی ایسی تفسیریں اور تشریحیں کر رہے ہیں ایسے مسائل انہوں نے پیدا کر دیئے ہیں ان اعتراضوں کی وجہ سے کہ جو بظاہر لگتا ہے کہ حل ہی نہیں ہو سکتے اور یہی وہ لوگ چاہتے ہیں۔ پس اصل میں تو اَناؤں اور نفسانی خواہشات کی وجہ ہے جس کی وجہ سے ان علماء نے امّت مسلمہ کو غلط راستے پر ڈالا ہوا ہے۔ کہیں بھی چلے جائیں کوئی دلیل ان علماء کے پاس احمدیت کے ردّ کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کو ردّ کرنے کے لئے نہیں ہے۔ اب الجزائر میں بہت زیادہ مخالفت کی لہر اٹھی ہے یہ بھی ان نام نہاد علماء کی وجہ سے ہی ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ان لوگوں سے پناہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی ہے اس لئے یہ دعا بہت کرو کہ ہم ان شرارتوں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں اور نیز ہم ان لوگوں کی شرارتوں سے خدا کی پناہ مانگے ہیں جو حسد کرتے ہیں اور حسد کے طریقے سوچتے ہیں اور ہم اس وقت سے پناہ مانگتے ہیں جب وہ حسد کرنے لگیں۔ پس یہ لوگ حسد کرنے والے، حسد کے نئے نئے طریقے سوچنے والے لوگ ہیں اور اس کے لئے ہمیں دعا کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضورانور نے فرمایا کہ جیسا کہ پہلے بھی میں نے بتایا کہ سعودی عرب کی دشمنی قطر کے ساتھ اس لئے ہو رہی ہے کہ اس کے ایران کے ساتھ تعلقات ہیں۔ پھر ترکی کے خلاف بھی محاذ ہے ان لوگوں کا۔ ترکی سے بھی تعلقات کو منقطع کرنے کی قطر سے تعلقات ٹھیک کرنے کے لئے ایک شرط ہے کہ اگر قطر ایران سے اور ترکی سے اپنے تعلقات ختم کرتا ہے تو پھر ہم سوچیں گے کہ تمہارے سے تعلقات ٹھیک رکھیں یا نہ۔ پھر اور دوسرے مسلمان ممالک ہیں جن میں اندرونی فتنہ ہے۔ فرقہ واریت کی وجہ سے ان میں فتنہ ہے۔ لیکن اس فرقہ واریت کے پیچھے بھی نام نہاد علماء کا ہاتھ ہے اور پھر وہی بات ہے کہ اس کا بھی حل اللہ تعالیٰ کی روشنی ہے جو مسیح موعود کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بھیجی ہے اور وہی اب مسلمانوں کے ہر قسم کے فتنہ کو ختم کر کے اُمّتِ واحدہ بنا سکتے ہیں۔

حضورانور نے نہایت درد اور کرب کے ساتھ بیان فرمایا کہ کس طرح مسلمان مسلمان کا خون کر رہا ہے۔ اور اس ضمن میں پاکستان، عراق، شام کے حالات کا ذکر فرمایا۔ اسی طرح گزشتہ سال مسجد نبوی پر دہشتگرد حملہ کی کوشش کا ذکر فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ پھر اسلام کے نام پر یہاں مغربی ممالک میں دہشتگردی اور قتل و غارت گری ہو رہی ہے اور اس کو دیکھ کر اسلام مخالف طاقتوں کو موقع مل رہا ہے کہ اسلام کو بدنام کریں۔ اسلام کو دہشتگردی کا مذہب قرار دیں۔ اسلام کو امن و سلامتی کا دشمن قرار دیں۔ اس کے لئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری پہلے سے رہنمائی فرمادی کہ جہاد کے نام پر جو ظلم و بربریت ہو رہی ہے یہ قرآنی تعلیم کے خلاف ہے۔ اس لئے جو بھی یہ عمل کرتا ہے وہ اسلامی تعلیم کے خلاف کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک موجب سزا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جڑنے کی وجہ سے احمدی ہی ہیں جو ہر میدان میں کھلی کھلی براہین اور دلائل سے اسلام کے دشمن کے منہ بند کر سکتے ہیں۔ یہ بات واضح کرتی ہے کہ اس اندھیرے زمانے میں کسی الٰہی روشنی کی ضرورت ہے۔ یہ سب فساد جو مسلمان ملکوں میں ہو رہا ہے یہ ظاہر ہے الٰہی روشنی کو چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جب یہ دعا سکھائی ہے تو یہ بھی ایک طرح کی پیشگوئی تھی کہ زمانہ آئے گا اور آتا رہے گا کہ جب یہ اندھیرے پھیلتے رہیں گے اور ان اندھیروں میں تم لوگ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرنا۔ لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے جب یہ دعا سکھائی یا پیشگوئی فرمائی تو پھر اس الٰہی روشنی کا انتظام بھی کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس یہ لوگ چاہے کسی ظاہری دنیاوی پناہ گاہ کی طرف جائیں یا کوئی اور حیلہ تلاش کریں جب تک اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادے کی بات نہیں مانیں گے کسی صورت میں ان کے ملکوں میں، ان کی حکومتوں میں، آپس میں فرقوں میں، محبت اور پیار اور امن کی فضا پیدا نہیں ہو سکتی۔ مسلمان ممالک کے اندر بھی فتنے اٹھتے رہیں گے۔ آپس میں بھی یہ لڑتے رہیں گے۔ ملکوں کے اندر بھی فتنے ہوں گے اور ملک ملک سے بھی لڑیں گے۔

حضورانور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا جو سورۃ الفلق میں ہے اس لئے سکھائی تھی کہ اس پھاڑ کے زمانے میں، فرقوں میں بٹنے کے زمانے میں، اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جانا اور اس شخص کے ساتھ جڑ جانا جسے اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا ہے کہ سب مسلمانوں کو جو رُوئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ۔ پس اگر طاقت پکڑنی ہے اگر دجال کا مقابلہ کرنا ہے اگر یاجوج ماجوج کے فتنوں اور ان کی خدائی سے نکل کر خدائے واحد کی پناہ میں آنا ہے تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہاتھ پکڑے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ شرور سے بچنے کے لئے، حاسدوں کے حسد سے بچنے کے لئے، اس راستے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ منہ سے وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ پڑھنے اور اس کی روح کو نہ سمجھنے کی وجہ سے مسلمان اندھیروں میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔ ہر ظلم اور ہر برائی کے اندھیروں میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔ اب اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ مسلمان بدنام ہیں۔ دنیا دار حکومتوں اور ان کی آسائشوں کو روشنی اور ترقی اور اپنی بقا سمجھتے ہیں لیکن حقیقت میں اس وجہ سے یہ اللہ تعالیٰ سے دُور جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بن رہے ہیں۔ پس اس شر سے بچنے کے لئے ان مسلمانوں کو سوچنا ہوگا اور ہم احمدیوں کو بھی کوشش کرنی ہوگی کہ جہاں اس مضمون کو سمجھیں شر النفٰثٰت سے اپنے آپ کو بھی بچائیں اور دنیا کو بھی بچائیں۔ پھر حسد سے بچنے کے لئے بھی دعا کی طرف توجہ دیں کیونکہ اس کی بھی بہت ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ بڑا اہم نکتہ ہے کہ الٰہی روشنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہی ہونی ہے اور پھر اس کے بعد کیونکہ آپ کے نظام نے ہی جاری رہنا ہے۔ نظام خلافت اس کا ذریعہ ہے۔ حاسدوں کی حسد اس کے لئے بھی بڑھے گی کہ کسی طرح خلافت کو بھی نقصان پہنچایا جائے۔ جماعتی ترقی کے ساتھ خلافت کے نظام کے خلاف بھی حسد بڑھتی جائے گی پس ہر احمدی کو اس لحاظ سے بھی دعا بھی کرنی چاہئے اور اپنا خلافت سے پختہ تعلق بھی پیدا کرنا چاہئے۔

حضورانور نے فرمایا کہ پھر آگے سورۃ الناس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان شرور سے بچنے کے علاج بتائے ہیں کہ خدائے واحد کی عبادت اس کا حق ادا کرتے ہوئے کرتے رہو گے تو شرور سے بچتے رہو گے۔ اپنے اندرونی بتوں کو بھی توڑو اور اپنے بیرونی بتوں کو بھی توڑو۔ اپنے اندرونی شرور سے بچنے کی بھی کوشش کرو اور اپنے بیرونی شرور سے بچنے کی بھی کوشش کرو اور اس کے لئے دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں ان سے بچاتا رہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی لکھا

ہے کہ یہ خاص طور پر مسیح موعود کے زمانے سے تعلق رکھنے والے مسائل اور حالات سے متعلق ہیں اور ان کا حل ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو اس کی گہرائی کو سمجھنا چاہئے اور باقاعدگی سے پڑھنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ سورۃ الناس میں اللہ تعالیٰ کی تین اہم صفات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی گئی ہے یعنی رب الناس، ملک الناس اور الٰہ الناس کہہ کر۔ اس میں اس بات پر روشنی ڈالی کہ جب بڑے ہشیار اور طاقتور حاسد پیدا ہوں گے تو ان کا مقابلہ روحانی طاقت کے علاوہ اور کسی ذریعہ سے نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے علاوہ اور کسی ذریعہ سے نہیں ہوسکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ بڑا وسوسہ یہ ہے کہ ربوبیت کے متعلق غلطیاں ڈالی جائیں جیسا کہ امیر لوگوں کے پاس بہت مال و دولت دیکھ کر انسان کہے کہ یہی پرورش کرنے والے ہیں۔ اس واسطے حقیقی رب الناس کی پناہ چاہنے کے واسطے فرمایا۔ پھر دنیاوی بادشاہوں اور حاکموں کو انسان مختارِکُل سمجھنے لگ جاتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ ان کے پاس سارے اختیارات ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس پر فرمایا مَلِكِ النَّاس۔ اللہ ہی ہے اللہ کے علاوہ اور کوئی بادشاہ نہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ لوگوں کے وساوس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ مخلوق کو خدا کے برابر ماننے لگ جاتے ہیں اور ان سے خوف و رجا رکھتے ہیں۔ خدا سے زیادہ مخلوق کا خوف کرنے لگ جاتے ہیں اس واسطے اِلٰهِ النَّاس فرمایا۔ فرمایا کہ یہ وسوسے ڈالنے والا شیطان ہے اور یہ چھپ کر حملہ کرتا ہے اس لئے ان مخفی حملوں سے بچنے کے لئے دعا کرو اور ہمیشہ اس بات پر قائم رہو اور اس کی پناہ میں آنے کی کوشش کرو جو تمہارا بھی ربّ ہے اور ان ظاہری دنیاوی ربّوں کا بھی ربّ ہے۔ اس مالک کی پناہ میں آؤ جو تمہارا بھی مالک ہے اور ہر ایک کا مالک ہے۔ اس کی بادشاہی ہر ایک پر حاوی ہے اس لئے بڑی طاقتوں کی بادشاہی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح اس معبود کی پناہ میں آؤ جو تمہارا معبود حقیقی ہے اور اس کی عبادت کا حق ادا کرو کیونکہ اس معبود حقیقی کے علاوہ غیر معبود یا الٰہ تم پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتا۔ اگر اس سے سچا تعلق ہے تو پھر سب الٰہ جو ہیں وہ ہوا میں اڑ جائیں گے۔ ہمیشہ یاد رکھو تمہیں رزق دینے والا تمہاری پرورش کرنے والا صرف ایک خدا ہے۔ پس اس سے جڑ جاؤ۔

پس مومنین کو اور اُمّت مسلمہ کو یہ دعا سکھائی کہ جب دنیاوی طاقتیں اپنے آپ کو رب اور مالک سمجھنے لگ جائیں اور یہ تأثر دیں کہ اب اگر فائدے اٹھانے ہیں، اب اگر اپنی زندگیوں کو آسان بنانا ہے، اگر اب ترقیات حاصل کرنی ہیں تو ہمارے آگے جھکو ہماری عبادت کرو تو اس وقت اس بات کو یاد رکھنا کہ اصل رب، اصل مالک، اصل معبود خدائے واحد ہی ہے۔ اگر اس سے تعلق جوڑ لو گے تو کوئی دنیاوی طاقت کوئی شیطانی طاقت کوئی حیلہ تمہیں متاثر نہیں کرسکتا، تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مسلم اُمّہ کو بھی عقل دے اور اس بات کو سمجھیں اور ہم بھی اس بات کا حقیقی فہم و ادراک حاصل کریں اور پھر اس پر قائم بھی رہیں۔

اس کے بعد **حضور نے چند دعاؤں کی طرف خصوصیت سے توجہ دلاتے ہوئے** فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ ہر قسم کی دینی کمزوریوں سے بچنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو سمجھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے مقصد کو سمجھیں اور پہچانیں اور آپ کی بیعت میں آنے کی اپنی تمام تر طاقتوں سے، صلاحیتوں سے کوشش کریں۔

پھر اسی طرح تمام احمدیوں کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو ایمان اور ایقان میں ترقی عطا فرمائے۔ عالم اسلام کے لئے عمومی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں باہمی اتحاد اور ہمدردی عطا فرمائے۔ آپس کی پھوٹ کی وجہ سے دشمن فائدہ اٹھا رہا ہے۔ ان کے وسائل اور ان کی دولتیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دی ہیں ان سے دشمن فائدہ اٹھا رہا ہے اور یہ اس کے آگے بیوقوف بنے ہوئے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اور توبہ کرتے ہوئے اس کی رحمت کے طالب ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کی نظر کرے۔

نظام جماعت عالمگیر کے لئے اور تمام احباب جماعت اور احباب وخواتین کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو حفاظت میں رکھے۔ ہر شر سے بچائے۔ بعض ملکوں میں مخالفین کی وجہ سے بعض سختیاں ہیں اللہ تعالیٰ ان سے بچا کر رکھے۔ انہیں ثبات قدم عطا فرمائے۔ نظام جماعت سے سب کو چمٹائے رکھے۔ نظام خلافت کا فہم اور ادراک عطا کرتے ہوئے اس سے جوڑے رکھے۔ واقفین کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو میدان عمل میں اپنے وقف کے عہد کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ وقف نَو کے مجاہدین کے لئے دعا کریں جن کو اللہ تعالیٰ اس وقت میدان عمل میں لے آیا ہے اور خدمت کی توفیق دے رہا ہے اللہ تعالیٰ ان کو حقیقی رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ جو ابھی زیر تعلیم ہیں ان کو اپنا عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ دجال کے فتنے کے شر سے ہم سب کو بچائے۔ ہمیشہ ان کی چالوں اور خطرناک منصوبوں سے اور برے ارادوں سے ہمیں بچائے رکھے۔ شہدائے احمدیت کے لئے ان کے پسماندگان کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ہر شر سے بچائے آئندہ ہر پریشانی سے انہیں بچائے۔ اسیران راہ مولیٰ کی جلد آزادی کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اہل وعیال کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ اسی طرح مختلف مسائل میں دو چار لوگوں کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور کرے۔ بیماروں کو شفا دے۔ مختلف لوگ مختلف قسم کے کاروباروں میں چٹّیوں میں پڑے ہوئے ہیں بیشمار خطوط آتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے بھی نااہلی کی وجہ سے یا کسی بھی وجہ سے جو ان کو مالی نقصانات ہوئے ہیں یا قرضوں کے بوجھ میں دبے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے نجات دے۔ سب مصیبت زدگان کے لئے دعا کریں چاہے وہ سیاسی ظلموں کی وجہ سے نشانہ بنائے جارہے ہیں یا مذہبی ظلموں کی وجہ سے نشانہ بنائے جارہے ہیں یا قومی تعصّبات کی وجہ سے نشانہ بنائے جارہے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے آسانیوں کے سامان پیدا فرمائے۔ دنیا کے ہر شخص کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو اقتصادی بدحالی سے بچائے۔ مختلف مردوں اور عورتوں کے جھگڑے ہیں اور یہ اب جماعت میں بھی بڑھتے چلے جارہے ہیں اور دنیا میں بھی۔ اللہ تعالیٰ مردوں اور عورتوں کے ازدواجی اور خاندانی جھگڑوں کو دور فرمائے اور انہیں عقل اور سمجھ دے آپس میں پیار اور محبت سے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بیوگان اور یتامی کے لئے اور حقوق سے محروم لوگوں کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔ ایسی بچیوں کے لئے جن کے رشتوں میں تاخیر ہورہی ہے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ جلد ان کی پریشانیاں دور کرے۔ بےاولاد لوگوں کے لئے، طلباء کے لئے، بیروزگاروں کے لئے، کاروباری لوگوں کے لئے، زمینداروں کے لئے، مقدمات میں پھنسے ہوئے لوگوں کے لئے، ان سب کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔ درویشان قادیان اور اہل ربوہ کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے لئے بھی آسانیوں کے سامان پیدا فرمائے۔ اسی طرح آجکل جہاں جماعت احمدیہ کے افراد کو سب سے زیادہ مذہب کی وجہ سے نشانہ بنایا جا رہا ہے وہ الجزائر ہے۔ وہاں کے احمدیوں کے لئے بھی اللہ تعالیٰ ان کو ثباتِ قدم عطا فرمائے اور ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔

دکھوں سے چُور انسانیت کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے دکھ دور فرمائے۔ جماعت کے ابتلاؤں کے دَور ختم ہونے کے لئے عمومی دعائیں ہیں خصوصاً یہ دعا بھی اکثر ہمیں کرنی چاہئے کہ اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا۔ اور اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

اسی طرح تحریک جدید اور وقف جدید اور دیگر مالی تحریکات میں قربانیاں کرنے والوں کے لئے دعا کریں۔ پھر مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمت کرنے والوں کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی خدمت کی توفیق کو بھی بڑھائے اور ایمانداری سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایم ٹی اے کے کارکنان کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان پر بھی فضل فرمائے اور اپنی رحمت فرماتا رہے دنیا میں ہر جگہ بہت سارے لوگ والنٹیئر کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان رضا کاروں کو بھی اس خدمت کی جزا دے۔ مختلف جو آفات ہیں، آسمانی آفات ہیں یا حوادث ہیں ان سے بچنے کے لئے دعا کریں۔ جہاں بھی لوگ ان سے متاثر ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور کرے اور ان کو حوادث سے بچائے۔

ایک دعا ہے جو کرب کے وقت کی دعا ہے: لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ۔ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عظمتوں والا اور بڑا ہی بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش کا رب ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو کہ آسمانوں وزمین اور عرش کریم کا رب ہے۔

پھر یہ دعا بھی پڑھنی چاہئے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔

اے میرے اللہ میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچادے۔ اے میرے خدا ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان اپنے اہل وعیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔

اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

پھر یہ دعا بھی پہلے بھی مَیں کئی دفعہ تحریک کر چکا ہوں کہ اے اللہ میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں۔ میں خالص تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری تعریف شمار نہیں کرسکتا بیشک تُو ویسا ہی ہے جس طرح تو نے خود اپنی تعریف آپ کی ہے۔

پھر یہ دعا اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِکَ۔ اے اللہ! تُو ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کرنا اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کرنا اور اس سے پہلے ہمیں بچالینا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَ فُجَاْۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ۔ اے اللہ میں تیری نعمت کے زائل ہونے تیری عافیت کے ہٹ جانے تیری اچانک سزا اور ان سب باتوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے تو ناراض ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا جو آدم کی دعا ہے یہ ہر ایک کو ضرور پڑھنی چاہئے کیونکہ یہ دعا آپ نے فرمایا کہ مقبول ہوچکی ہے۔ یعنی یہ پڑھو تو اللہ تعالیٰ قبول کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ مقبولیت کا درجہ پا چکی ہے اور وہ قرآن کریم کی دعا یہ ہے کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ۔ اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور گھاٹا پانے والوں میں ہوں گے۔

پھر یہ دعا بھی کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔ اے ہمارے ربّ! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دینا بعد اس کے جو تو نے ہمیں ہدایت دی۔ اور اے ہمارے رب ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا کر یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

پھر ایک وقت آیا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا اور آجکل بھی ایسے حالات ہیں کہ ہماری جماعت ہر نماز کی آخری رکعت میں بعد رکوع مندرجہ ذیل دعا بکثرت پڑھے۔ اور وہ دعا یہ ہے۔ ہم التحیات میں بھی پڑھتے ہیں کہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (البقرۃ:202)۔ یعنی اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی کامیابی عطا کر اور آخرت میں بھی کامیابی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ جنگوں کا جو خطرہ ہے یہ بھی آگ کا عذاب ہی ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک یہ الہامی دعا ہے: ''رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِنَ السَّمَآءِ۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ۔ رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ'' (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) ''رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ۔'' (تذکرہ صفحہ 37 ایڈیشن 2004ء)۔ اے میرے ربّ مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر اے میرے رب مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو خیر الوارثین ہے۔ اے میرے رب امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح کر۔ اے ہمارے رب ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کردے اور تو فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔

پھر آپ کی یہ بھی دعا ہے: اے رب العالمین میں تیرے احسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو رحم فرما رحم فرما اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کیونکہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔

پھر یہ دعا ہے، آپ کی تنہائی کی دعا کہ اے میرے خدا میری فریاد سن کہ میں اکیلا ہوں اے میری پناہ میری سپر میری طرف متوجہ ہو کہ میں چھوڑا گیا ہوں۔ اے میرے پیارے اے میرے سب سے پیارے مجھے اکیلا مت چھوڑ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری درگاہ میں میری روح سجدے میں ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اس کے بعد حضور انور نے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی جس میں ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ دنیا بھر کے سامعین وناظرین شامل ہوئے۔ اس کے ساتھ عالمی درس القرآن کی یہ مجلس اپنے اختتام کو پہنچی۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

حضرت چودھری امام الدین صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 11 جنوری 2012ء میں حضرت چودھری امام الدین صاحبؓ کے مختصر حالات زندگی شامل اشاعت ہیں جو ضلع گجرات کے دو گاؤں جسوکی اور سدوکی پر مشتمل جماعت کے پہلے احمدی تھے۔ آپؓ 1889ء میں پیدا ہوئے اور تقریباً 14 سال کی عمر میں بیعت کی۔ آپؓ حضرت میاں حسن محمد صاحبؓ قوم جٹ سندھو کے بیٹے تھے۔ دونوں باپ بیٹے کا نام حضرت مسیح موعودؑ کے سفر جہلم کے دوران بیعت کنندگان میں 463 اور 465 نمبر پر اخبار ''بدر'' میں شامل ہے۔

حضرت چودھری امام الدین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں ابتدائی زمانہ میں قادیان میں آیا تھا۔ میں نے حضرت اقدس سے تین سوال دریافت کئے۔ اُن میں ایک سوال اور اُس کا جواب تو میں بھول گیا مگر دو سوال اور اُن کے جوابات مجھے یاد ہیں۔ پہلا سوال پانی کے متعلق تھا۔ حضورؑ نے فرمایا کہ پانی کا جب تک مزہ اور رنگ، بُو نہ بدلے اُس وقت تک پانی پاک ہوتا ہے۔ دوسرا سوال تھا کہ دو آدمیوں کا جمعہ ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اُس وقت مولوی محمد احسن صاحبؓ یا حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ تشریف وہاں رکھتے تھے۔ حضرت اقدسؑ نے اُن سے دریافت فرمایا کہ یہ مسئلہ کس طرح ہے؟ انہوں نے اسے اختلافی مسئلہ بتایا۔ پھر آپؑ نے پوچھا کہ دو آدمیوں کی جماعت ہوسکتی ہے تو انہوں نے کہا کہ ہاں ہوسکتی ہے۔ اس پر آپؑ نے فرمایا پھر جمعہ بھی ہوسکتا ہے۔ ان دو امور سے حضوری شان حَکَم ظاہر ہوتی ہے۔

حضرت چودھری صاحبؓ نے 11 جنوری 1971ء کو وفات پائی اور بوجہ موصی (وصیت نمبر 265) ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ قطعہ صحابہ میں دفن ہوئے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ فضل بی بی صاحبہ نے اپریل 1951ء میں بعمر 62 سال وفات پائی اور گاؤں سدوکی میں دفن ہوئیں لیکن چونکہ موصیہ تھیں اس لئے یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگا ہوا ہے۔

...❀...❀...❀...

محترم ملک محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 18 جنوری 2012ء میں مکرم محمود مجیب اصغر صاحب نے ایک خادم دین، بے نفس، ایثار پیشہ اور خاموش خدمت کرنے والے بزرگ محترم ملک عبداللہ صاحب کا ذکر خیر کیا ہے۔

محترم ملک محمد عبداللہ صاحب کی ولادت اکتوبر 1911ء میں ہوئی اور آپ نے 23 جنوری 2004ء کو وفات پائی۔ آپ کے والد حضرت ملک حسن محمد صاحبؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت 1902ء میں کی تھی۔

محترم ملک محمد عبداللہ صاحب واقف زندگی تھے۔ جامعہ احمدیہ قادیان میں تعلیم حاصل کی۔ پھر مولوی فاضل کیا۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں دینیات (Theology) کے لیکچرار کے طور پر خدمت کی توفیق بھی پائی۔ آپ نے اخبارات و رسائل میں بیشمار مضامین لکھے اور بعض اہم تصنیفات میں بھی حصہ لیا اور خود بھی کتب تصنیف کیں۔ آپ کی خدمت کا لمبا عرصہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے ساتھ بھی گزرا اور علمی کاموں میں آپ ان کی معاونت کرتے رہے۔ حضرت میاں صاحب کو آپ پر پورا اعتماد تھا اور آپؓ نے خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی پر ''سلسلہ احمدیہ'' کے نام سے جو اہم کتاب لکھی اس کے آغاز میں عرض حال کے تحت لکھا ہے: اس رسالہ کی تیاری میں مجھے مکرمی ملک عبداللہ صاحب مولوی فاضل نے حوالوں وغیرہ کی تلاش میں اور کاپیوں اور پروفوں کے دیکھنے میں بہت مدد دی۔

19 نومبر 1937ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے صحابہؓ کی روایات کو محفوظ کرنے کی تحریک فرمائی۔ اس تحریک میں آپ کے علاوہ مولانا شیخ عبدالقادر صاحب اور ملک فضل حسین صاحب نے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔

''کلام محمود'' کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے منظوم کلام کا یہ انتخاب ملک محمد عبداللہ صاحب نے بلاک کی طباعت میں شائع کیا ہے جو خوبصورت اور دیدہ زیب ہے۔

آپ حضرت مصلح موعودؓ کے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری رہے اور حضور کی بنائی ہوئی ایک انٹرنیشنل ٹریڈنگ کمپنی میں بھی (بطور مینیجر) کام کرتے رہے اور اس کی گرتی ہوئی ساکھ کو بحال کیا۔ حضورؓ کے کئی خصوصی ہنگامی کاموں میں بھی آپ کی شاندار خدمات ہیں۔ کئی اہم کاموں کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی نظر انتخاب آپ پر پڑتی رہی۔ ہجرت کے بعد کلیمز (Claims) کا کام بھی آپ کے ذمہ رہا۔ ''ریویو آف ریلیجنز'' کے ایڈیٹر بھی رہے۔ ''مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ'' کے مینیجر بھی رہے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کے ساتھ ترجمۃ القرآن اور حضرت ملک غلام فرید صاحبؓ کے ساتھ تفسیر القرآن انگریزی کے لئے Cross References پر کام کرنے کا موقع ملا۔ آپ کی خدمات کی ایک جھلک آپ کی مختصر کتاب ''میری یادیں'' میں دیکھی جاسکتی ہے۔

آپ کی اپنی تصانیف میں خلافت ثانیہ کا عہد مبارک، دنیا بھر میں تبلیغ، مجاہدین ملّت، تعارف جماعت احمدیہ وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کو مضامین لکھنے کا بہت شوق تھا اور زندگی کے آخری لمحات تک آپ کے مضامین شائع ہوتے رہے۔ آپ کو مربی کے طور پر بھوج ریاست کچھ، جام نگر، جے پور، میسور، بنگلور، ریاست چمبہ، جالندھر، ہوشیارپور، آزاد کشمیر وغیرہ میں خدمت کا موقع ملا۔ آپ کے بارہ میں حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ ناظر اصلاح وارشاد کی رپورٹ میں لکھا ہے: ''یہ ایک اچھے مربی ہیں لیکن ان کی تحریر تقریر سے زیادہ بہتر ہے''۔

محترم ملک محمد عبداللہ صاحب کے ایک بیٹے ڈاکٹر ملک مقبول احمد صاحب Ph.D. پاکستان اٹامک انرجی کمیشن میں سروس کرتے رہے ہیں۔

...❀...❀...❀...

محترم چوہدری محمد علی صاحب آف لاٹھیانوالہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 20 جنوری 2012ء میں مکرمہ ر۔ جاوید صاحبہ کے قلم سے اُن کے دادا محترم چوہدری محمد علی صاحب کا ذکر خیر شامل اشاعت ہے۔

پاکستان بننے سے قبل محترم چودھری محمد علی صاحب ضلع قصور کے قصبہ للیانی میں مقیم تھے۔ تقسیم ہند کے بعد ضلع فیصل آباد کے گاؤں لاٹھیانوالہ ہجرت کرکے آگئے۔ آپ چار بھائی تھے جن میں سے دو بھائیوں اور والد محترم چوہدری مولا بخش تھا کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔

بیعت سے پہلے محترم چوہدری محمد علی صاحب کی زندگی تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ علاقہ میں ہر کوئی آپ سے ڈرتا تھا۔ شراب و سگریٹ پینا، لوگوں سے جگا وصول کرنا، جوا کھیلنا آپ کا معمول تھا اور کبھی نماز نہ پڑھی تھی۔

آپ کے قبول احمدیت کا واقعہ یوں ہے کہ 1953ء کے فسادات کے دوران ایک روز آپ اپنے گاؤں لاٹھیاں والا سے کھڑیانوالہ جارہے تھے تو سامنے سے ایک جلوس آتا ہوا دیکھا۔ آپ کے پوچھنے پر جلوس والوں نے بتایا کہ ہم لاٹھیانوالہ کے مرزائیوں کو ختم کرنے جارہے ہیں۔ آپ کو خیال آیا کہ وہ سب تو ہماری برادری کے لوگ ہیں۔ اُس وقت آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آپ نے ان لوگوں کے آگے ایک لائن کھینچ دی اور کہا کہ جس آدمی کو اپنی موت منظور ہے وہ اس لائن کو پار کرلے۔ کسی کو لائن پار کرنے کی جرأت تو نہ ہوئی لیکن ایک آدمی نے آپ سے پوچھا کیا تم بھی مرزائی ہوگئے ہو؟ آپ نے جواب دیا کہ یہی سمجھ لو۔ پھر آپ گھر واپس آگئے لیکن ساری رات اسی کشمکش میں گزر گئی کہ میں نے شاید کوئی برا کام کیا ہے کیونکہ مخالفین تو کہا کرتے ہیں کہ مرزائیوں کو قتل کرنا بڑے ثواب کا کام ہے۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو آپ جڑانوالہ چلے گئے جہاں احراریوں کا بہت بڑا اجتماع ہو رہا تھا۔ آپ نے سوچا کہ اپنے گاؤں والے تو رشتے دار ہیں چلو وہاں جاکر ثواب کمائیں۔

جڑانوالہ پہنچ کر احراریوں کے جلسہ میں شامل ہوگئے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک مخالف محمد علی جالندھری نے ''الفضل'' اخبار ہاتھ میں پکڑا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ سنو! مرزا محمود کہتا ہے کہ مَیں جماعت کو خوشخبری دیتا ہوں کہ خدا آسمان سے ہماری مدد کو دوڑا آرہا ہے اور جو بھی جماعت احمدیہ سے ٹکرائے گا اس شخص کا حال اس شخص جیسا ہوگا جو کسی پہاڑ سے ٹکراتا ہے اور پاش پاش ہوجاتا ہے۔

اُس کا یہ کہنا ہی تھا کہ فوج کی طرف سے گولیوں کی بوچھاڑ ہونے لگی اور سارا مجمع منتشر ہوگیا۔ ہر ایک اپنی جان بچانے کو بھاگنے لگا۔ تب آپ نے اپنے دل میں خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اگر آج میں بچ گیا تو میں سمجھوں گا کہ حضرت مسیح موعودؑ سچے ہیں۔ پھر خدا کا کرنا ایسا ہی ہوا۔ جب آپ بچ نکلے تو گاؤں واپس پہنچ کر سیدھے صدر جماعت کے پاس گئے اور باقاعدہ بیعت کرلی۔

قبول احمدیت کے وقت آپ کی عمر 32 سال تھی۔ شادی ابھی نہیں ہوئی تھی۔ جب آپ کے گھر والوں کو آپ کے قبول احمدیت کی خبر ہوئی تو وہ نہایت غضبناک ہوئے۔ آپ کے بڑے بھائی چھرا لئے پھرتے تھے کہ آپ کو قتل کردیں گے۔ کچھ عرصہ بعد آپ نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ کو وہ محمد علی اچھا لگتا تھا جو کہ جوا کھیلتا اور شراب پیتا تھا یا یہ جو پانچ وقت کی نمازیں پڑھتا ہے!۔

بیعت کرنے کے ساتھ ہی آپ میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہوئی۔ ہر قسم کی برائی کو ترک کردیا۔ پانچ وقت مسجد میں حاضر ہونے لگے اور تمام چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرنے لگے۔ آپ کے احمدیت قبول کرنے سے وہاں کے احمدیوں کو بھی تحفظ کا احساس ہوا۔

اپنے گھر اور خاندان والوں کی سخت مخالفت دیکھ کر نہ صرف آپ خود اُن کے لئے بہت دعائیں کیا کرتے تھے بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو بھی باقاعدگی سے خطوط لکھتے رہتے تھے۔ چنانچہ پھر یہ معجزہ ظاہر ہوا کہ ایک ہی رات آپ کے والد صاحب اور بڑے بھائی چوہدری سید علی صاحب کو خداتعالیٰ نے خواب کے ذریعہ احمدیت کی صداقت کی خبر دے دی۔ تو دونوں نے اگلے ہی روز اپنی خوابیں بیان کرکے بیعت کرلی۔

جب چوہدری محمد علی صاحب کی شادی ہوئی تو آپ کی اہلیہ نے بھی فوراً احمدیت قبول کرلی۔ وہ نہایت نیک اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ تقسیم ہند سے پہلے امرتسر میں رہتی تھیں اور اس وقت ہی خداتعالیٰ نے اُن کو رؤیا کے ذریعے حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دکھا کر یہ خبر دے دی تھی کہ وقت کا امام آگیا ہے۔ شادی کے بعد جب پہلی بار حضور علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو فوراً ایمان لے آئیں۔

محترم چودھری محمد علی صاحب نہایت ہی پاکباز اور سچے انسان تھے۔ غریبوں کے نہایت ہمدرد تھے اور یتیموں کی کفالت کا بھی خاص خیال رکھتے تھے۔ آپ نے ایک یتیم بچے کو پال کر بڑا کیا اور اس کی اچھی جگہ شادی کروائی مکان بھی خود خرید کردیا۔

آپ چند سال کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ڈرائیور بھی رہے ہیں۔ جماعت کی طرف سے جب کبھی کوئی نئی تحریک ہوتی تو سب سے پہلے حصہ لیتے اور آخر وقت تک جماعت کے ساتھ نہایت مخلص رہے۔ اپنے گاؤں کے تین مرتبہ صدر جماعت بھی رہے۔ موصی تھے۔ 1985ء میں 70 سال کی عمر میں وفات پاکر بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ آپ نے اپنی اہلیہ کی بھی وصیت کروائی اور وہ بھی بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔

محترم چودھری محمد علی صاحب صدر ایوب کے دور حکومت میں دس سال تک کھڑیانوالہ کے چیئرمین بھی رہے اور اپنے علاقہ کے لئے بھی بہت کام کیا۔

...❀...❀...❀...

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 6 جنوری 2012ء کی زینت مکرمہ امۃ الرشید بدر صاحبہ کے حمدیہ کلام میں سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

ہیں حمد سبھی کرتے یاں ارض و سما تیری
توفیق ملے یا ربّ کریں ہم بھی ثنا تیری
محتاج ترے ہر دَم ، ہر سانس ترا احساں
ہر جاں کی بقا پر ہے رحمت کی رِدا تیری
ہیں حسن ترے بکھرے ہر وادی و گلشن میں
پھولوں میں مہک تیری تاروں میں ضیاء تیری
ہو موسم گل یا کہ ہو زردی خزاؤں کی
ہر رنگ نرالا ہے ہر پیاری ادا تیری
ہر نقص سے بالا ہے تُو ارفع و اعلیٰ ہے
بالا ہے مکاں سے تُو ہر دل میں ہے جا تیری
بخشش کا پیام آیا تم اس پہ عمل کرلو
قرآن کی صورت میں سنتے ہیں نوا تیری
گر ایک قدم چل کر کوئی آئے تجھے ملنے
تُو سو قدم آتا ہے لاثانی وفا تیری

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
July 14, 2017 – July 20, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday July 14, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat: Surah Faatir verses 16-46 and Surah Yaa Seen verses 1-22.
00:35 Dars-e-Malfoozat
00:55 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 59.
01:30 Stockholm Reception: Rec. May 17, 2016.
02:30 Spanish Service
03:00 Tarjamatul Qur'an Class
04:05 Pushto Muzakarah
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 160.
06:00 Tilawat: Surah Yoonus, verses 18-44. Part 11.
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Quran: Lesson no. 60.
07:00 Foundation Stone Ceremony Of Pfungstadt Mosque
08:00 Report Tarbiyati Program Waqfe Nau
08:20 Rah-e-Huda: Recorded on July 8, 2017.
09:55 Indonesian Service
10:50 Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
11:30 Live Transmission From Baitul Futuh
12:00 Live Friday Sermon
13:00 Live Transmission From Baitul Futuh
13:30 Tilawat [R]
13:45 Seerat-un-Nabi
14:30 Shotter Shondhane
15:30 Science Kay Naey Ufaq
16:00 The Significance Of Flags
16:20 Friday Sermon [R]
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:30 Foundation Stone Ceremony Of Pfungstadt Mosque [R]
19:30 Food For Thought
20:05 Report IAAAE Convention 2016
20:20 Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
21:00 Friday Sermon [R]
22:20 Rah-e-Huda [R]

Saturday July 15, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Yassarnal Qur'an
01:00 Foundation Stone Ceremony Of Pfungstadt Mosque
02:00 Fazl-e-Umar Qur'an Class
02:20 Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
03:00 Friday Sermon
04:20 In His Own Words
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 161.
06:00 Tilawat
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 41.
07:00 Lajna UK Ijtema: Recorded on October 25, 2015
08:00 International Jama'at News
08:30 Story Time: Programme no. 66.
09:00 Question And Answer Session With Urdu Speaking Guests: Recorded on May 28, 1993.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Recorded on July 14, 2017.
12:10 Tilawat [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Safar-e-Hajj: programme about the Holy Prophet (saw) and his journey to Makkah for Hajj.
16:00 Live Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Lajna UK Ijtema
19:30 Faith Matters: Programme no. 154.
20:30 International Jama'at News
21:00 Rah-e-Huda [R]
22:35 Story Time [R]
23:00 Friday Sermon [R]

Sunday July 16, 2017

00:10 World News
00:25 Tilawat
00:35 In His Own Words
01:05 Al-Tarteel
01:35 Lajna UK Ijtema
02:30 Story Time
02:55 Friday Sermon
04:05 Safar-e-Hajj
04:50 Liqa Ma'al Arab: Session no. 162.
06:00 Tilawat
06:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 60.
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal Class: Recorded on December 8, 2013.
08:00 Faith Matters: Programme no. 154.
09:00 Question And Answer Session With English Speaking guests: Recorded on June 7, 1998.
10:05 Indonesian service
11:10 Friday Sermon: Recorded on July 7, 2017.
12:20 Tilawat [R]
12:20 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on July 14, 2017,
14:10 Shotter Shondhane: Recorded on May 29, 2014.
15:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal Class [R]
16:20 Seerat Sahaba Rasool: the companions of the Holy Prophet (saw).
17:00 Kids Time: Programme no. 46.
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal Class [R]
19:30 Beacon Of Truth: Rec. November 13, 2016.
20:30 Roots To Branches
21:00 Hijrat [R]
21:35 Chef's Corner
21:50 Friday Sermon [R]
23:00 Question And Answer Session With English Speaking guests [R]

Monday July 17, 2017

00:05 World News
00:25 Tilawat
00:40 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:55 Yassarnal Qur'an
01:25 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal Class
02:30 Roots To Branches
03:00 Friday Sermon
04:20 In His Own Words
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 169.
06:30 Tilawat: Surah Ibraheem verses 11-53 and Surah Al-Hijr verses 1-2. Part 13 and 14.
06:15 Dars-e-Hadith: the reward of pious people.
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 41.
07:00 Inauguration Of Salaam Mosque: Recorded on September 6, 2016.
08:00 International Jama'at News
08:35 Hamari Taleem: Based on the book 'Kishte-e-Nuh', written by the Promised Messiah (as).
08:55 French Mulaqat: French speaking friends with Khalifatul-Masih IV (ra) in French and English. Recorded on September 5, 1997.
10:00 Friday Sermon: Recorded on February 10, 2017.
11:00 Royal Rajasthan
11:30 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
12:00 Tilawat [R]
12:15 Dars-e-Hadith [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on August 19, 2011.
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Royal Rajasthan [R]
15:55 Rah-e-Huda: Recorded on July 15, 2017.
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Inauguration Of Salaam Mosque [R]
19:30 Somali Service
20:00 Islami Mahino Ka Ta'aruf
20:30 Rah-e-Huda [R]
22:05 Friday Sermon [R]
23:10 Royal Rajasthan [R]

Tuesday July 18, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:40 Dars-e-Hadith
00:50 Al-Tarteel
01:25 Inauguration Of Salaam Mosque
02:25 Kids Time
02:55 Friday Sermon
04:00 Hamari Taleem
04:15 In His Own Words
04:50 Liqa Ma'al Arab: Session no. 170.
06:00 Tilawat: Surah Al-Hijr, verses 3-100.
06:20 Dars-e-Malfoozat: a true relationship with Allah
06:35 Yassarnal Quran: Lesson no. 61.
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal Class: Recorded on December 8, 2013.
07:55 Philosophy Of Teaching of Islam: Book of the Promised Messiah (as).
08:30 Kasre Saleeb: Christanity and its beliefs.
09:05 Question And Answer Session with English speaking guests: Recorded on June 7, 1998.
10:05 Indonesian Service
11:10 Friday Sermon: Recorded on July 14, 2017.
12:15 Tilawat [R]
12:35 Dars-e-Malfoozat [R]
12:50 Yassarnal Quran [R]
13:10 Faith Matters: Programme no. 154.
14:00 Bangla Shomprochar
15:10 Spanish Service
15:35 Kasre Saleeb [R]
16:10 Noor-e-Mustafwi (saw)
16:25 In His Own Words
17:05 Philosophy Of Teaching of Islam [R]
17:35 Yassarnal Quran [R]
18:00 World News
18:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal Class [R]
19:20 In His Own Words [R]
19:50 Friday Sermon [R]
20:55 InfoMate
21:25 Noor-e-Mustafwi (saw) [R]
22:00 Faith Matters [R]
22:55 Question And Answer Session with English speaking guests [R]

Wednesday July 19, 2017

00:00 World News
00:30 Tilawat
00:50 Yassarnal Qur'an
01:10 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal Class
02:20 Story Time
03:05 In His Own Words
03:35 InfoMate
04:05 Kasre Saleeb
04:40 Philosophy Of Teaching of Islam
05:00 Liqa Ma'al Arab: Session no. 171.
06:00 Tilawat: Surah An-Nahl verses 1-51. Part 14.
06:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 41.
07:00 Convocation Jamia Ahmadiyya UK
08:20 The Significance Of Flags
08:35 In His Own Words
09:05 Question And Answer Session with Urdu speaking guests: Recorded on May 28, 1993.
09:55 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Recorded on July 14, 2017.
12:05 Tilawat [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on June 10, 2011.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Deeni-o-Fiqahi Masail
15:35 Kids Time: Programme no. 21.
16:05 The Significance Of Flags [R]
16:25 Faith Matters: Programme no. 153.
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:30 Convocation Jamia Ahmadiyya UK [R]
19:50 Horizons d'Islam: A French programme on issues related to Islam and Ahmadiyyat.
20:50 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:20 Kids Time [R]
21:50 The Significance Of Flags [R]
22:05 Friday Sermon: Recorded on June 10, 2011.
23:00 Intikhab-e-Sukhan: Recorded on July 15, 2017.

Thursday July 20, 2017

00:05 World News
00:25 Tilawat
00:45 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00 Al-Tarteel
01:30 Convocation Jamia Ahmadiyya Germany
02:50 Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
03:20 Manasik-e-Hajj
03:45 Faith Matters
05:00 Liqa Ma'al Arab: Session no. 172.
06:05 Tilawat
06:20 Dars-e-Malfoozat: a true relationship with Allah.
06:35 Yassarnal Quran: Lesson no. 61.
07:00 Tarjamatul Qur'an Class
08:05 In His Own Words
08:25 Food For Thought
09:00 Inauguration Of Subhan Mosque: Recorded on September 7, 2016.
10:00 In His Own Words
11:30 Aaina
11:05 Japanese Service
12:00 Tilawat [R]
12:15 Dars-e-Malfoozat [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
12:55 Friday Sermon: Recorded on July 14, 2017.
14:00 Live Shotter Shondhane
16:05 In His Own Words
16:35 Persian Service
17:00 Pakistan in Perspective
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:30 Faith Matters: Programme no. 161.
19:25 Aaina [R]
20:00 Friday Sermon [R]
21:05 In His Own Words
21:35 Pakistan in Perspective
22:10 Noor-e-Mustafwi (saw)
22:30 Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:30 Food For Thought

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 | Friday 14 July 2017 | Issue No. 28

رمضان المبارک 2017ء کے آخری روز مسجد فضل لندن میں سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کا بصیرت افروز درس

ان تینوں سورتوں کے اہم مضامین کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے تذکرہ اور موجودہ حالات میں ان کی اہمیت اور دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکید

مسلم حکمرانوں اور مسلم امّت کے دردناک حالات کا بیان اور ان سے نجات کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مسیح موعود کو پہچاننے اور اس سے وابستہ ہونے کی نصیحت

(لندن۔ 25 جون 2017ء) آج برطانیہ میں 2017ء کے رمضان المبارک کا آخری روزہ تھا۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قبل دوپہر 12:30 مسجد فضل لندن میں تشریف لا کر قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کی تلاوت و ترجمہ کے بعد ان کی تفسیر پر مشتمل بصیرت افروز درس ارشاد فرمایا۔ یہ عالمی درس القرآن مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے رابطوں کے ذریعہ براہ راست تمام دنیا میں نشر کیا گیا۔ اس درس کے مختلف زبانوں انگریزی، عربی فرنچ، جرمن وغیرہ میں براہ راست تراجم بھی نشر کئے گئے۔ قرآنی علوم و حقائق کے بیان پر مشتمل یہ نہایت مبارک مجلس ایک گھنٹہ سے زائد وقت تک جاری رہی۔ درس کے آخر پر حضور انور نے مختلف امور سے متعلق دعاؤں کی طرف احباب کو خصوصیت سے توجہ دلائی اور پھر ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی جس میں ایم ٹی اے کے توسّط سے دنیا بھر کے ناظرین و سامعین شامل ہوئے۔

ذیل میں اس نہایت پاکیزہ و مبارک درس القرآن پر مشتمل رپورٹ اختصار کے ساتھ ہدیۂ قارئین ہے۔

حضور انور ایدہ للہ نے تعوّذ کے بعد سب سے پہلے قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کی تلاوت فرمائی اور پھر تینوں سورتوں کا اردو ترجمہ پڑھا۔ بعد ازاں **حضور انور نے فرمایا:**

یہ تین آخری سورتیں ہیں۔ پہلی سورۃ، سورۃ اخلاص کہلاتی ہے۔ عام نام اس کا یہ ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت، اپنا ازلی اور ابدی ہونا اپنی صفات میں کامل ہونے، اپنے علم میں کامل ہونے، اپنے لامحدود ہونے کو چند الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ارشاد اس سورۃ کی تفسیر کے حوالہ سے پیش فرمایا جس میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن میں ہمارا خدا اپنی خوبیوں کے بارے میں فرماتا ہے۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔ اللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ۔ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُواً أَحَدٌ۔ یعنی تمہارا خدا وہ خدا ہے جو اپنی ذات اور صفات میں واحد ہے۔ نہ کوئی ذات اس کی ذات جیسی ازلی اور ابدی..... نہ کسی چیز کے صفات اس کی صفات کی مانند ہیں۔ انسان کا علم کسی معلّم کا محتاج ہے۔ اور پھر محدود ہے مگر اُس کا علم کسی معلّم کا محتاج نہیں۔ اور بایں ہمہ غیر محدود ہے۔ انسان کی شنوائی ہوا کی محتاج ہے۔'' ہم نے سننا ہے تو ہمارے لئے اگر ہوا نہ ہو تو اس کی لہروں کے بغیر ہم سن نہیں سکتے۔ ''اور پھر محدود ہے۔'' ایک حد تک ہم سن سکتے ہیں ایک فاصلے تک سن سکتے ہیں ''مگر خدا کی شنوائی ذاتی طاقت سے ہے اور محدود نہیں'' ہے۔ اس کے لئے کوئی وسیلے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس طرح آپ نے فرمایا کہ ''انسان کی بینائی سورج یا کسی روشنی کی محتاج ہے اور پھر محدود ہے''۔ اگر روشنی نہ ہو ہم دیکھ نہیں سکتے ''مگر خدا کی بینائی ذاتی روشنی سے ہے'' اس کو کسی روشنی کی ظاہری روشنی کی ضرورت نہیں ہے ''اور غیر محدود ہے۔ ایسا ہی انسان کی پیدا کرنے کی قدرت کسی مادہ کی محتاج ہے اور نیز وقت کی محتاج اور پھر محدود ہے لیکن خدا کی پیدا کرنے کی قدرت نہ کسی مادہ کی محتاج ہے، نہ کسی وقت کی محتاج'' وہ جب چاہے جو چاہے کرسکتا ہے۔'' (کیونکہ اس کی تمام صفات بے مثل و مانند ہیں اور جیسے کہ اس کی کوئی مثل نہیں اس کی صفات کی بھی کوئی مثل نہیں۔ اگر ایک صفت میں وہ ناقص ہو تو پھر تمام صفات میں ناقص ہوگا اس لئے اس کی توحید قائم نہیں ہوسکتی جب تک کہ وہ اپنی ذات کی طرح اپنے صفات میں بے مثل و مانند نہ ہو۔'' پھر فرمایا کہ خدا نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کوئی اس کا بیٹا ہے کیونکہ وہ غنی بالذات ہے۔ وہ صمد ہے اس کو کسی کی ضرورت نہیں۔ اس کو کوئی فنا نہیں اور اس میں کوئی کمزوری نہیں ہے کہ اس کو بیٹے کی ضرورت ہو۔ ''اس کو نہ باپ کی حاجت ہے نہ بیٹے کی۔'' فرمایا کہ ''یہ توحید ہے جو قرآن شریف نے سکھلائی ہے جو مدار ایمان ہے۔''

حضور انور نے فرمایا کہ اَلصَّمَد **کا** جو لفظ استعمال ہوا ہے اس میں خدا تعالیٰ کے وجود کی بھی دلیل ہے اور اس کا صمد ہونا ہی اس کے واحد ہونے کی بھی دلیل بن جاتا ہے۔ صمد کا مطلب ہے جس کا نہ کسی پر انحصار ہو، نہ اس کو فنا ہو۔ باقی ہر چیز ختم ہونے والی ہے، فنا ہونے والی ہے اور دوسرے پر اس کا انحصار ہے۔ دنیا میں یہ صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے جس پر نہ کوئی چیز اثر انداز ہوسکتی ہے، نہ اسے فنا ہے۔ پس یہ وہ تمام طاقتوں والا خدا ہے جو ہمیشہ سے موجود ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ازلی اور ابدی خدا ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ یہ ہے اسلام کا خدا جو واحد ہے جو بغیر کسی دوسرے کے محتاج ہونے کے نتیجہ پیدا کرنے یا کسی کام کے کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کا تجربہ ہم میں سے بہت سوں کو دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں مل جاتا ہے۔ بہت سوں کو تجربہ ہے دعاؤں کی قبولیت کا۔ بعض دفعہ ہمارے پاس وسائل نہیں ہوتے، ذرائع نہیں ہوتے، وقت تھوڑا ہوتا ہے اور کسی کام کو سرانجام دینا ہوتا ہے اسی وقت میں اور صرف دعا سے بغیر ہاتھ پیر ہلائے، بغیر کوئی حیلہ استعمال کئے، بغیر کسی کوشش کرنے کے وہ کام ہو جاتا ہے۔ اور کئی دفعہ کئی لوگوں کو تجربہ ہوا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجھے بھی ایک دو دفعہ جرمنی میں ایک جرنلسٹ نے پوچھا کہ تمہارے پاس خدا کے وجود کی کیا دلیل ہے اور دلیلوں کی بجائے تم کس چیز سے متاثر ہو۔ اپنے ذاتی تجربے سے کہہ سکتے ہو؟ تو میں نے اس کو یہی کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی ذاتی دلیل جو ہے وہ دعائیں سننا ہے۔ بعض دفعہ ایسے تجربات ہوئے کہ پندرہ بیس منٹ کے عرصہ کا وقت ہے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے کوئی حیلہ نہیں ہے کوئی وسیلہ نہیں ہے اور صرف دعا، یہ کوشش ہوسکتی تھی جو کی گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے نتائج دکھائے اور قبولیت کا درجہ دیا۔ پس یہ ہمارے لئے تو خدا تعالیٰ کے وجود کی ایک دلیل ہے اور اس کے علاوہ یہ بھی دلیل ہے کہ وہ واحد خدا ہے۔ وہی ایک خدا ہے جو ہماری دعائیں سنتا ہے۔ یہ خدا کے واحد ہونے کی بھی دلیل ہے اور خدا کے وجود کی بھی دلیل ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اَلصَّمَد کے یہ بھی معنی ہیں کہ وہ سردار جس کی مدد کے بغیر کوئی کام نہ کیا جاسکے۔ وہ ہمیشہ رہنے والی ذات ہے اور سب سے بلند ہستی ہے۔ وہ ہستی ہے جس کی طرف ہر حاجت اور ضرورت کے وقت رُخ کیا جاتا ہے۔ کوئی ضرورت ہو اس کی طرف انسان جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ لیکن مسلمانوں کی بدقسمتی یہ ہے کہ منہ سے تو اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہیں اَلصَّمَد بھی کہتے ہیں لیکن عمل اس کے خلاف ہیں۔ یہاں تک کہ وہ حکومت جس کو امّت مسلمہ بڑی عزت کی نظر سے دیکھتی ہے، جو بظاہر حرمین شریفین کے خادم کہلاتے ہیں، جن سے یہ توقع کی جاتی ہے اور سمجھا جاتا ہے اور بڑا جائز سمجھا جاتا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی صفت صمد کی سب سے زیادہ پہچان اور اِدراک رکھنے والے ہیں۔ لیکن ان کا حال یہ ہے کہ بجائے خدائے واحد کو صمد سمجھنے کے، بجائے اللہ تعالیٰ کو ہر حاجت کے پورا کرنے کا منبع سمجھنے اور اس کی طرف رجوع کرنے اور یہ سمجھنے کے کہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس کی مدد کے بغیر کوئی کام نہیں ہوسکتا وہ دنیاوی خداؤں کو مددگار اور حاجت روا سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اب مغربی پریس اور تجزیہ نگار سعودی عرب اور قطر کے موجودہ تعلقات کے بحران کے بارے میں کھل کر کہتے ہیں کہ سعودی عرب اور قطر کے جو اختلافات ہیں یا سعودی عرب کو جو قطر سے اختلافات ہیں اور بعض تحفظات ہیں یہ تو بڑے عرصے سے تھے۔ بیچ میں واقعات ایسے ہوتے رہے اور آپس میں ان کی کافی رنجشیں بڑھتی بھی رہیں لیکن پہلے اس حد تک یہ لوگ کبھی نہیں گئے تھے۔ خاموش تھے۔ اس لئے کہ امریکن حکومت کی پوری طرح آشیرباد اُن کو حاصل نہیں تھی لیکن اب امریکہ کے صدر کا سعودی عرب میں جو دورہ ہوا ہے وہاں بھی لوگوں نے بڑے مذاق بنانے شروع کر دیئے ہیں کہ مسلمان امّۃ کی رہنمائی کے لئے ان کو امریکن صدر کی ضرورت پڑی اور جب امریکہ سے ان کو ایک گرین سگنل مل گیا تو پھر انہوں نے اس پر قطر پر ناجائز یا جائز جو بھی پابندیاں لگانی تھیں لگا دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپس کے کوئی مسائل ہیں تو پھر ہمیں آپس میں مل کر، اکٹھے ہو کر، بیٹھ کر حل کرنے چاہئیں، نہ کہ غیر مسلم حکومتوں کے پاس جایا جائے اور یہی سب سے بڑا المیہ ہے اسلامی ممالک کا کہ ہم ذرا ذراسی بات پر غیروں کی جھولی میں گرتے ہیں اور ان کی پالیسیز پر عمل کررہے ہیں جس کی وجہ سے وہ ہمیں اپنے مطابق چلانے کی کوشش کررہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ سعودی حکومت جو مسلمانوں کو اُمّتِ واحدہ بنانے میں سب سے زیادہ کردار ادا کرنے والی ہونی چاہئے۔ یہ غیروں سے مدد حاصل کرتی ہے۔ ایک مسلمان ملک کو مشکلات میں مبتلا کرنے کے لئے، صرف اس لئے کہ ان کے اپنے ایجنڈے یا فلاں مغربی طاقت کے ایجنڈے پورے نہیں ہو رہے ان کو تکلیف میں ڈالا جائے اس کے لئے کوششیں ہو رہی ہیں۔ ان کے مطالبات میں سے ایک یہ مطالبہ بھی ہے کہ ایران کے ساتھ قطر اپنے تعلقات ختم کرے۔ یا اس طرح

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں